امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد اردو ترجمان

ماہنامہ شریعت

جلد 5 رمضان المبارک 1437ھ بمطابق جولائی 2016ء شمارہ 5

اوباما کا نیا اعلان ناکامی کی طرف ایک اور قدم

عید الفطر کی مناسبت سے

عالیقدر امیر المؤمنین شیخ الحدیث هبة الله اخندزاده حفظه الله کا پیغام

جہادی محاذوں کی کامیابی کے مظاہر

امیرالمؤمنین منصور شہید رحمہ اللہ کا مشن!!

فرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وعن ابی الدرداء رضی الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ما من رجل يصاب بشئى فى جسده فتصدق به الا رفعه الله به درجة وحط عنه خطيئه [رواه الترمذی وابن ماجه]

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: جس شخص کے بدن کے کسی حصے کو زخمی کیا گیا اور اس نے زخمی کرنے والے کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کا ایک گناہ معاف کر دے گا۔ [ترمذی وابن ماجہ]

فرمان امیر المومنین شیخ الحدیث ہبۃ اللہ اخندزادہ حفظہ اللہ

امارت اسلامیہ کے زعامت کے عظیم بوجھ کے متعلق کہتا ہوں کہ اس عظیم مسؤلیت کو اپنے لیے امتیاز نہیں، بلکہ ایک عظیم ذمہ داری سمجھتا ہوں اور تمام مجاہدین اور مخلص مؤمنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ میرے لیے اس عظیم ذمہ داری کی صحیح ادائیگی، ثبات اور استقامت کی دعائیں کیا کریں اور جس حصے میں ممکن ہو، تو مجھ سے تعاون کریں۔

امارت اسلامیہ ہمارا اور آپ کا مشترکہ گھر ہے اور اس گھر میں امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد اور شہید امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور رحمہم اللہ جس راہ پر گامزن تھے، میں بھی ان کا پیروی کرونگا۔ جن پر انہیں اعتماد تھا، وہی میرے قابل اعتماد ہونگے۔ امارت اسلامیہ میں جس نے بھی خدمت کی ہو، اسی طرح تسلی سے خدمت کرتے رہینگے۔ کسی کیساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا جائیگا اور کسی کی قربانی کو کم نگاہ سے نہیں دیکھی جائیگی۔

امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد اردو ترجمان

ماہنامہ شریعت

جلد۵/ شوال ۱۴۳۷ ، جولائی ۲۰۱۶/شمارہ ۵

مدیر اعلیٰ: ولید افغان

نائب مدیر: شمس ابدالی

مجلس مشاورت

ملا اسد افغان — ہارون بلخی

اکرم تاشفین — محمد فرہاد جانباز

سیف العادل احرار

ڈیزائننگ: مولوی محمد فاروق

قیمت فی شمارہ	30 روپے
سالانہ	350 روپے

سالانہ زر تعاون

امریکہ، اسٹریلیا، افریقہ، اور یورپی ممالک:	40ڈالر
سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات:	30ڈالر
بنگلہ دیش:	28ڈالر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ شریعت امارت اسلامیہ افغانستان کا اردو زبان میں واحد اور باضابطہ دینی، ثقافتی اور سیاسی مجلہ ہے، جو امارت اسلامیہ کے میڈیا ونگ اور ثقافتی کمیشن کی زیرنگرانی شائع ہوتا ہے، ماہنامہ شریعت افغانستان میں جاری کشمکش، حالات و واقعات اور مظلوم مسلمانوں پر روا رکھے جانے والے بھیانک مظالم کا سچا اور چشم دید عکاس ہے۔

عکس دروں

اوباما کا نیا اعلان ناکامی کی طرف ایک اور قدم	2
موجودہ حالات سے متعلق ترجمان امارت اسلامیہ کا انٹرویو	3
امیر کی شہادت: امریکی عزائم اور امارت اسلامیہ کا مستقبل	8
امیرالمؤمنین منصور شہید رحمہ اللہ کا مشن!!	11
پیکرِ علم و جہاد مولوی محمد رستم حنفی	12
مفکر صاحب! ابھی تو ابتدائے عشق ہے....	15
امارت اسلامیہ کی قیادت کے اثرات	17
ملا اختر محمد منصور شہیدؒ ایک عبقری شخصیت	18
جدت طراز قائد کی شہادت کا دردناک واقعہ	20
جہادی محاذوں کی کامیابی کے مظاہر	22
عیدالفطر کے حوالے سے امیرالمومنین مدظلہ کا پیغام	23
وسیع پیمانے پر بیعت اور امارت اسلامیہ کا استحکام	27
اسراف کے ساتھ مقابلہ	28
دشمن مجاہد کی پہچان میں ناکام	30
نیپال نے بھی افغانستان سے پسپائی اختیار کرلی	31
شہید امیرالمؤمنین کی قائدانہ شخصیت	32
شہید امیرالمومنین کی یاد میں چند سطور	33
جنگی جرائم مئی 2016ء	35
افغانستان مئی 2016 میں	39
آنسوؤں اور آہوں کی روداد سن لی گئی	41
ایمان، اعمال اور اخلاق	42

Twitter: www.twitter.com/shariatmagazine

Facebook: www.facebook.com/shariatmagazine

Web: www.shahamat-urdu-com

E-mail: shariatmagazine@yahoo.com

ادار یہ !

اوبامہ کا نیا اعلان ناکامی کی طرف ایک اور قدم

ماہ جون کے پہلے عشرے میں عالمی میڈیا پر یہ خبریں نشر ہوئیں کہ امریکہ کے سیاہ فام صدر اوبامانے افغانستان میں موجود اپنی قابض فوجوں کے اختیارات میں مزید اضافہ کر دیا ہے تاکہ وہ کھلے دل اور بلا روک ٹوک مظلوم افغانوں پر ظلم کا بازار گرم رکھ سکیں۔

اسی مہینے کے آخری عشرے میں میڈیا پر یہ خبریں آنے لگیں کہ اوبامہ کی طرف سے ملنے والے اختیارات کو عملی شکل دیتے ہوئے امریکی فوج نے افغانستان میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین پر بمباری شروع کر دی ہے۔

امریکہ کے یہ اعلانات اور اقدامات ایسے حالات میں ہیں کہ افغانستان پر امریکی یلغار سے لے کر آج تک ہماری مظلوم عوام کے خلاف امریکی بمباری اور وحشت ناک مظالم میں کوئی وقفہ نہیں آیا ہے جی ہاں! آمنے سامنے لڑائی میں شکست، میدان جنگ سے فرار اور اپنے مراکز تک محدود رہنے کے بعد جب 2014 میں امریکہ نے افغانستان میں اپنی کارروائیوں کے اختتام کا اعلان کیا اور کہا کہ اب ہمارا کام صرف کابل حکومت کے کارندوں کی تربیت ہوگی۔ ان اعلانات سے امریکہ کا مقصد افغانوں کو بہلانا اور ان کی آنکھوں میں دھول جھونکنا تھا، ان کا خیال تھا کہ اس طرح افغانستان کی عوام امارت اسلامیہ کی تائید اور تعاون سے ہاتھ کھینچ کر کابل حکومت کا ساتھ دینے لگے گی۔ لیکن امریکہ کی بد قسمتی ہے کہ ان کی یہ پالیسی بالکل کامیاب نہ ہو سکی، امریکہ نے دیکھ لیا کہ نہ صرف یہ کہ ان کے تربیت یافتہ فوج، مزدور اور کٹھ پتلی ادارے کے خلاف افغان مسلمان عوام کے دلوں میں موجود نفرت میں کمی نہیں آئی اور نہ ہی یہ غیور افغان، مجاہدین کی مدد اور تعاون سے دستبردار ہوئے بلکہ کٹھ پتلی ادارے کو مجاہدین کے خلاف اختیارات میں زیادتی کے بعد جب مظلوم عوام پر ظلم اور وحشت میں زیادتی آئی تو ساتھ ہی ان کے خلاف پائی جانے والی نفرت میں بھی اضافہ ہوا اور مجاہدین کے ساتھ عوام کی محبت اور بھی بڑھ گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وطن عزیز میں بڑے بڑے علاقے مجاہدین کے ہاتھ آگئے اور کٹھ پتلی فوج کی ایک کثیر تعداد ہلاک اور زخمی ہوگئی۔ اس کے ساتھ ہی کٹھ پتلی فوج سے فوجیوں کی فرار کا گراف بھی انتہائی حدود کو چھونے لگا اور کابل ادارے کے سقوط کا احتمال بڑھنے لگا تو اپنی کٹھ پتلی فوج میں نئی روح ڈالنے کے لیے امریکہ نے حالیہ نئے اعلانات و اقدامات کئے۔

ہم جانتے ہیں کہ یہ اعلانات صرف اعلانات نہیں بلکہ ان کے نتیجے میں ایک بار پھر افغانوں کے گھروں پر مزید چھاپے پڑیں گے، مجاہدین کے ساتھ روابط اور رشتہ داری کے الزام میں کئی نوجوان جیلوں میں ڈالے جائیں گے، لوگوں کے گھر، مساجد، مدارس، سکولز اور ہسپتال بمباریوں کا نشانہ بنیں گے۔ بچے، عورتیں اور ضعیف العمر افراد قتل ہوں گے، کیمیائی مواد کے استعمال سے اس کے برے اثرات مرتب ہوں گے، افغانستان میں تخریب و بربادی کی کمپین میں مزید تیزی آجائے گی اور لاکھوں مظلوم اور غریب عوام اپنے ہی ملک میں اپنے گاؤں اور گھر چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ یہ سب کچھ امریکہ کی عملی بمباری کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس سے قابض امریکیوں کو کیا فائدہ حاصل ہو گا؟ آیا اس سے امریکہ اور اس کی کٹھ پتلی کے خلاف افغانوں کے دلوں میں پائی جانے والی نفرت میں کمی آجائے گی؟ کیا اس طرح افغان عوام قابض قوتوں کا قبضہ تسلیم کر لے گی؟ یا ان کے خلاف جاری مقدس مزاحمت میں کمی آجائے گی؟ نہیں ہرگز نہیں! کچھ بھی نہیں ہو گا البتہ اتنا ضرور ہو گا کہ اس سے امریکہ کا بھیانک اور وحشت ناک چہرہ دنیا کے سامنے ظاہر ہو گا، ان کے خلاف افغانوں میں پائی جانے والی نفرت میں مزید اضافہ ہو گا، امریکیوں کے مقابلے میں جاری جہادی کارروائیاں مزید تیز ہوں گی، عوام میں وحدت اور اتفاق کی قائم فضا میں مزید استحکام پیدا ہو گا، عوام کے دلوں میں مجاہدین کی محبت اور بھی زیادہ راسخ ہو جائے گی اور امریکہ کی منافقت مزید کھل کر سامنے آئے گی کہ ایک طرف تو یہ لوگ صلح کی باتیں کرتے ہیں اور دوسری طرف جنگ کو طول دینے اور بڑھانے کے اقدامات کر رہا ہے۔

ہم گزشتہ ڈیڑھ عشرے سے امریکہ کے ساتھ تاریخ انسانی کی سب سے بڑی جنگ لڑ رہے ہیں اس لئے ہم امریکہ کی ساری کمزوریوں کو خوب جانتے ہیں، ان کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے مذموم مقاصد کے حصول میں اندھے بن جاتے ہیں اور دشمن کی حیثیت دیکھے بغیر حملہ کرتے ہیں، ہمیشہ اپنے دشمن کو اپنے سے کم تر سمجھتے ہیں اور یہی ان کی تباہی و بربادی کا سبب ہے

امریکہ نے تمام مسلمانوں کے خلاف جنگ کا اعلان کر کے افغانستان پر حملہ کرنے سے اس جنگ کا آغاز کیا تو افغان عوام کا قابض قوتوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا اور تمام وفادار مسلمانوں کا افغان عوام کے ساتھ تعاون اور مدد کے لئے خود کو مکلف سمجھنا ایک طبعی امر ہے۔ لیکن امریکیوں کی حماقت دیکھئے کہ وہ اس بات کا ادراک نہ کر سکے اور طالبان کے ایک عظیم لشکر کو ایک چھوٹا سا گروہ خیال کرتے ہوئے چند دنوں میں ان سے نمٹنے اور جنگ جیتنے کا خواب آنکھوں میں سجائے افغانستان پر چڑھ دوڑا۔ لیکن ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا اس لئے کہ طالبان کے ساتھ ساتھ پورے ملک کے مخلص مسلمان بھی امریکہ اور اس کے حواریوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ یہ جنگ صرف طالبان کے خلاف نہیں بلکہ پوری ملت کے خلاف تھی۔

امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے افغانوں کے خلاف اپنی ساری قوت اور ٹیکنالوجی استعمال کی، ظلم اور وحشت کا ہر طریقہ آزماتے ہوئے ہر طرح کی مالی اور جانی نقصانات پہنچائے لیکن ان سب کے باوجود وہ افغان عوام کے عزائم کو ہلا نہ سکے اور نہ ہی آئندہ اس طرح کی کوئی امید ہے کیونکہ یہ مضبوط اور پائیدار عزائم ہیں یہ کبھی بھی بدل نہیں سکتے اس لئے امریکہ کو چاہیئے کہ مزید دل کو بہلانا چھوڑ دے اور اپنی اخلاقی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اپنی شکست تسلیم کر لے، افغان عوام سے معافی اور پر امن خروج کی راہ طلب کرے ورنہ ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگ جانے کے دن تو ویسے بھی قریب ہیں پھر کف افسوس ملنے سے کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا۔

موجودہ حالات سے متعلق ترجمان امارت اسلامیہ کا انٹرویو

ادارہ

قارئین کرام! آپ کے علم ہے گزشتہ ماہ امارت اسلامیہ کے سربراہ امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور تقبلہ اللہ کی شہادت کا سانحہ پیش آیا، جو امارت اسلامیہ کے لیے ایک بڑا دھچکا تھا۔ یہ سانحہ کیسے پیش آیا اور نئے سربراہ امیر المؤمنین شیخ ہیبت اللہ اخندزادہ حفظہ اللہ کا انتخاب کس طرح عمل میں آیا؟ موجودہ جہادی صورت حال کیا ہے؟ ہم نے اس بارے امارت اسلامیہ کے ترجمان محترم ذبیح اللہ مجاہد سے سوال وجواب کی ایک نشست ہوئی، جو قارئین شریعت کی نذر کی جارہی ہے۔

سوال: امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ کی شہادت کا سانحہ جہادی اور سیاسی میدان سمیت مجاہدین کی کارروائیوں پر کتنا اثر انداز ہوا ہے؟

جواب: منصور صاحب کی شہادت کے تین پہلو ہیں؛

1. ان کے لیے تو اعلیٰ سعادت اور ان کی ابدی زندگی کا آغاز ہوا ہے۔ اللہ کی رضا اور اللہ کی راہ میں جان دینے میں کامیابی حاصل کی، جو ہر مجاہد اور مسلمان کے لیے قابلِ فخر ہے۔
2. امارت اسلامیہ کے مسئولین، مجاہدین اور امت مسلمہ کے لیے منصور صاحب کی شہادت اس حساس وقت میں ایک المناک سانحہ اور ناقابلِ تلافی نقصان تھا۔ یہ ایک ایسا دردناک سانحہ تھا، جس کا غم اور درد بڑے عرصے تک مجاہدین کے دلوں میں موجود رہے گا۔
3. منصور صاحب رحمہ اللہ کی شہادت امارت اسلامیہ کے مجاہدین کی کارروائیوں اور جنگی پالیسیوں پر ان شاء اللہ اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں:

- امارت اسلامیہ افراد کے گرد گھومتی ایک تحریک نہیں، جس کی کامیابی اور ناکامی کا دارومدار افراد سے تعلق رکھتا ہو، بلکہ امارت اسلامیہ کے تمام مجاہدین اپنے رہبر سمیت شرعی اہداف سے منسلک لوگ ہیں۔
- مارت اسلامیہ کے تمام مجاہدین و مسئولین بغیر کسی دنیوی مفاد کے رضاکارانہ طور پر اس تحریک میں خدمات انجام دیتے ہیں۔ ان سب کا ہدف ایک ہی ہے اور اپنے ہدف تک پہنچنے کے لیے اس راہ میں وقت لگانے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ وہ صرف اللہ کی رضا کے حصول کے لیے جہاد کرتے ہیں۔ اور مجاہدین میں باہمی محبت اور اخوت کی فضا قائم ہے۔
- امارت اسلامیہ شریعت کی پابند تحریک ہے۔ یہاں فیصلے اور اقدامات دین الٰہی کے مطابق کیے جاتے ہیں۔ امارت اسلامیہ کے اکثر مجاہدین و مسئولین علماء اور دین کا علم رکھنے والے افراد ہیں۔ اس لیے اپنی صف کی وحدت کا ہر حال میں خیال رکھ سکتے ہیں۔ اپنے رہنماؤں کی اطاعت شریعت کی روشنی میں کرتے ہیں۔ انہیں اپنے تمام رہنماؤں پر مکمل اعتماد ہے اور ان کے ہر فیصلے کو سر آنکھوں پر قبول کرتے ہیں۔ جب تک امارت اسلامیہ کا یہ مقدس قافلہ اللہ کے حکم سے اپنی شرعی حدود میں کام کرتا رہا اور اللہ نے اسے انحراف اور زوال سے بچایا تو مجھے یقین ہے، بیرونی عوامل جیسے رہنماؤں کی شہادت، کفار کی جانب سے ظلم و ستم، مختلف ممالک کی جانب سے مجاہدین پر دباؤ اور پابندیاں، اقتصادی او رمالی نقصانات، آمد و رفت میں مشکلات، قید وبند کی صعوبتیں وغیرہ مجاہدین کو شرعی منہج سے نہیں ہٹا سکتیں اور نہ ان کے مؤقف میں ذرہ برابر تبدیلی لاسکتے ہیں۔ ان شاءاللہ

سوال: میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ محترم منصور صاحب شہادت سے پہلے ایران میں تھے۔ اس دعوے میں کتنی حقیقت ہے اور کیا یہ صرف میڈیا کے پروپیگنڈے کا حصہ ہے؟

جواب: منصور صاحب تقبلہ اللہ کی عادت یہ تھی کہ ہر کام کرنے کے لیے خود ہی اقدام کرتے تھے۔ مجاہدین کے ساتھ ملاقاتیں اور مختلف اسفار وہ خود ہی کرتے تھے۔ دوسری اہم بات یہ تھی کہ منصور صاحب ایک امیر اور رہنما کے طور پر، جن کے پیچھے ایک بڑی صف کھڑی ہے، اس کی خیر اور مفاد کے لیے بہت کام

کرنا چاہتے تھے۔ اسلامی سرزمین کی آزادی کے لیے بہت سے لوگوں سے روابط ضروری تھے اور جب ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک جانے کی ضرورت پیش آتی تو وہ سرحدی علاقوں کے ذریعے سفر کرتے تھے۔ اسی لیے منصور صاحب ایک جہادی سفر میں مصروفیت کے باعث حملے کا نشانہ بنے۔

سوال: کیا امارت اسلامیہ نے اپنے رہنما کی شہادت کے واقعے پر تحقیقات کی ہیں کہ دشمن ان کا پیچھا کرنے میں کیسے کامیاب ہوا؟

جواب: جی بالکل! امارت اسلامیہ نے اس واقعے کے بارے میں تحقیقات شروع کی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک بات جو یہاں کہنا ضروری سمجھتا ہوں، جس کا ہمارے امیر کی شہادت سے گہرا تعلق ہے، وہ منصور صاحب رحمہ اللہ کا جہادی ضروریات کی خاطر الیکٹرانک وسائل کا استعمال تھا اور بہت حد تک یہی ان کی شہادت کی وجہ بنی ہو گی۔ آپ جانتے ہیں آج کل ان وسائل کے ذریعے کسی کی لوکیشن بہت آسانی کے ساتھ معلوم کی جاسکتی ہے، جس کے بعد اسے بہت آسانی سے نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔

سوال: امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ کے اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ منصور صاحب کو غیروں کے آگے نہ جھکنے کی وجہ سے شہید کیا گیا ہے، اس بارے میں کیا کہیں گے؟

جواب: جب امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی وفات کے بعد سربراہی کی ذمہ داری منصور صاحب کے کاندھوں پر ڈالی گئی تو امریکیوں سمیت دوسری قوتوں کی خواہش تھی کہ اب مجاہدین ان کے دباؤ میں آکر اپنی جدوجہد ترک کر دیں گے اور ان کے ساتھ سمجھوتہ کرنے پر راضی ہو جائیں گے۔ مختلف اقدامات کے تحت کفار کے مطالبات کے سامنے سر تسلیم خم کریں گے، لیکن گزشتہ گیارہ ماہ میں منصور صاحب کے جہادی مؤقف نے امارت اسلامیہ کے اصول کی مکمل پابندی دنیا کو دکھا دی اور دنیا کو یہ باور کرایا کہ یہ ایک بہادر شخص ہے۔ وہ ایک قوی، تجربہ کار اور مضبوط اعصاب کے مالک جہادی رہنما کے ساتھ مقابلے میں ہیں۔ اس لیے انہیں شہید کرنے کے لیے دشمن نے دن رات ایک کیا۔ منصور صاحب کفار کے خلاف امارت اسلامیہ کے مجاہدین کی تمنائیں بر لانے کی راہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اگر خدانخواستہ منصور صاحب کفار کے حق میں نرمی اختیار کرتے یا دوسرے ممالک کے دباؤ کا شکار ہو جاتے یا وہ کسی خفیہ معاملات میں ملوث ہوتے تو دشمن ان کو کبھی اپنے لیے اتنا بڑا خطرہ نہ سمجھتا۔

سوال: منصور صاحب کی شہادت کا واقعہ 22 مئی کو پیش آیا، لیکن آپ لوگوں کی جانب سے اس کی تائید 25 مئی کو ہوئی کہ وہ شہید ہوئے ہیں، اس طویل خاموشی کی وجوہات کیا تھیں؟

جواب: منصور صاحب کی شہادت کی تائید میں تاخیر کی کچھ وجوہات تھیں۔ ہم اسباب کی وجہ سے اس نتیجے پر جلد پہنچنے سے قاصر تھے کہ وہ واقعی طور پر شہید ہوئے ہیں یا نہیں۔ کیوں کہ منصور صاحب کے ساتھ رابطے میں ہمیشہ وقت لگتا تھا۔ دوسری جانب ان کے اسفار بھی خفیہ رکھے جاتے تھے۔ اس لیے ساتھیوں تک واقعے کی مکمل اطلاعات پہنچنے میں وقت کی ضرورت تھی۔ جب ان کی شہادت کا مسئولین کو یقین ہوا تو پھر مجاہدین کے سامنے دوسرا بڑا مسئلہ نئے امیر کے انتخاب کا تھا، جو بہت ضروری تھا۔ کیوں کہ ان جیسے واقعات میں شرعی امر یہ ہے کہ مسلمانوں کے امیر کو بہت جلد منتخب کرنا چاہیے۔ اس لیے اس میں کچھ وقت لگا۔ جنگی حالات میں مجاہدین رہنماؤں کا اکٹھا ہونا بھی ایک مسئلہ تھا، اس لیے بھی اس میں وقت لگا۔

سوال: جس طرح ہر تنظیم اور تحریک کے لیے اس کے رہنما کی موت ایک صدمہ اور عظیم نقصان ہوتی ہے۔ کیوں کہ دنیا میں بہت سی کامیاب تحریکیں تب ناکامی سے دوچار ہوئیں، جب انہیں اپنے رہنما کی موت کا سامنا کرنا پڑا۔ امارت اسلامیہ کو ایک سال کے عرصے میں دو رہنماؤں کی رحلت کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ کیا اس کا اثر مجاہدین کی جانب سے اعلان کیے گئے عمری آپریشن پر پڑ سکتا ہے؟

جواب: جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا کہ منصور صاحب کی شہادت امارت اسلامیہ کے لیے ایک بڑا صدمہ اور ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ دراصل انفرادی طور پر منصور صاحب کی شخصیت ہمارے لیے ایک نعمت عظمیٰ سے کم نہ تھی۔ جب کہ ان سے قبل امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی موجودگی امارت اسلامی کے لیے ایک بڑی نعمت تھی۔ یہ تو طبعی امر ہے کہ نعمت کے زوال پر انسان کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اسے افسوس ہوتا ہے، لیکن اجتماعی طور پر ان کی رحلت سے ہماری جدوجہد کمزور ہوئی ہے نہ صف انتشار کا شکار ہوئی ہے۔ کیوں کہ ہماری تحریک دوسری تحریکوں کی طرح افراد کے گرد نہیں گھومتی۔ ہم شخصیت پر جمع نہیں ہوئے، بلکہ اس صف میں موجود ہر شخص ایک خاص ہدف کے لیے شامل ہوا ہے۔ جب تک ہماری صف میں موجود تمام افراد کا ہدف مشترک اور ایک رہے گا، تب تک یہ صف محفوظ رہے گی۔ جب تک ہمارے اہداف میں مسئلہ پیدا نہیں

ہو گا، اس وقت تک ہمارے جہادی آپریشن کا سلسلہ بھی ہدف کے حصول تک یونہی جاری رہے گا۔ مجاہدین کی کارروائیوں میں مزید تیزی آئے گی۔ دشمن کے خلاف مجاہدین کے جذبات بھڑک اٹھیں گے اور ان کی ایمانی قوت دشمن کو ناک رگڑنے پر مجبور کرے گی۔ ان شاء اللہ

سوال: کیا اس وقت امارت اسلامیہ سیاسی اور جہادی موضوعات پر مکمل کنٹرول رکھتی ہے یا اسے کچھ مسائل کا سامنا ہے؟

جواب: الحمد للہ! مَیں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ امارت اسلامیہ قیادت، دوسرے جہادی مسئولین جہادی اور سیاسی میدان میں مکمل طور پر سرگرم عمل ہیں، صف میں کوئی مسئلہ اور انتشار نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے مستقبل میں بھی کوئی مشکل سامنے نہیں آئے گی۔ ان شاء اللہ

سوال: امارت اسلامیہ کے مجاہدین اور امت مسلمہ کے لیے منصور صاحب کی شخصیت کتنی اہم تھی؟

جواب: یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ منصور صاحب رحمہ اللہ امارت اسلامیہ میں ایک تجربہ کار اور کامیاب امیر تھے۔ ماضی میں ملا صاحب رحمہ اللہ کی معاونت بڑے اچھے انداز سے کی۔ ملا برادر اخوند کی گرفتاری کے بعد جہادی کارروائیاں بڑے اچھے اور منظم طریقے سے آگے بڑھاتے رہے۔ دشمن کو شدید نقصانات پہنچائے۔ اوباما کے منصوبوں کو یکے بعد دیگرے خاک میں ملایا۔ امریکی جنرلوں کو حواس باختہ کر کے استعفوں پر مجبور کیا۔ امریکی جنرلز کا بنایا ہوا 'ظالم افغان ملیشیا' کا منصوبہ ناکام ہوا۔ امارت اسلامیہ کے اتحاد کو نہایت نامساعد حالات میں کاندھا دیا۔ سکیورٹی اور اقتصادی مسائل کے باوجود امارت اسلامیہ کے تمام اداروں کو فعال بنایا۔ داعشی فتنے کا ابتدا میں ہی کام تمام کیا۔ سیاسی میدان میں امارت اسلامیہ کو ایک اونچا مقام دلایا۔ جہادی اور عسکری جدوجہد کے علاوہ امارت اسلامیہ کے دوسرے شعبوں مثلاً؛ میڈیا، عوامی نقصانات کے سدِباب کے لیے قائم کیے گئے کمیشن، فلاحی کاموں، صحت اور تعلیم کے شعبوں، اقتصادی اور دعوتی شعبوں میں مؤثر اور قابلِ ذکر خدمات انجام دی ہیں۔ ان شعبوں میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ اس قسم کی نابغہ رُوزگار شخصیت کی شہادت طبعی طور پر پوری امارت اسلامیہ کے مجاہدین، افغان عوام، بلکہ پوری مسلم امہ کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور ان کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔

سوال: نئے امیر کے انتخاب کا مرحلہ کیسے طے ہوا؟

جواب: نئے سربراہ کا انتخاب، حوصلے اور بہت غور و فکر کے بعد شرعی احکام کی روشنی میں انتہائی سنجیدگی اور بُردباری سے کیا گیا ہے۔ اگر آپ نئے امیر کے انتخاب کی روداد سن لیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے امارت اسلامیہ کو نہایت تجربہ کار، سنجیدہ اور دینی علوم سے بہرہ مند متقی اور مجاہد مسئولین عطا فرمائے ہیں، مَیں جسے امارت اسلامیہ کی اور عالم اسلام کے لیے ایک عظیم نعمت سمجھتا ہوں۔ گزشتہ جہادی تاریخ کے کچھ رہنما، جو امارت اسلامیہ کی تاسیس سے قبل جہاد کے ذریعے دنیاوی منصب حاصل کرنا چاہتے تھے، ہمارے یہاں امارت اسلامیہ کے مسئولین میں یہ خوبی ہے کہ وہ مسئولیت کا بوجھ اٹھانے سے حتی الامکان گریز کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ نئے سربراہ کے انتخاب کے دوران شوریٰ کے ہر رکن کی خواہش یہ تھی کہ امارت کا بوجھ ان کے کاندھے پر نہ ڈالا جائے۔ یہاں تک کہ کچھ ارکان کو امارت کی پیش کش کی گئی، جس سے انہوں نے معذرت اختیار کرلی اور اپنے آپ کو اس مسئولیت کے قابل نہیں جانا۔ یہاں تک شیخ ہیبت اللہ اخندزادہ صاحب حفظہ اللہ بھی اس بارِ گراں کے لیے تیار نہ تھے، لیکن شوریٰ کے تمام ارکان نے متفقہ طور پر ان کو سربراہ منتخب کرلیا۔ اس مجلس کے عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ مجلس کی فضا توکل علی اللہ، باہمی محبت اور تواضع سے بھری ہوئی تھی۔ اس اخلاص اور سچائی کی برکت ہی تھی کہ نئے سربراہ کا انتخاب بغیر کسی رکاوٹ کے عمل میں آیا۔ الحمد للہ! بڑے اچھے طریقے سے انہیں منتخب کیا گیا، جس کے بعد بڑے پیمانے پر ان کی بیعت کا سلسلہ شروع ہوا۔

سوال: نئے سربراہ کے انتخاب کے بعد امارت اسلامیہ کے صف اپنی پرانی حالت میں واپس آگئی ہے یا اب بھی ہنگامی صورت حال پائی جاتی ہے؟

جواب: شہید منصور صاحب کی شہادت کی خبر آنے اور نئے سربراہ کے انتخاب کے صرف تین دن تک ہم جہادی کارروائیوں میں کچھ کمی محسوس کر رہے تھے۔ کیوں کہ افغانستان کے طول و عرض میں مجاہدین فاتحہ خوانی، تعزیت اور بیعت کے مراسم میں مصروف تھے۔ اس کے بعد مجاہدین کی کارروائیاں بالکل ماضی کی طرح جاری ہیں۔ ہلمند، قندھار، روزگان سمیت دوسرے علاقوں میں بڑے حملے شروع ہوگئے۔ آپ کے علم میں ہو گا دشمن حواس باختہ ہو چکا ہے۔ مجاہدین دشمن کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہیں اور یہاں کوئی مسئلہ درپیش نہیں۔

سوال: بین الاقوامی میڈیا میں امارت اسلامیہ کے مخالف فریق امریکا اور ان کی کٹھ پتلیوں کی جانب سے یہ پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ امارت کے امیر کو اس لیے نشانہ بنایا گیا کہ وہ امن مذاکرات کی راہ میں بڑی رکاوٹ تھے۔ افغان امن کے بارے میں امریکا اور اس کی کٹھ پتلی حکومت کتنی سنجیدہ ہے۔ کیا وہ واقعی امن چاہتے ہیں یا امن کے نعرے صرف نمائشی ہیں؟

جواب: سب سے پہلے امن اور جنگ کے بارے میں فیصلے کا تعلق امارت اسلامیہ کی قیادت اور عسکری مسئولین سے ہے۔ امن اور جنگ کے بارے میں مؤقف منصور صاحب کا انفرادی مؤقف نہیں تھا۔ دوسری بات یہ کہ امریکا ابھی تک امن کے لیے سنجیدہ نہیں ہے۔ وہ ایک جانب کابل ادارے کی کٹھ پتلیوں سے امن کے جعلی اور نمائشی نعرے لگوا رہا ہے اور دوسری جانب افغان عوام پر بمباری جاری رکھے ہوئے ہے۔ اپنے فوجیوں کے قیام میں مزید اضافہ کر رہا ہے۔ جارحیت اور افغانستان پر ناجائز قبضے کے لیے مختلف بہانے ڈھونڈ رہا ہے۔ کابل ادارہ بھی امریکی اشاروں کے ماتحت کام کرنے پر مجبور ہے۔ وہ بھی امریکی جارحیت کے خاتمے کی طاقت نہیں رکھتا، اس لیے ان سے امن کی توقع کرنا بے وقوفی ہے۔ اس سے قبل کہ افغانستان کو جارحیت سے نجات دلائی جائے، افغانستان کے مظلوم عوام کا قتل عام بند کر دیا جائے۔ امن کے نام پر جعلی پروپیگنڈہ کرنا میرے خیال میں کوئی فائدہ نہیں دے سکے گا۔ یہ صرف امریکا کی جانب سے دنیا کو دھوکہ دینے کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔

سوال: مذاکرات کے بارے میں امارت اسلامیہ کا رسمی مؤقف کیا ہے اور کیوں مذاکرات کی میز پر آنے سے انکار ہو رہا ہے؟

جواب: افغانستان، امارت اسلامیہ کا گھر ہے۔ امریکا اس پر قابض ہے۔ اگر کوئی شخص مسائل حل کرنے میں سنجیدہ ہے تو اسے چاہیے معقول طریقے سے بات کرے۔ امارت اسلامیہ کا مطالبہ ہے کہ ان کی سرزمین کو جارحیت پسند ممالک چھوڑ کر چلے جائیں۔ ان کا ایک فوجی بھی ہم اپنی سرزمین پر برداشت نہیں کرتے۔ افغانوں کا قتل عام بند کیا جائے۔ ہمارے رہنماؤں کے سروں کی قیمتیں لگانے سے گریز کیا جائے اور ان پر عائد سفری پابندیاں اٹھائی جائیں۔ اگر اس کے بعد امریکا امارت اسلامیہ کے ساتھ برابری کی سطح پر کسی مسئلے پر بحث کرنا چاہتا ہے تو اسے سفارتی طریقے سے گفتگو کرنی چاہیے۔ افغان ظالم قوم نہیں ہے۔ دوسروں کے حق پر آج تک ڈاکا ڈالا ہے اور نہ کسی کی مال و جان اور عزت و آبرو کے لیے خطرہ بنی ہے۔ امریکا کو تشویش کس بات کی ہے؟ کیوں یہاں بارود کی فصل اُگا کر جنگ کو طول دینا چاہتا ہے؟ کیوں افغانوں کو اذیتیں دینا چاہتا ہے؟

یہ تمام وہ مسائل ہیں، جو امریکی جارحیت کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اُسے چاہیے وہ یہ مسائل خود ختم کرے۔ اگر امریکا اب بھی اپنی حماقت پر قائم رہتا ہے تو ہم انہیں خبردار کرتے ہیں کہ ہماری قوم مرعوب ہونے والی نہیں ہے۔ اس قوم کی تاریخ بڑی شان دار ہے۔ یہاں دنیا کے بڑے طاقتوروں کی کھوپڑیاں دفن ہیں۔ امریکا بھی انہی کی راہ پر گامزن ہے۔

سوال: امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے درمیان باہمی اتحاد کس درجے کا ہے؟ کیا اس حوالے سے کوئی مسئلہ ہے؟

جواب: ہم نے اس سے قبل بھی اشارتاً کہا تھا کہ اسلامی امارت کی صف میں کسی اندرونی مسئلے کے پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ نئے سربراہ کا انتخاب بہت احسن طریقے سے عمل میں آیا ہے۔ امارت اسلامیہ کے تحت چلنے والے تمام ادارے اور شعبے منظم انداز میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جہادی کارروائیوں میں مزید تیزی آئی ہے۔ مجاہدین دشمن سے انتقام لینے کے لیے بے تاب ہیں۔ دشمن سے ان کی نفرت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ رہنماؤں کی شہادت کے بعد مجاہدین میں جہاد اور شہادت سے محبت بہت زیادہ دیکھنے میں آئی ہے۔ یہ سب وہ عوامل ہیں، جو ہمیں حوصلہ دے رہے ہیں کہ صف میں کوئی مسئلہ موجود نہیں اور نہ مستقبل میں کسی مسئلے کے پیدا ہونے کے امکانات ہیں۔ ان شاءاللہ

سوال: نئے سربراہ کے ساتھ بیعت کی تفصیلات سامنے آنی چاہییں۔

جواب: نئے سربراہ کے ساتھ بیعت کا سلسلہ نہایت محبت کے ساتھ مکمل ہوا ہے۔ دشمن کی جانب سے فضائی حملوں کے خطرے کے باوجود پورے افغانستان میں بدخشاں سے فاریاب، نورستان اور ننگرہار سے لے کر فراہ، ہلمند اور نیمروز سے لے کر پکتیکا اور خوست تک تمام صوبوں میں علماء، مجاہدین اور عوام نے متعلقہ

علاقوں کے جہادی مسئولین کے ہاتھ پر بڑے پیمانے پر بیعت کی ہے۔ بیعت کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور اب یہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

سوال: آپ امارت اسلامیہ کے ترجمان کی حیثیت سے مجاہدین اور عالم اسلام کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: میری تمام مجاہدین سے ایک عام مسلمان بھائی کی حیثیت سے درخواست ہے کہ کسی بھی واقعے، جو مجاہدین سے متعلق ہو اور میڈیا پر اس کا چرچا ہو، اس پر اس وقت تک یقین نہ کیا جائے، جب تک امارت اسلامیہ کا رسمی مؤقف اور بیان سامنے نہ آجائے۔ اگر کوئی امیر المؤمنین کی شہادت جیسا واقعہ پیش بھی آئے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر دعا مانگیں۔ یا اللہ! ہمارے شہداء کے لہو سے بنی اس مقدس صف کی حفاظت فرما۔ دشمن کے تمام منصوبے ناکامی سے دوچار فرما۔ تمام مجاہدین کو چاہیے اپنے امیر کی اطاعت کریں اور ان کے بارے میں حسن ظن سے کام لیں۔ یہ کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کریں۔ اپنے تمام مسئولین کے لیے جہاد کی راہ میں استقامت کی دعا کریں۔ ہر مجاہد اپنی انفرادی مسئولیت ادا کرنے پر بھرپور توجہ دے۔ اگر ہم سب اپنی انفرادی ذمہ داریاں اخلاص، محنت اور پوری دل جمعی سے ادا کرتے رہیں تو اس سے ہماری جہادی صف مزید مضبوط ہوگی۔ ہم اپنے ہدف تک پہنچنے میں کامیاب ہوں گے۔ دشمن کے عزائم خاک میں ملیں گے۔

سب سے اہم بات یہ کہ امارت اسلامیہ کو عالم اسلام کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور عالم اسلام بھی امارت اسلامیہ کا شکریہ ادا کرے۔ کیوں کہ مجاہدین ان ہی کی آزادی کے لیے قربانی دے رہے ہیں۔ منصور صاحب کی شہادت اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ انہوں نے کوئی دنیوی منصب نہیں حاصل کیا اور نہ وہ انفرادی مفاد کے لیے جدوجہد میں مصروف تھے۔ ان کا خاندان اب بھی اقتصادی مشکلات کا شکار ہے، لیکن ان کی ساری جدوجہد عالم اسلام کو کفار سے آزادی دینے کے لیے تھی۔ اگر مجاہدین کی قربانیاں نہ ہوتیں تو آج افغانستان کی حالت مختلف ہوتی۔ اب تک آدھے سے زیادہ افغان عوام کو عیسائی بنایا جا چکا ہوتا۔ کیوں کہ اس قوم کو کفر اور گمراہی کی طرف دعوت دینے کے لیے کفار عسکری جدوجہد کے ساتھ بے شمار نشریاتی وسائل سے استفادہ کر رہے ہیں۔ ان تمام فتنوں کے سدباب کے لیے میدان میں صرف مجاہدین نظر آتے ہیں۔ اس لیے عوام پر لازم ہے مجاہدین کے شانہ بشانہ کفار اور ان کے معاونین کے خلاف جہاد میں مجاہدین کا ہاتھ بٹائیں اور ان کی صف کو مضبوط بنائیں۔

مجاہدین عوام کی حفاظت کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ جنگ کے دوران چوں کہ گولہ و بارود کے استعمال کی ضرورت پیش آتی ہے، اس لیے یہ خیال رہے کہ آپ کی کارروائی کے دوران عوام کو نقصان نہ پہنچے۔ کیوں کہ اس کی وجہ سے عوام کے اذہان میں مجاہدین سے نفرت جنم لیتی ہے۔ اس لیے لوگوں کی عزت و آبرو، مال و جان کی حفاظت اپنی ذمہ داری سمجھیں۔ عام لوگوں کو ہاتھ یا زبان سے بھی تکلیف نہ دی جائے۔ ان ذمہ داریوں کا ہر مجاہد کو خیال رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ امتحان کی اس گھڑی کو مختصر فرمائیں گے۔ ہم سب آزادی اور اسلامی شریعت کی فضا میں ایک مرتبہ پھر سانس لیں گے، لیکن اس کے لیے صبر، حوصلہ، برداشت اور قربانی کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”وَ كَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ۔“ (آل عمران)

اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا، ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے، تو نہ سست پڑے اُن مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے (باطل کے خلاف) اور نہ دبے، اور صبر والے (مؤمن) اللہ کو محبوب ہیں۔

❋ ❋ ❋

امیر کی شہادت: امریکی عزائم اور امارت اسلامیہ کا مستقبل

حسن مومند

امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ ایک انسان تھے اور خدائی قانون کی رو سے مقررہ وقت اور جگہ پر ان کی روح بدن سے جدا ہوگئی۔ آج عالم اسلام بہت حساس وقت سے گزر رہا ہے۔ ہر جگہ مختلف نوعیت کی تقسیم اور انتشار ہے۔ مختلف حصوں میں داخلی شورش ہے۔ مایوسی کے اس عالم میں جنگ کے معمولی وسائل کے ساتھ امارت اسلامیہ امت کی دفاع کے لیے نکل پڑی ہے۔ صلیبیوں کے خلاف عملی جہاد کے آغاز کے بعد تمام مسلمان خوش، مگر غیر مطمئن تھے کہ وسائل کے لحاظ سے کمزور اور تعداد کے لحاظ سے تھوڑے مجاہدین دنیا کی بڑی قوتوں کے خلاف جنگ جاری رکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جب اللہ تعالی نے چاہا تو یہ سب کچھ ممکن ہوا۔ تمام مسلمانوں کی نگاہیں صرف اور صرف امارت اسلامیہ کی جانب ہیں اور انہیں یقین ہے مسلمانوں کے اس بڑے دشمن کی شکست اور مسلمان عوام کی نجات امارت اسلامیہ کی بقا سے وابستہ ہے۔

یہی وجہ ہے دنیا کے باوقار مسلمان امارت اسلامیہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے دلوں میں امارت اسلامیہ کے سربراہ کا بہت بلند مقام ہے۔ وہ طالبان مجاہدین سے بے انتہا محبت رکھتے ہیں۔ ان کی کامیابی اور پیش رفت سے خوش ہوتے ہیں اور ان کی پریشانی سے مغموم ہوتے ہیں۔ اس لیے امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ کی شہادت پر نہ صرف افغانستان، بلکہ پورا عالم اسلام دردمند ہے اور سب اس پر رو رہے ہیں۔ مگر شہادت کی جس موت سے ان کا انتقال ہوا وہ بہت بلند مرتبت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی موت کی تمنا فرمائی کہ میں تو اسے اچھا سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالی کی راہ میں بار بار شہید اور بار بار زندہ کیا جاؤں۔

راہ حق کا ہر مجاہد دین، اسلامی سرزمین اور مسلمانوں کے دفاع اور اسلام کی سربلندی کے لیے خدا کی راہ میں لڑ رہا ہے اور یہی اس کا اصل ہدف ہے۔ ہمیشہ شہادت کے پیاسے ہوتے ہیں۔ منصور صاحب بھی راہ حق کے ایسے مجاہد تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالی نے ان کے ہاتھوں بڑے اہدف کا حصول بھی یقینی بنا دیا اور ان کی امید بھی پوری ہوگئی۔ جہاں تک امارت اسلامیہ کو اس طریقے سے نقصان پہنچانے اور امریکا کے فاتح ہونے کا سوال ہے تو حقیقت میں سب کچھ پوری دنیا کے سامنے واضح ہے کہ مجاہدین کے قائدین کی شہادت سے جارحیت کے خلاف جنگ کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ کیوں کہ یہ جہاد ہے اور اس کا یہ معاملہ نہیں ہے کہ کسی شخص کے آنے جانے سے یہ تحریک چل پڑے یا رک جائے۔ مجاہدین کا عقیدہ ہے کہ سب کچھ صرف اور صرف اس ذات کے فضل و کرم سے ہوا ہے، جس کے لیے یہ عمل کیا جا رہا ہے۔

> امیر المؤمنین رحمہ اللہ دنیا سے چلے گئے، مگر اپنی زندگی میں ایسی کوئی معمولی سی بھی غلطی اور کوئی ایسی لغزش نہیں کی، جس سے مجاہدین کی تاریخ پر سیاہ دھبہ لگے، بلکہ انہوں نے کم ترین عرصے میں جو کچھ کیا، وہ تمام مسلمانوں کے لیے بہت خوشی کی باعث ہے۔

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ امارت اسلامیہ کے زعیم اور افغان تحریکِ جہاد کے مؤسس تھے۔ ان کی وفات ایک بہت بڑا سانحہ تھی۔ دشمن ذرائع ابلاغ پر یہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ امارت اسلامیہ اب ختم ہو جائے گی۔ اکثریت اسلحہ ڈال دیں گے اور جو رہ جائیں گے، وہ جارح قوتوں کا مقابلہ نہیں کر پائیں گے۔ کمزور اور ضعیف الایمان مسلمان ان کے پروپیگنڈے سے متاثر تھے۔ عام مخلص مسلمانوں میں مایوسی پھیلی ہوئی تھی اور مجاہدین میں افتراق پیدا ہونے کی تشویش محسوس کی

جارہی تھی، مگر آفرین ہو امارت اسلامیہ کی قیادت پر کہ اس نے وقت کی حساسیت کا اندازہ لگا لیا۔ اللہ تعالی نے ان کی مدد کی۔ ان کی کوششیں رنگ لائیں اور صف کا اتحاد برقرار رہا۔ مسلمان اسی ایک امیر پر جمع ہو گئے، جسے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ سچ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے امیر المؤمنین ملا عمر مجاہد بڑے صاحب فراست تھے۔ ان کے جانشین آپ رحمہ اللہ کی تمام امیدوں پر پورا اترے ہیں۔ اگرچہ ان کی امارت کا دورانیہ بہت مختصر رہا، مگر اس عرصے میں مضبوط عزم، مضبوط ایمان اور سربلندی کا ایسا کارنامہ انجام دیا کہ ہمیشہ باحساس مسلمان اور خصوصا مجاہدین اس پر فخر کرتے رہیں گے۔

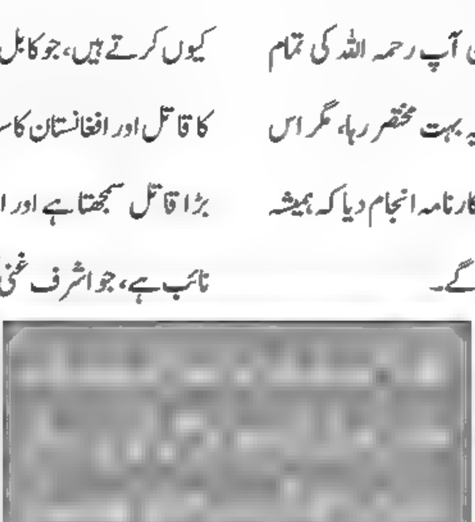

امیر المؤمنین رحمہ اللہ دنیا سے چلے گئے، مگر اپنی زندگی میں ایسی کوئی معمولی سی بھی غلطی اور کوئی ایسی لغزش نہیں کی، جس سے مجاہدین کی تاریخ پر سیاہ دھبہ لگے، بلکہ انہوں نے کم ترین عرصے میں جو کچھ کیا، وہ تمام مسلمانوں کے لیے بہت خوشی کی باعث ہے۔ امیر المؤمنین کی شہادت کے بعد امریکا کے صدر بارک اوباما نے غرور اور تکبر بھرے انداز میں ان کی شہادت کا اعلان کیا اور کہا: 'طالبان رہنما ملا اختر محمد منصور کی طرح جس نے بھی مذاکرات کا انکار کیا، اس کا انجام ان کے اسی لیڈر کی طرح ہو گا۔ مستقبل میں امریکی مفادات کی تحفظ کے لیے ضرورت پڑنے پر طالبان سربراہ سمیت دیگر قیادت کو بھی نشانہ بنائیں گے۔'

ان باتوں میں اوباما کا لہجہ بے حد غیر سفارتی، متکبرانہ اور حواس باختہ تھا۔ اوباما کی جانب سے کابل کی حالیہ انتظامیہ کو 'عوام کی جانب سے منتخب اور عوام کی مرضی کے مطابق بنائی جانے والی انتظامیہ' قرار دینا سب جھوٹ ہے۔ اگر 'عوام' محض اقتدار پر براجمان، رشوت خور، لوٹ مار اور قومی خیانتوں کے مرتکب افراد کا نام ہے تو یقینا موجودہ حکومت ان کی مرضی کی حکومت ہے اور یہی لوگ اس حکومت کی بقا بھی چاہتے ہیں۔ اگر 'عوام' افغانستان بھر کے تمام شہری ہیں تو پھر ہر شخص یہ سوال کر سکتا ہے کہ اگر موجودہ حکومت عوام کی مرضی کی ہے تو افغانستان کے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب ہر علاقے میں افغان عوام ان لوگوں کی حمایت کیوں کرتے ہیں، جو کابل انتظامیہ کے خلاف لڑ رہے ہیں؟ ہزاروں بے گناہ افغانوں کا قاتل اور افغانستان کا سب سے زیادہ قابل نفرت شخص رشید دوستم، جسے اوباما بھی بڑا قاتل سمجھتا ہے اور اسے امریکا کا ویزہ نہیں دیا جاتا، یہ شخص اشرف غنی کا ایسا نائب ہے، جو اشرف غنی کی عدم موجودگی میں اس حکومت کی سربراہی کرتا ہے۔

اس کے باوجود اوباما انتظامیہ ایسی حکومت کو جمہوری حکومت کہتی ہے۔ اوباما نے ملا اختر محمد منصور کی شہادت کے لیے جو وجہ بیان کی ہے، وہ مذاکرات کی راہ میں رکاوٹ ڈالنا ہے۔ اجتماعی طور پر دنیا اور خصوصا اقوام متحدہ کو اس بات پر غور کرنا چاہیے 'کیا دنیا میں طاقتور کو یہ حق بھی ہے کہ اگر مقابل فریق ان سے مذاکرات کرتا ہے یا مذاکرات کی شرائط پیش کرتا ہے تو طاقتور اسے مار سکتا ہے؟'

سوال یہ ہے کہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں، جو امریکا سے بہت سے امور میں اختلاف رکھتے ہیں۔ امریکا کو دھمکیاں بھی دیتے ہیں۔ کیا امریکا اتنا بہادر ہے کہ ان کی ہلاکت کا حق بھی حاصل کر لے۔ یوکرائن کے مسئلے پر امریکا روس پر شدید تنقید کر رہا تھا۔ روس پر الزام تھا کہ اس نے یوکرائن پر حملہ کیا ہے۔ یہ ایسا ہے، جیسے اس نے پورے مغرب پر حملہ کیا ہو تو کیا امریکا کو حق حاصل ہے کہ وہ پیوٹن کو مار دے؟! امریکا نے بہت کوشش کی کہ شمالی کوریا کو ایٹمی اسلحہ بنانے سے روک سکے۔ شمالی کوریا کو ترغیب اور ترہیب کے ذریعے روکنے کی کوشش کی، مگر

اس نے کوئی دباؤ تسلیم نہیں کیا اور پوری جرأت سے اپنا ایٹمی پروگرام آگے بڑھایا۔ ڈھٹائی سے پے در پے ایٹمی تجربے کیے۔ اب یہ بات بھی پھیلنے لگی ہے کہ وہ ہائیڈروجن بم بھی بنا رہا ہے۔ اسی طرح چین، وینزویلا، کیوبا اور کچھ دیگر ممالک کے ساتھ امریکا کے مسائل ہیں۔ اور کوئی بھی ان کی بات نہیں مانتا مگر سربراہ مملکت کی ہلاکت اور اس پر حملے کا تصور بھی امریکا نہیں کر سکتا کیوں کہ امریکا بہت بزدل دشمن ہے۔ اقوام متحدہ کو اس بات کا اعتراف کر لینا چاہیے کہ قانون نہیں بلکہ طاقت اور بدمعاشی کی حاکمیت ہے۔ امریکا کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ امریکا کو اپنے مفادات جنگ میں ہی نظر آ رہے ہیں۔ وہ کبھی بھی نہیں چاہتا کہ افغانستان میں جنگ رُک جائے اور افغانستان کا مسئلہ مذاکرات کے ذریعے حل ہو جائے۔ امریکا ایک فیصد بھی مذاکرات کے لیے تیار نہیں ہے۔

امریکا کے دماغ سے ابھی تک وہ احمقانہ غرور نہیں نکلا اور وہ اپنے غلبے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ جن مجاہدین کے ہاتھوں پندرہ سالہ جنگ میں لُٹ پِٹ گیا ہے، اُن سے مطالبہ کر رہا ہے کہ ہتھیار ڈال دیں اور کابل انتظامیہ کو تسلیم کر کے اس میں شامل ہو جائیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اپنی حماقت سے بھرپور اس مطالبے کو مذاکرات کا نام دے رہا ہے۔ شاید اس کا خیال ہو کہ اس طرح خود کو صلح جو اور مجاہدین کو امن کا دشمن ثابت کر دے گا۔ موجودہ صورت حال میں ایک قابض، جارح اور لاکھوں انسانوں کے قاتل کو لوگ کیسے صلح جو قرار دیں گے۔ امریکا کا مکار چہرہ دنیا پہچان چکی ہے اور اس کی منافقت سے سب واقف ہیں۔ اس لیے مذاکرات کو ان کے انخلا سے مشروط کر دیا گیا ہے۔ چوں کہ اب مذاکرات میں کچھ بھی فائدہ نظر نہیں آتا، اس لیے شیخ ہیبت اللہ صاحب نے ایسی شدت سے مسترد کر دیا ہے کہ اب ان کا نام بھی نہیں لیا جاتا۔ اوباما نے دھمکی دی ہے 'اگر طالبان نے ملا اختر منصور صاحب کی طرح مذاکرات مسترد کر دیے تو ان کا انجام بھی اختر منصور کی طرح ہی ہو گا۔' اوباما ان لوگوں سے مخاطب تھا، جو پورے صلیبی اتحاد کے مقابلے میں گزشتہ 15 سال سے جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہر صاحب عقل اوباما کی اس حواس باختہ حماقت سے خوب لطف اندوز ہو رہا ہے۔

مکار دشمن نے نئے امیر کے انتخاب کے وقت اختلاف ڈالنے کی بہت کوشش کی ہے۔ عالم اسلام میں تشویش اور بداعتادی پھیلانے کی کوشش کی۔ میڈیا پر اس حوالے سے انتہائی منفی پروپیگنڈا کیا گیا۔ کہا گیا کہ قیادت کے لیے بہت سے نام سامنے آئے ہیں اور مجاہدین نئے امیر کے انتخاب پر اختلاف کا شکار ہیں۔ جب امیر المؤمنین شیخ ہیبت اللہ اخندزادہ کے ہاتھ پر سب نے بیعت کا اعلان کیا، کوئی مخالف آواز نہ اٹھی، اتحاد و اتفاق کی فضا برقرار رہی تو دشمن خود بخود خاموش ہو گیا۔ تمام مسلمان عوام اس پر مطمئن رہیں کہ ہمارے نئے امیر بھی اپنے سابق امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد اور ملا اختر محمد منصور رحمہما اللہ کے نقش قدم پر چلیں گے۔ جہاد جاری رکھیں گے۔ کبھی بھی اپنے اصل مؤقف سے دست بردار نہیں ہوں گے اور نہ اپنے بلند اہداف پر کسی سے کوئی سودا بازی کریں گے۔ ان شاء اللہ

امریکا جان لے کہ گزشتہ دو عشروں سے زیادہ عرصے میں امارت کے ارکان نے بہت تجربات حاصل کیے ہیں۔ ان کی استعداد اور علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اس میں مبالغہ نہیں ہو گا اگر کہوں کہ امارت اسلامیہ کے ہزاروں قائدین میں امارت کی اہلیت موجود ہے۔ خدا نہ کرے اس کے بعد بھی اگر امارت اسلامیہ کے رہنما شہید ہوتے چلے جائیں تو دشمن کے خلاف جاری جنگ میں کوئی کمی نہیں آئے گی، بلکہ مجاہدین کے غیض و غضب میں مزید اضافہ ہو گا۔ دشمن سے انتقام کا جذبہ اور بھی شدت اختیار کرے گا اور یہی شدت امریکا اور قابض ممالک کی ہلاکت کا سبب بنے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

❋ ❋ ❋

رحمہ اللہ
امیرالمؤمنین منصور شہید کا مشن!
خلیل عزیز

اگر امریکا اور اس کے ایجنٹوں کا یہ خیال ہے کہ امارت اسلامیہ کے سربراہ ملا اختر محمد منصور شہید رحمہ اللہ کی شہادت سے تحریک اور جہادی فکر کو نقصان پہنچے گا اور افغانستان میں بدعنوان سیکولر نظام کے حامیوں کو فتح ملے گی تو یہ ان کی حماقت اور غلطی ہے کیوں کہ امارت اسلامیہ کا تنظیمی ڈھانچہ شخصیات اور افراد پر منحصر نہیں ہے۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو امیرالمؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نور اللہ مرقدہ کی وفات کے بعد امارت اسلامیہ کو قائم نہیں رہنا چاہیے تھا، لیکن سب نے دیکھا کہ امیرالمؤمنین کی وفات کے بعد مجاہدین کے حوصلے پست ہوئے اور نہ ہی جہادی کارروائیوں پر کوئی منفی اثر پڑا۔ بلکہ اللہ تعالی کی مدد سے ایک تجربہ کار، دوراندیش اور ملا محمد عمر مجاہد کے بااعتماد ساتھی امیر منتخب ہوئے، جنہوں نے ایک مختصر وقت میں عسکری، سیاسی اور دیگر شعبوں میں اہم کامیابیاں حاصل کر کے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ ان کی قیادت میں اللہ تعالی نے فتوحات کے نئے دروازے کھول دیے۔ عسکری محاذ سے لے کر سیاسی میدان تک مختصر مدت میں اہم کامیابیاں ملیں۔ امریکا اور دیگر عالمی استعماری قوتوں کے 14 سالہ منصوبوں، مستقبل کی نئی چالوں اور سازشوں کو خاک میں ملا دیا۔

امیرالمؤمنین ملا اختر محمد منصور کی دانش مندانہ قیادت میں افغان انتظامیہ کی اربوں ڈالروں کے سرمائے سے تیار ہونے والی چار لاکھ فوج اور پولیس کو عزم اور عمری آپریشن کے تحت افغانستان بھر میں مختلف کارروائیوں کے ذریعے شکست سے دوچار کر دیا۔ افغانستان کے 80 فیصد علاقوں سے کٹھ پتلی فوج کو پسپا کر کے وہاں اسلام کے عادلانہ نظام کا سفید پرچم لہرا دیا۔ سیاسی میدان میں منصور شہید نے ان تھک محنت اور جدوجہد کی بدولت امارت اسلامیہ کا پیغام عالمی سطح پر مختلف ممالک تک پہنچایا۔ امارت کی مثبت پالیسی کو دنیا کے سامنے مزید واضح کر دیا۔ عالمی رائے عامہ کی بگڑتی ہوئی صورت حال کو قدرے بہتر بنانے میں کامیاب ہوئے۔ قطر سیاسی دفتر کے توسط سے دنیا کے مختلف ممالک کے دورے کیے اور انہوں نے بھی سیاسی دفتر کے نمائندوں کے ساتھ رابطے بحال کیے، جو سفارتی میدان میں اہم پیش رفت اور کامیابی سمجھی جارہی ہے۔ منصور شہید نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر امارت اسلامیہ کو عالمی سطح پر اعلی مقام دلایا۔ دنیا کے ساتھ سیاسی اور سفارتی تعلقات بحال کیے۔ مزید برآں امارت اسلامیہ کے تنظیمی ڈھانچے کو مزید مضبوط اور مستحکم کرنے اور اسلام کے مفادات کی خاطر اہم اقدامات اٹھائے گئے۔

اسی طرح اَور بھی بہت ساری کامیابیاں ملیں، جن کے باعث امریکا اور دیگر استعماری قوتوں کے لیے منصور شہید ناقابل برداشت ہوئے گئے تھے۔ انہیں اپنے مذموم عزائم کے لیے سنگین خطرہ سمجھ کر راستے سے ہٹانے کا اقدام اٹھا کر انتہائی بزدلانہ طریقے سے شہید کیا گیا۔ اللہ تعالی ان کی قابل قدر اور عظیم قربانیاں قبول فرمائے۔

ہم امریکا اور اس کے حواریوں پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اگرچہ منصور صاحب ہمارے درمیان نہیں رہے اور وہ اپنے حقیقی مالک سے جا ملے ہیں، لیکن ان کے پیچھے ایک بہادر اور مجاہد قوم موجود ہے، جس کے سینوں میں انتقام کے جذبے زندہ ہیں۔ جو اپنے رہبر کے نقش قدم پر چلنے کا عزم رکھتے ہیں۔ جن کے حوصلے ہیں۔ اب اس مجاہد قوم کا ہر فرد 'منصور' ہو کر لڑے گا۔ اب اسلام دشمن قوتوں کے خلاف گھیرا مزید تنگ کر دیا جائے گا۔ امریکا اور ان کے ایجنٹ یہ حقیقت بھی تسلیم کر لیں کہ منصور شہید کی شہادت کے بعد نئے امیر کے انتخاب کے وقت امارت اسلامیہ کے درمیان کوئی اختلاف سامنے نہیں آیا۔ استعماری قوتوں اور مغربی میڈیا نے بہت کوشش کی، لیکن وہ اپنے مذموم عزائم میں ایک بار پھر ناکام ہوئے۔ امارت اسلامیہ کی سپریم کونسل کے ارکان نے انتہائی سنجیدگی کے ساتھ مختصر وقت میں مناسب اور بہترین قیادت کا انتخاب کیا، جو اللہ تعالی کے فضل و کرم سے منصور شہید رحمہ اللہ کے تمام مذہبی، جہادی امنگوں اور توقعات کو پورا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

امارت اسلامیہ ایک تحریک کا نام ہے۔ کسی شخص کی شہادت سے یہ تحریک کمزور ہوگی اور نہ ہی اس پر منفی اثرات مرتب ہوں گے، بلکہ جو بھی قیادت کی مسند پر فائز ہو گا، وہ کمزور نہیں ہو گا کہ دشمن کی دھونس دھمکیوں سے مرعوب ہو کر نام نہاد مذاکرات میں شرکت کرے گا۔ اپنی اعلی اقدار پر سمجھوتہ کر کے اپنے اہداف سے دست بردار ہو جائے گا۔ ہمارے سرفروش اور جانثار ساتھی اسلامی نظام کے نفاذ اور اسلامی سرزمین کی آزادی تک مقدس جہاد جاری رکھیں گے اور ایک دن ضرور کامیابی حاصل کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالی

پیکرِ علم و جہاد مولوی محمد رستم حنفی

شہید مولوی محمد رستم حنفی افغانستان کے صوبہ نورستان کے ضلع دوآب میں ایک دیندار اور علم دوست گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام ملک حبیب اللہ خان اور دادا کا نام ملک عبدالقادر خان ہے۔ آپ نورستانی القریشی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

تعلیم و تربیت:

شہید مولوی محمد رستم حنفی نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں کے ایک نامور عالم عبدالقادر سے حاصل کی اور تیرہ سال کی عمر تک آپ یہیں پڑھتے رہے۔ آپ کے والد محترم نے مزید تعلیم کے لیے آپ کو علاقے کے ایک اور عالم مولوی عبدالرزاق کے پاس بھیجا، جو 'گزین مولوی صاحب' کے نام سے مشہور تھے۔ شہید مولوی محمد رستم حنفی کے والد اگرچہ عالم دین نہیں تھے، لیکن انہیں علماء سے بہت محبت تھی۔ اسی لیے ان کی بڑی خواہش تھی کہ اپنے بیٹے کو عالم بنا کر دین کی خدمت کے لیے وقف کروں۔ شہید مولوی صاحب نے بھی اپنے والد محترم کی خواہش پوری کرتے ہوئے بڑے شوق سے مولوی عبدالرزاق کے ہاں دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔

> جس وقت حنفی صاحب دورے میں مصروف تھے، اس وقت قندہار میں امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں طالبان کی تحریک شروع ہوئی۔ چوں کہ حنفی صاحب اس تحریک سے قبل بھی جہاد میں مصروف رہ چکے تھے اور مشرقی افغانستان کے صوبوں میں اہل السنت والجماعت تنظیم کے مؤسسین میں سے تھے اور صوبہ نورستان اور لغمان میں اہل السنت والجماعت کے صدر بھی تھے۔ اسی لیے تحریک کے آغاز کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی تنظیم کی شوریٰ کا اجلاس طلب کر لیا۔ بعد میں ایک وفد کی صورت میں قندھار آئے اور مرحوم امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد سے ملاقات کی۔ قندھار سے واپسی پر اپنی تنظیم کی شوریٰ کو امارت کی تحریک کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کیں، جن کی بنیاد پر شوریٰ نے متفقہ طور پر امیر المؤمنین رحمہ اللہ کی حمایت اور بیعت کا اعلان کر دیا۔

جہادی تحریک میں شمولیت:

جب جارحیت پسند کمیونسٹ روسی افواج نے اپنے کاسہ لیس افغان ایجنٹوں کی مدد سے افغانستان پر سربریت کی تو افغانستان کے تمام علماء نے روس اور ان کے ہمنواؤں کے خلاف جہاد کا فتویٰ جاری کر دیا، جس کے ساتھ ہی ملک کے طول و عرض میں کفار اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف جہادی کارروائیوں کا آغاز ہو گیا۔ اس وقت شہید مولوی محمد رستم حنفی کی عمر سترہ برس تھی۔ چوں کہ مولوی گزین صاحب علاقے کے ایک معتبر عالم دین تھے، اس لیے حالات کے پیش نظر لوگوں نے جہادی قیادت کی ذمہ داری ان کے کاندھوں پر ڈال دی۔ مولوی گزین نے جہادی کارروائیوں کا آغاز اپنے علاقے سے کیا اور بعد میں اسے دوسرے علاقوں تک پھیلا دیا۔ گزین صاحب نے شہید حنفی صاحب کے والد ملک حبیب اللہ خان کو ایک جہادی گروپ کا کمانڈر مقرر کیا۔ ملک حبیب اللہ خان نے مغربی نورستان میں جہادی کارروائیوں کا آغاز کر دیا۔ شہید حنفی صاحب نے اسی وقت اپنے والد صاحب کی قیادت میں جہاد کا آغاز کیا اور اپنے والد کے گروپ میں شامل ہوئے اور بڑی بہادری سے اس مقدس فریضے کو ادا کرتے رہے۔ ان کے والد ایک دراز قد،

مضبوط ذہن اور جہاد کے لیے نہایت موزوں جسم کے مالک تھے۔ اسی وجہ سے وہ لوگوں میں حبیب اللہ خان دراز کے نام سے ہوئے۔ قوی جسم اور جہادی ذہنیت کی بناپر بہت کم عرصے میں انہوں نے جہادی کارروائیوں میں تیزی لاتے ہوئے ضلع دو آب کو فتح کیا اور جہادی کارروائیوں کا جال لغمان ضلع علینگار تک پھیلا دیا۔

ہجرت:

اگرچہ شہید حنفی صاحب کے خاندان نے ہجرت نہیں کی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی نورستان ایک پہاڑی علاقہ ہے، جہاں کبھی بھی دشمن کی افواج کا تسلط قائم نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ لغمان کے بعض مجاہدین اس علاقے کی طرف ہجرت کرتے تھے، لیکن شہید مولوی صاحب حنفی اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لیے پاکستان ہجرت کر گئے۔ انہوں نے پاکستان کے ضلع چارسدہ کے مشہور مدرسے دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ میں دینی تعلیم کے حصول کا آغاز کیا۔ ایک سال بعد انہوں نے مردان کے دارالعلوم طورو میں داخلہ لیا۔ درجہ چہارم تک یہاں زیر تعلیم رہے اور پھر کوہستان تشریف لے گئے۔ وہاں داسو کے علاقے دارالعلوم اسلامی امینیہ میں اپنے دروس جاری رکھے۔ بعد ازاں بنگرام میں علاقے کے مشہور عالم مولانا شہزادہ سے اسباق کا سلسلہ جاری رکھا اور پھر واپس مردان میں دارالعلوم میں مشہور عالم مولانا غلام محبوب سے بقیہ فنون پڑھے۔ پھر وہ صوابی کے دارالعلوم تعلیم القرآن شاہ منصور میں چیکسر کے مشہور عالم ماہر المعقولات مولانا عنایت اللہ چیکسری سے معقولات پڑھنے لگے۔ اس سال ان کے ہم درس ساتھیوں میں امارت اسلامی کے کچھ رہنما بھی شامل تھے، جیسے اختر محمد عثمانی وغیرہ۔ اس کے بعد آپ دورۃ الصغریٰ کے لیے مولانا محمد صدیق کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس سال کی چھٹیوں میں امارت اسلامی کی مشہور شخصیت شیخ الحدیث مولانا محمد نعیم کے ساتھ دورۃ الصغریٰ میں دوبارہ شرکت کی۔ 1995ء میں شہید حنفی صاحب نے مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم حقانیہ سے سند فراغت حاصل کی۔

جہادی کارروائیوں کا دوسرا مرحلہ:

جس وقت حنفی صاحب دورے میں مصروف تھے، اس وقت قندہار میں امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں طالبان کی تحریک شروع ہوئی۔ چوں کہ حنفی صاحب اس تحریک سے قبل بھی جہاد میں مصروف رہ چکے تھے اور مشرقی افغانستان کے صوبوں میں اہل السنت والجماعت تنظیم کے مؤسسین میں سے تھے اور صوبہ نورستان اور لغمان میں اہل السنت والجماعت کے صدر بھی تھے۔ اسی لیے تحریک کے آغاز کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی تنظیم کی شوریٰ کا اجلاس طلب کر لیا۔ بعد میں ایک وفد کی صورت میں قندھار آئے اور مرحوم امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد سے ملاقات کی۔ قندھار سے واپسی پر اپنی تنظیم کی شوریٰ کو امارت کی تحریک کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کیں، جن کی بنیاد پر شوریٰ نے متفقہ طور پر امیر المؤمنین رحمہ اللہ کی حمایت اور بیعت کا اعلان کر دیا۔

مدرسے میں دستار بندی کے فوری بعد گھر جانے کے بجائے مجاہدین کی ایک تشکیل میں قندہار گئے اور وہاں سے ملا صاحب مرحوم کی ہدایت پر نیمروز کی طرف مجاہدین کی ایک تشکیل میں شامل ہوگئے۔ یہاں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد دشمن نے ان کے ساتھیوں پر صبح صادق کے وقت اچانک حملہ کیا، جس میں ننگرہار کے مشہور عالم دین سمیت کئی ساتھی شہید ہوگئے، جب کہ حنفی صاحب زخمی ہوگئے، جنہیں علاج کے لیے بلوچستان کے ضلع کوئٹہ منتقل کیا گیا۔ ان کے علاج تک جنوبی صوبے فتح ہو چکے تھے۔ اس لیے صحت یاب ہونے کے بعد آپ خوست آگئے۔ آپ بعد ازاں مجاہدین کے حوصلے بلند رکھنے کے لیے مختلف اوقات میں چہار آسیاب کی جنگی پٹی پر تشریف لے جاتے۔ جب آپ واپس قندھار آئے، جہاں آپ لغمان اور نورستان کی نمائندگی کرتے اور کبھی کبھار مرحوم امیر المؤمنین انہیں مشورے کے لیے بھی طلب کرتے تھے۔

جب مشرقی صوبوں کی فتح کی کوششیں شروع ہوئیں تو حنفی صاحب مشہور کمانڈر ملابورجان کی قیادت میں مجاہدین کے قافلے میں شامل ہوگئے اور کابل کی فتح تک مجاہدین کے شانہ بشانہ لڑتے رہے۔

جہادی ذمہ داریاں:

جب مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے کابل فتح کیا تو حنفی صاحب کو شہر کی تعمیر و ترقی کی ذمہ داری سونپی گئی۔ بعد میں انہیں فوائد عامہ کی وزارت میں نائب مقرر کیا گیا۔ وہ امارت اسلامی کے حکومت کے آخری ایام تک اسی منصب پر فائز رہے۔ وزارت کی اہم ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد حنفی صاحب اپنے ساتھیوں کی خبر گیری کے لیے جنگی پٹی پر بھی تشریف لے جاتے اور مجاہدین ساتھیوں کے ساتھ جہادی امور پر عالمانہ گفتگو کرتے اور جہاد کی فضیلت پر سحر انگیز بیان کرتے تھے۔

صلیبیوں کے خلاف جہاد:

2001ء میں امریکا کی قیادت میں درجنوں صلیبی جارحیت پسندوں نے افغانستان پر حملہ کیا اور امارت اسلامی کی حکومت ختم ہوئی تو حنفی صاحب نے ایک بہادر مجاہد کی طرح امریکا کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور جہادی کارروائیوں کے آغاز کے لیے اپنے آبائی صوبے نورستان تشریف لے گئے۔ وہاں بڑی بہادری اور شجاعت سے جہادی کارروائیوں کا آغاز کیا۔ ساتھیوں کو منظم کرنے کے بعد مختلف اوقات میں دشمن پر حملے شروع کیے۔ حنفی صاحب کی شجاعت اور قربانی کے نتیجے میں نورستان میں جہاد کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ جہاد کی اس صدا کو خاموش کرنے کے لیے دشمن نے کئی بار مجاہدین پر فضائی حملے کیے، جن میں سب سے وحشیانہ حملہ نورستان کے گاؤں شوک پر کیا گیا۔ اس میں اس گاؤں کے تیس افراد شہید، جب کہ درجنوں زخمی ہوگئے، لیکن کفار تمام تر کوششوں کے باوجود مولوی صاحب حنفی اور ان کے ساتھیوں کا راستہ روکنے میں ناکام رہے۔

2001ء میں مجاہدین نے حنفی صاحب کی قیادت میں نورستان کے ضلع دوآب پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں مجاہدین یہ ضلع فتح کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس کے بعد دشمن نے ایک بار پھر وحشیانہ بمباری شروع کی، جس کے نتیجے میں درجنوں شہری شہید ہوئے اور مولوی صاحب زخمی ہوگئے۔ ان کو سر پر شدید زخم آئے تھے۔ چوں کہ علاقے میں علاج معالجے کی خاص سہولیات نہیں ہیں، اسی لیے مولوی صاحب کے سر کا زخم سرطان میں تبدیل ہوگیا۔ نورستان ایک پہاڑی اور دشوار گزار علاقہ ہونے کی وجہ سے نقل حمل کے اسباب نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس لیے مولوی صاحب کے زخموں کے علاقائی روایتی علاج میں دوسال کا عرصہ لگا اور بالآخر مرض کی شدت کے باعث 6 فروری 2012ء پیر کے دن خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اخلاق وعادات:

اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا، جن میں کچھ قابل ذکر خصوصیات یہ ہیں:

صبر واستقامت، حلم و تقویٰ، سخاوت اور مہمان نوازی، شجاعت و بہادری، خندہ پیشانی کے ساتھ ساتھیوں سے ملنا، ہمیشہ آپسی اتحاد کے لیے فکر مند رہنا، اختلافات سے اجتناب، ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہنا، عجز وانکساری، ساتھیوں میں مقبولیت، ساتھیوں کی جانب سے اعتراض کا فقدان۔

مولوی صاحب نے پسماندگان میں ایک بیوہ دو بیٹے، تین بیٹیاں اور تین بھائی چھوڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جہادی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین

❋ ❋ ❋

مفکر صاحب! ابھی تو ابتدائے عشق ہے....

لطیف عزم

امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے کے سابق سربراہ 'جرج ٹینٹ' نے اپنی ایک تحریر میں کہا ہے کہ 'ہم نے 2001ء میں حامد کرزئی کا بطور صدر انتخاب بون میٹنگ کے سامنے اس لیے پیش کیا تھا کہ ان کی سیاسی بصیرت اور سفارتی تعلقات کا تجربہ دوسروں سے زیادہ تھا۔ سی آئی اے کا مطالعہ بھی انہوں نے زیادہ کیا تھا، کیوں کہ ہم ان سے جو خدمت لینا چاہتے تھے، اپنی خاص مہارت کے باعث وہ یہ خدمات انجام دینے کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔

مطلب یہ کہ افغان عوام غیرملکی افواج کی موجودگی کے سخت مخالف تھی، لیکن یہ کرزئی ہی تھے، جنہوں نے ان کے ذہن میں یہ سوچ پروان چڑھائی کہ یہاں آئے ہوئے غیرملکی حملہ آور نہیں، بلکہ ہمارے مہمان ہیں۔ یہ امن، سلامتی اور ہمارے ملک کی تعمیر نو کے لیے آئے ہیں۔ جب یہ کام مکمل کرلیں گے تو واپس چلے جائیں گے۔

وہ مزید لکھتاہے کہ کرزئی افغانیوں کے مزاج سے واقف تھے۔ انہوں نے افغانستان میں سب سے مشکل اور حساس حالات میں امریکی موجودگی اور ان کے اہداف کو محفوظ بنایا۔ جب بھی امریکی فضائیہ کے حملوں اور چھاپوں سے افغان عوام کو جانی و مالی نقصان پہنچتا تو کرزئی اپنی صلاحیت بروئے کار لا کر افغان عوام کا غصہ ٹھنڈا کر کے انہیں خاموش کردیتے تھے۔

یہ امریکی انٹیلی جنس چیف کا انکشاف تھا، لیکن حقیقت بھی یہی ہے کہ کرزئی نے افغانوں کی ساکھ خراب کی تھی۔ تمام محکموں اور اداروں میں کرپشن عروج پر رہے۔ افغان عوام کے سامنے ان کی پالیسی جعلی ثابت ہوئی اور عوام تبدیلی لانے کے خواہاں تھے، اس لیے امریکہ نے کرزئی کی جگہ اشرف غنی کو عوام کے سامنے کیا۔ جس طرح کرزئی کے ابتدائی دور حکومت میں امریکی اور مغربی میڈیا دن رات ان کے کارناموں کا چرچا کرتا تھا، ان کے مخصوص لباس اور جبہ کے بارے میں نیویارک ٹائمز اور نیوز ویک میگزین نے رنگین صفحات پر خصوصی ایڈیشن شایع کیے، اسی طرح اشرف غنی کے بارے میں بھی اسی میڈیا نے حد سے زیادہ جھوٹی رپورٹس کا سہارا لیا۔ ان کی صلاحیتوں، جدت پسندی اور شفافیت کو ثابت کرنے کے لیے خصوصی مہم چلائی گئی۔ یہ تاثر قائم کرنے کی کوشش کی گئی کہ وہ دانشور، مفکر، روشن خیال اور ماہر معاشیات ہیں۔ انہیں دنیا کے دوسرے نمبر کے مفکر کا اعزاز حاصل ہے۔ اسی طرح وہ افغانستان کے ایک بڑے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا قبیلہ ان کا حامی ہے۔

> **مفکر صاحب افغان عوام اور مجاہدین کس خوشی میں اور آپ کے کس کارنامے پر فخر کی وجہ سے آپ کے لیے نرم گوشہ رکھیں اور مفاہمت کی پالیسی اپنائیں۔ کیا آپ کی سوچ ایک مسلمان جیسی ہے؟ کیا آپ کی اہلیہ مسلمان ہیں؟ کیا آپ کو صدارتی محل تک افغان عوام نے پہنچایا ہے؟ اور مجاہدین کے ساتھ آپ کا مصالحتی پروگرام افغان عوام کے بہتر مفاد میں ہے؟**

اتنا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ مفکر کو ایک جید عالم دین کا درجہ دیا گیا کہ انہوں نے کتنی کتابیں لکھی ہیں۔ یہ پروپیگنڈہ اس لیے کیا گیا کہ افغان عوام اشرف غنی کو متبادل کے طور قبول کریں، لیکن چوں کہ انہیں جعلی القابات سے نوازا گیا تھا اور حقیقت کے برخلاف پروپیگنڈہ کیا گیا تھا، اس لیے جلد ہی مفکر صاحب عوام کے سامنے بے نقاب ہوگئے۔ کیوں کہ ان کے بارے میں جو پروپیگنڈہ کیا گیا تھا،

دراصل ان میں یہ صلاحتیں نہیں تھیں۔ اس لیے وہ جلد ہی عوام کے سامنے بے نقاب ہوگئے۔ ان کی تقریر، خطبوں اور احکام میں ایسے الفاظ استعمال ہوتے دیکھے گئے، جو پانچویں کلاس کا طالب علم اور دیہات کا اَن پڑھ بھی استعمال نہیں کرتا۔

انہوں نے شیخ سعدی رحمہ اللہ کو پیغمبرِ خدا کا درجہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خدا کا نواسہ قرار دیا۔ جب کہ وہ اب تک اللہ تعالی کے نام کے ساتھ جل جلالہ حضور علیہ السلام کے نام کے ساتھ 'صلی اللہ علیہ وسلم' کا مناسب تلفظ نہیں کر سکتے، لیکن انہوں نے ایک منصوبے کے تحت انہیں عالمی سطح پر دوسرا مفکر اور دانشور ظاہر کیا۔ اس کے علاوہ جب مفکر نے حلف اٹھایا اور صدارتی محل میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے اپنی کرسچن بیوی کو چرچ کی عمارت تعمیر کرنے کی ہدایت کی۔ بیوی نے بھی ابتدائی بیان یہ دیا کہ کہ حجاب کے حوالے سے فرانس کا فیصلہ بجا اور سو فیصد درست ہے۔ اس لیے افغان خواتین بھی حجاب کی تکلیف سے نجات پائیں۔ مفکر نے امارت کے حوالے سے اپنی پالیسی کے اعلان کے بعد پہلی مرتبہ پل چرخی جیل کا دورہ کیا اور وہاں مجاہد قیدیوں اور سفار نگاروں سے گفتگو میں انہیں رہائی کی امید دلانے کے بجائے واضح طور پر کہا کہ جن قیدیوں کے ہاتھ افغان فوج کے خون سے رنگین ہیں، ان سے ضرور انتقام لیا جائے گا۔ مفکر پر شرمندگی کے بعد جب مشکل دن آتے ہیں تو پھر افغان عوام اور مجاہدین سے مفاہمت کی منت کر کے امن کی دہائیاں دیتے ہیں۔ ہم مفکر کے سامنے چند سوالات رکھتے ہیں، جن کے جواب مفکر صاحب کو دینا چاہئیں یا کم از کم وہ اس پر سوچنے کی کوشش کریں!!

مفکر صاحب افغان عوام اور مجاہدین کس خوشی میں اور آپ کے کس کارنامے پر فخر کی وجہ سے آپ کے لیے نرم گوشہ رکھیں اور مفاہمت کی پالیسی اپنائیں۔ کیا آپ کی سوچ ایک مسلمان جیسی ہے؟ کیا آپ کی اہلیہ مسلمان ہیں؟ کیا آپ کو صدارتی محل تک افغان عوام نے پہنچایا ہے؟ اور مجاہدین کے ساتھ آپ کا مصالحتی پروگرام افغان عوام کے بہتر مفاد میں ہے؟

جب آپ اقتدار میں آئے تو آپ نے کس علاقے میں امن قائم کیا؟ کتنے کرپٹ لوگوں کے خلاف کارروائی کی؟ کس کو عدالت کے حوالے کیا اور معیشت کی بہتری کے لیے کون سے اقدامات اٹھائے؟ کیا آپ نے لاکھوں افغان نوجوانوں کو افغانستان سے باہر جانے سے روکا؟ افغانستان کو سائنسی ترقی دی؟ تارکین وطن کے غم اور درد میں آپ کبھی شریک رہے؟ افغانستان کے کسی علاقے میں کوئی معیاری ہسپتال قائم کیا؟ عوام کی صحت کی دیکھ بھال کے لیے کون سا مرکز تعمیر کیا؟ مظلوم افغان عوام آج بھی علاج و معالجے کے لیے ہمسایہ ممالک جا کر تکالیف برداشت کر رہے ہیں؟ کیا آپ نے سو یا دو سو مظلوم مجاہد قیدیوں کو رہا کیا؟ کیا آپ نے زیر التواء مقدمات پر غور کیا؟ آپ نے اب تک کون سا قابل فخر کارنامہ انجام دیا ہے؟

سب سے اہم یہ کہ آپ نے افغانستان کی خود مختاری پر سمجھوتہ کیا ہے۔ کیا آپ وہی مفکر نہیں، جنہوں نے افغانستان کو سکیورٹی معاہدے کے نام پر امریکیوں کے ہاتھ معمولی قیمت پر فروخت کیا۔ اب آپ کس جذبے کے تحت، کس روایت، مذہبی عقیدے اور قومی رسم کے تحت امارت اور عوام سے جنگ ترک کرنے اور افہام و تفہیم کے ذریعے امن کی بھیک مانگ رہے ہیں؟ آپ مجاہدین کو دھمکیوں اور دھمکی آمیز جذباتی نعروں سے ڈرا کر کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ مفکر صاحب! اگر آپ کا یہی خیال، عقیدہ اور سوچ ہے تو پھر اچھی طرح سن لیں کہ اب مجاہدین کابل کے انٹیلی جنس مرکز کی طرح کے مزید شدید حملوں کے لیے تیار رہیں!

❊ ❊ ❊

امارت اسلامیہ کی قیادت کے اثرات

بت شکن

یہ بات مسلم ہے کہ ایک جہادی یا سیاسی تحریک کو آگے بڑھانے میں اس کی قیادت کا کردار اہم ہوتا ہے۔ جس تحریک کا رہنما حسن تدبیر، بہترین سفارت کاری، تقوی، تجربہ اور ہوشیاری کی صلاحیتیں رکھتا ہو اور بہترین طریقے سے اپنی تحریک آگے بڑھا سکتا ہو تو ناممکن نہیں کہ اس کی اسی سنجیدگی کی برکت سے یہ تحریک پوری دنیا کو اپنے سائے میں ڈھانپ لے۔ جب کوئی رہنما ان صفات سے عاری ہو تو بہت کم عرصے میں اپنی کامیابیاں ہار جاتا ہے اور بہت جلد اپنی تحریک کا وجود ختم کر بیٹھتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک حکومت، امارت اور معاشرے کے لیے قیادت کا تعین اگر ایک سیاسی ضرورت ہے تو اسی طرح ایک شرعی ضرورت بھی ہے۔ اسلام بھی یہ حکم دیتا ہے کہ عوام کی صحیح رہنمائی، شرعی حدود کے نفاذ، افراد کے درمیان اصلاح، جہادی امور کی تنظیم، کفار سے اپنی اسلامی سرزمین کی تحفظ اور دیگر عدالتی، اخلاقی اور بین الاقوامی سیاست، دعوت اور اسلام کی اشاعت جیسے امور کے لیے سربراہ اور قائد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ قائد، اہل حل و عقد شوری کی جانب سے مسلمانوں کے خلیفہ یا امیر المؤمنین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ عوام کو ان کی قیادت اور اطاعت کا مکلف کیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں ایک منظم حکومت سامنے آتی ہے۔

امارت اسلامیہ کی داخلی تشکیل اور قائدانہ شخصیات بھی انہیں اقدار کی روشنی میں سامنے آتی ہیں۔ یہی عوام کی وحدت کا راز سمجھا جاتا ہے۔ پہلی بار ملا محمد عمر مجاہد نے قندھار شہر میں پندرہ ہزار علماء سے بیعت کی صورت میں امیر المؤمنین کی حیثیت اختیار کی۔ ان کی وفات کے بعد ملا اختر محمد منصور علماء، جہادی رہنماؤں اور اہل خیر کے بیعت کے نتیجے میں زعیم کی حیثیت سے منتخب کیے گئے۔ جب وہ 21 مئی 2016 کو امریکا کے ظالمانہ حملے میں شہید ہو گئے تو امارت اسلامیہ کی رہبری شوری نے اتفاقِ رائے سے شیخ الحدیث مولوی ہبیت اللہ اخندزادہ حفظہ اللہ کو نئے سربراہ کی حیثیت سے مقرر کر دیا۔ امت مسلمہ خلفائے راشدین سے لے کر اب تک سربراہوں اور رہنماؤں کی شہادت سے آشنا رہی ہے، بلکہ یہود و نصاری کے ہاتھوں ہمیشہ انہیں نشانہ بنایا گیا ہے۔ کفار نے ان کی شہادت سے اپنے کلیجے ٹھنڈے کیے ہیں، مگر پہاڑ جیسے حوصلے اور مضبوط عزم کی برکت سے دنیا کے ان متکبرین کو موقع نہیں دیا اور نہ شہادتوں سے پسپائی ہوئی۔

امارت اسلامیہ کی سربراہی کا مسئلہ بھی شرعی اور عرفی لحاظ سے ایک بڑی مجبوری ہے اور رہے گی، مگر مجاہدین جہاد کا ایک ایسا سرمایہ ہیں کہ ہر ایک اپنے لیڈر کی طرح جہاد کے لیے مخلص ہے۔ اگر نیا سربراہ سالہا سال تک بھی مقرر نہ کیا جائے، تب بھی ہر مجاہد خود کو اس کا ذمہ دار سمجھتا ہے کہ اپنے امیر کی طرح جہاد میں پیٹھ نہ دکھائے۔ جہاد کے محاذوں کو گرم رکھنا اپنے ذاتی کاموں کی طرح ضروری سمجھتا ہے اور اتنے ہی اخلاص کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جس صف میں ایسے مجاہدین موجود ہوں، جو اپنے امیر کی طرح خود کو ذمہ دار سمجھیں اور خود کو مرحوم امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد اور شہید منصور رحمہا اللہ کے خوابوں کی تعبیر قرار دیں، انہیں مادیت کی تمنا ہوتی ہے، نہ کرسی کی ہوس اور لالچ، بلکہ خالص غیبی محبت نے ایسی کیفیات پیدا کی ہوتی ہیں۔ وائٹ ہاؤس کے رہنما کبھی بھی اس سمندر کی لہروں کے آگے بند نہیں باندھ سکیں گے، جہاں روحانیت، للّٰہیت اور روشن مقاصد موجود ہوں، وہاں سے مادیت، نفسی خواہشات والے لوگ بھاگنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان میں اپنے مقابل سے تصادم کی قوت نہیں ہوتی۔

افغانستان کی دیگر تحریکوں سے تقابل کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے امارت اسلامیہ کا وجود علماء، روشن ضمیر طلباء اور بااحساس مسلمانوں سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا ہے۔ انہیں صرف آسمانی قانون کے نفاذ کی فکر ہے اور دوسروں کو مغربی اقتدار و اقدار کی ترویج کی فکر ہے۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثا اس جہادی تحریک کی قیادت کر رہے ہیں۔ جب کہ وہاں عتبہ، شیبہ، ابوجہل اور ابولہب جیسے دشمنانِ اسلام جمع ہیں۔ یہاں سفید پگڑیوں، سفید کپڑوں اور اسلامی صورت و سیرت کے مالک ہیں، وہاں مغربی طرز کے بال، پتلون، ٹائی کے شوقین کھڑے ہیں۔ یہاں قرآن و سنت کے حاملین اور وہاں منسوخ شدہ تورات، انجیل کے ماننے والے۔ جس پہلو سے بھی دیکھیں، ان کا تقابل نہیں کیا جا سکتا۔ نہ ہی قیادت اور مقاصد کا تقابل ممکن ہے۔

اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں امارت اسلامیہ کے زعماء کی شہادتیں مجاہدین اور مسلمان عوام کے عزائم کو متزلزل نہیں کر سکیں گی۔ نہ اس سے جہاد کا موجودہ سلسلہ رکاوٹوں کا شکار ہوگا، بلکہ اس سے جہاد کے عزم کو مزید قوت اور خونخوار دشمن کو چیلنجوں کا سامنا ہوگا۔

ملا اختر محمد منصور شہیدؒ ایک عبقری شخصیت

میوند سادات

ملا اختر محمد منصور نے اس وقت بین الاقوامی شہرت پائی، جب امارت اسلامیہ کے بانی و سربراہ ملا محمد عمر مجاہد کے انتقال کے اعلان کے بعد وہ ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ ملا اختر محمد منصور شہید 'تحریک طالبان' کے آغاز سے ایک فعال اور ذمہ دار شخص کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ انہیں تحریک کی ابتداء میں قندھار ایئرپورٹ کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ جب مجاہدین نے ہرات، ننگرہار اور کابل پر قبضہ کیا تو اِنہیں سیاحت اور ہوابازی کا وزیر مقرر کیا گیا۔ وہ امریکی یلغار تک اسی منصب پر فائز رہے۔

منصور صاحب نے سول ایوی ایشن کے وزیر کے طور پر افغانستان اور افغان عوام کے لیے بہترین خدمات انجام دیں۔ چوروں ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹنے اور کھنڈرات میں تبدیل ہو جانے والے ہوائی اڈے دوبارہ تعمیر کر کے بحال کیے گئے۔ مختلف طیاروں کی مرمت کی گئی اور نئے طیارے بھی خریدے گئے، جس کے باعث افغان حجاج کرام افغانستان سے براہ راست اپنے ملکی طیاروں کے ذریعے فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب پہنچ گئے۔ اس کے علاوہ افغانستان سمیت مختلف ایشیائی اور یورپی ممالک کے لیے طیاروں کی پروازیں شروع ہوئیں۔ یہ اس وقت کی مشکلات اور مسائل کے لحاظ سے اہم اقدام تھا، جو انہوں نے کامیابی کے ساتھ اٹھایا۔

امریکی جارحیت کے خلاف رواں جہاد میں منصور شہید نے اہم اور فعال کردار ادا کیا۔ انہوں نے امریکی یلغار کے بعد قندہار کے گورنر اور رہبری شوریٰ (سپریم کونسل) کے رکن کی حیثیت سے کام شروع کیا۔ ملا عبیداللہ اخند کی گرفتاری کے بعد ملا محمد عمر مجاہد نے انہیں ملا برادر اخوند کا نائب منتخب کر دیا اور ملا برادر کی گرفتاری کے بعد ملا محمد عمر رحمہ اللہ نے انہیں اپنا نائب مقرر کر لیا۔ ملا اختر محمد منصور نے ملا محمد عمر مجاہد کے نائب کی حیثیت سے فوجی اور سیاسی میدان میں مجاہدین کی پیش رفت میں اہم کردار ادا کیا۔ مجاہدین کو عسکری میدان میں ٹریننگ دینے کا انتظام کیا اور اسپیشل فورس کی تشکیل کی۔ دعوت و ارشاد کمیشن تشکیل دیا گیا۔ قطر میں سیاسی دفتر قائم کیا گیا، جس کی بدولت مختلف ممالک اور تنظیموں سے مذاکرات اور بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا۔ قطر دفتر کے توسط سے امارت کے نمائندگان نے پہلی بار فرانس، جاپان، ناروے اور دیگر ممالک کے دورے کیے اور دنیا کے سامنے امارت کی پالیسی وضاحت کی۔ امارت نے دنیا بھر میں اپنا سیاسی تشخص اور وقار بحال کیا اور دنیا کے مختلف ممالک نے بھی امارت کے ساتھ تعلقات بحال کرنے کے لیے رضامندی ظاہر کی۔ گزشتہ سال ملا محمد عمر مجاہد کی رحلت کی خبر پر سپریم کونسل نے ملا اختر محمد منصور کو نیا منتخب کر دیا۔

منصور صاحب نے ایک ایسے نازک موقع پر امارت کی سربراہی کی ذمہ داری اٹھائی کہ افغانستان میں داعش کے مسلح دہشت گردوں نے کچھ علاقوں میں اپنا اثر و رسوخ ظاہر کیا تھا۔ لوگوں کو مختلف بے جا وجوہات پر ہراساں، قید، قتل اور چوریاں کرنے جیسی مذموم سرگرمیاں شروع کی تھیں۔ خود کو سچا مسلمان سمجھ کر دوسروں کو مشرک اور مرتد قرار دے رہے تھے۔ افغان عوام بھی ان کے مظالم سے تنگ آ گئے۔ اس دوران منصور شہید نے داعش کے مسلح دہشت گردوں کے پاس ایک وفد بھیجا کہ 'اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ قابض استعماری قوتوں کی جارحیت کا خاتمہ ہو اور اسلامی نظام قائم کیا جائے تو آئیں، مل کر اُن کے خلاف لڑتے ہیں۔ آپ بھی امارت اسلامیہ کا ساتھ دیں۔ ہم دو دہائیوں سے اسی مقصد کے لیے قربانیاں دے رہے ہیں۔ مشکلات اور مسائل سے دوچار ہیں۔' امارت اسلامیہ نے عملی طور پر دنیا کے سامنے اسلامی نظام کا ماڈل پیش کیا۔ انہوں نے امارت کے مطالبات کا مثبت جواب دینے کے بجائے الٹا انہیں گمراہ اور ایجنٹ قرار دے کر ان کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا، جس پر منصور شہید نے بھی مجاہدین کو ان کے خلاف بھرپور کارروائی کی اجازت دے دی اور بہت سے علاقوں سے ان کا صفایا کر دیا۔ لوگوں کو ان کے شر سے محفوظ کیا اور انتشار و فتنے کا راستہ روکا۔

منصور صاحب نے مجاہدین کے نام پر اغوا برائے تاوان کی واردات میں ملوث ڈاکوؤں کا راستہ بھی روکا، جو ایک جانب اغوا برائے تاوان کی وارداتوں میں ملوث تھے اور دوسری جانب امارت اسلامیہ کی صف میں اختلاف اور انتشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ حال ہی میں امریکی نشریاتی ادارے 'وال اسٹریٹ' کے ایک صحافی نے امریکی حکام کے اعتراف کے حوالے سے ایک خبر نشر کی کہ کچھ صوبوں میں امریکی سی آئی اے اور افغان کٹھ پتلی حکومت 'ملا محمد رسول' کی زیر قیادت ڈاکوؤں کو امارت میں دراڑ اور اختلافات پیدا کرنے کے لیے پیسے اور اسلحہ دے رہے ہیں۔ منصور صاحب کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ انہوں نے افغانستان کے تمام قبائل کا اعتماد بحال کیا۔ تاجک، ازبک، ترکمان، ہزارہ اور دیگر اقلیتوں نے نہ صرف ان کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا، بلکہ منصور صاحب کی قیادت میں امریکی جارحیت کے خلاف عملی طور پر جہاد بھی شروع کیا۔

منصور صاحب کی جرأت

امریکا نے افغانستان پر فوج کشی کی تو اس کے اہم اہداف میں قندھار کا ہوائی اڈہ بھی شامل تھا۔ ائیرپورٹ کی ذمہ داری منصور صاحب کے سپرد کی گئی تھی۔ ایک جانب گل آغا شیر زئی اور خالد پشتون قندھار ائیرپورٹ پر حملے کر رہے تھے تو دوسری طرف فضا میں امریکی بی 52 اور ایف 16 طیاروں اور کروز میزائلوں کے ذریعے دن رات ائیرپورٹ کو نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ قندھار ائیرپورٹ غیر معمولی اہمیت رکھتا تھا۔ کیوں کہ وہ افغانستان پر امریکی یلغار کی ابتداء سے قندھار کے سقوط تک مجاہدین کا مضبوط گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ ائیرپورٹ کی اہمیت اس لیے بھی کچھ زیادہ تھی کہ یہ قندھار پر قبضے کا اہم راستہ تھا۔ اگر ائیرپورٹ کو چھوڑ دیا جاتا تو جارحیت کی ابتداء ہی میں قندھار مجاہدین کے ہاتھ سے چلا جاتا۔ منصور صاحب اس ہوائی اڈے کے کمانڈر اور جنرل مینجر تھے، جنہوں نے مسلسل دو ماہ بڑی جرأت اور ہمت کے ساتھ رات دن اس کا دفاع کیا۔

منصور صاحب کے تقوی کی ایک مثال

منصور صاحب نے اپنے خاندان کو امارت اسلامیہ کا کوئی عہدہ نہیں دیا تھا۔ ان کے بھائی اور بہت قریبی رشتہ دار غربت کی زندگی بسر رہے ہیں۔ ایک دوست نے بتایا کہ منصور شہید کے بھائی نے ایک موقع پر غصہ کا اظہار کیا کہ وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور گھر کی حالت کا بھی انہیں پتا ہے۔ ہم نے ان سے کچھ مالی مدد کا مطالبہ کیا، لیکن انہوں نے جواب دیا، بھائی! جو دولت میرے پاس ہے، یہ نہ میری ذاتی ملکیت ہے اور نہ ہی والد سے وراثت میں ملی ہے۔ یہ بیت المال کی دولت ہے۔ اس لیے مَیں آپ کے ساتھ تعاون کر سکتا ہوں اور نہ ہی آپ مجھ سے مدد کی توقع کریں۔

منصور صاحب نے مختصر وقت میں امارت کو عسکری محاذ پر منظم کر کے طاقتور بنایا۔ اسی وجہ سے مجاہدین نے کئی علاقوں، متعدد اضلاع اور قندوز کے صوبائی دارالحکومت پر بھی امن کا سفید پرچم لہرا دیا۔ منصور صاحب نے مجاہدین کو ایک مضبوط جنگجو فوج بنانے کے ساتھ سیاسی میدان میں بھی منظم کر دیا۔ فوجی محاذ کی طرح سیاسی میدان میں بھی جارحیت کے خاتمے، اسلامی نظام کے نفاذ اور ایک پُرامن افغانستان کے لیے بہت کوششیں کیں۔ انہوں نے ذمہ داریوں، فرائض اور کام کے طریقہ کار کو اس طرح وضع کیا کہ بہت عرصہ بعد بھی امارت کا نظام انتشار کا شکار نہیں ہو گا۔

منصور صاحب کی کارکردگی پر دشمن کا اعتراف

اوباما نے کہا کہ منصور صاحب کو اس لیے نشانہ بنایا گیا ہے، کیوں کہ وہ مذاکرات میں رکاوٹ تھے۔ نیٹو اور افغان فوجیوں پر شدید حملوں کے ماسٹر مائنڈ تھے اور مستقبل میں بھی ایک بڑا خطرہ سمجھے جاتے تھے۔ افغان امور کے امریکی تجزیہ نگار 'بارنٹ روبن' کے مطابق ملا منصور کو اس لیے نشانہ نہیں بنایا گیا کہ وہ بات چیت کے عمل میں رکاوٹ تھے، بلکہ اس لیے کہ وہ کابل میں امریکی فوجیوں پر ایک خطرناک حملے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔

منصور صاحب نے نائب امارت اور اس کے بعد امارت کے دوران زمان اور مکان کے مسائل، دھمکیوں اور مشکلات کا بڑی جرأت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ انہوں نے امارت اور قوم کے مفادات پر ہرگز سمجھوتہ نہیں کیا۔ برملا کہا کہ اپنی جان کی قربانی دینے کے لیے تیار ہوں، لیکن اپنے مفادات پر سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ انہوں نے امارت اسلامیہ کی آزاد پوزیشن کو برقرار رکھا اور دشمن پر ثابت کر دیا کہ وہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، لیکن امارت کے مفادات پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ منصور صاحب ایسے امیر تھے، جنہوں نے اپنی جدوجہد کو مزید تیز اور منظم کرنے کی خاطر ہر قسم قربانی دینے کے لیے خود کو تیار کیا تھا۔ تھکاوٹ، دور دراز علاقوں کے دورے اور مشکلات کو قبول کیا۔ یہاں تک وہ کرائے کی گاڑی میں سفر کرتے تھے، لیکن وہ اپنے مشن سے ہٹنے کے لیے ہرگز تیار نہیں تھے۔ وہ پہاڑی اور ریگستانی علاقوں میں رہتے تھے، لیکن دوسروں کے احکامات قبول نہیں کرتے تھے۔ ملا اختر محمد منصور شہید رحمہ اللہ نے مختصر وقت میں امارت اسلامیہ کو عسکری اور سیاسی میدان میں اہم مقام دلایا۔ اسے افغانستان سمیت ہر جگہ پذیرائی ملی۔ تحریک کو ایک قوت بخشی۔ وہ بہت ذہین، مدبر، دوراندیش، شیریں زبان، حلیم، شجاع اور قیادت کے لیے سب سے بہترین خصوصیات اور خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ امن کے پیامبر تھے۔ عسکری محاذ کے ماہر کمانڈر اور سپہ سالار تھے۔ وہ سیاسی دانشور بھی تھے۔ اللہ تعالی ان کی شہادت اور خدمات کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

جدت طراز قائد کی شہادت کا دردناک واقعہ

ابوظہیر

امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور کی ڈرون حملے میں شہادت سے تمام مسلمانوں خصوصا افغانستان کی حریت پسند عوام پر غم کے پہاڑ ٹوٹے ہیں۔ خدا جانے روزانہ کتنے لوگ دنیا چھوڑ کر قبر میں چلے جاتے ہیں، مگر ایسے لوگ خال خال پیدا ہوتے ہیں، جن پر پوری اسلامی دنیا روئے۔ لوگوں نے ایسے شخص کی یاد میں آنسو بہائے ہیں، جسے زندگی میں کبھی دیکھا ہی نہیں۔ ان کی پُر درد شہادت سے مشرق تا مغرب سب مسلمان غم زدہ ہیں۔ اللہ تعالی ان کے درجات بلند کرے۔ وہ ایک ایسی شخصیت تھی جن کی شہادت نہ صرف ان کے خاندان، بلکہ پوری اسلامی دنیا کا اجتماعی غم ہے۔ جس کی وجہ سے ہر با احساس مسلمان دردمند ہے۔ وہ امارت اسلامیہ اور تمام مسلمانوں کے لے رحم دل مسلمانوں کی دفاع کا بہترین سرمایہ تھے۔ انہوں نے مضبوط عزم اور بہادری سے مجاہدین اور مسلمانوں کی خدمت کی اور تاریخ کی اس بڑی صلیبی جنگ میں مجاہدین کی قیادت کی۔

وہ اپنے مشن سے اتنے مخلص تھے کہ اپنے آپ سے بے پرواہ، وفادار، سرشار اور قربانی کے لیے آمادہ تھے۔ انہوں نے سب کچھ قربان کر دیا، مگر اغیار کے ناجائز مطالبات اور منحوس مقاصد کے سامنے سر نہ جھکایا۔

ان جیسی قربانی کی مثال بہت کم نظر آتی ہے۔ یہ امارت اسلامیہ کی خصوصیت ہے کہ ان کی قیادت شہادت اور قربانی سے اتنی محبت رکھتی ہے۔ امارت اسلامیہ کے مؤسس امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد وہ اولوالعزم ہستی تھے، جو اپنے سچے مؤقف سے زندگی بھر کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ منصور صاحب بھی ان کے نقش قدم پر چلے اور عزم و ارادے میں کسی سازش کا شکار نہ ہوئے۔ دشمن کے خلاف جہاد میں کوئی نرمی کی اور نہ اپنی جان کی قربانی سے دریغ کیا۔ اس کے علاوہ امیر المؤمنین منصور صاحب ایک بڑے علمی اور جدت طراز طبیعت کے مالک تھے۔ ان میں ایک وسیع نظام کو چلانے کی صلاحیتیں اللہ نے ودیعت کر رکھی تھیں۔ ملا برادر کی اسارت کے بعد امارت اسلامیہ کے تمام امور کی ذمہ داری انہیں دی گئی تو انہوں نے نے پوری امانت اور دیانت داری سے امارت کے امور سرانجام دیے۔ انہوں نے پورے افغانستان میں مجاہدین کی صفیں منظم کیں اور دشمن پر ہونے والے حملوں میں کچھ جدید تکنیک شامل کیں، جس کی وجہ سے دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچا۔

منصور صاحب نظم وضبط کے پابند شخص تھے۔ انہوں نے اپنی نیابت اور بعد ازاں امارت کے دور میں امارت اسلامیہ کی تمام تشکیلات حالات، وسائل اور وقت کے تقاضوں کے مطابق ترتیب دیں۔ انہوں نے تمام معاملات کو قانونی انداز میں ترتیب دینے کے لیے تمام اداروں اور کمیشنز کے لیے بہترین لائحہ عمل ترتیب دیا، جس میں ہر کمیشن کے لیے واضح اصول اور قوانین درج ہیں۔ انہوں نے ہر کمیشن کو اس بات کا پابند کیا تھا کہ مقررہ اصولوں کے مطابق کام کرے۔

منصور صاحب نظم وضبط کے پابند شخص تھے۔ انہوں نے اپنی نیابت اور بعد ازاں امارت کے دور میں امارت اسلامیہ کی تمام تشکیلات حالات، وسائل اور وقت کے تقاضوں کے مطابق ترتیب دیں۔ انہوں نے تمام معاملات کو قانونی انداز میں ترتیب دینے کے لیے تمام اداروں اور کمیشنز کے لیے بہترین لائحہ عمل ترتیب دیا، جس میں ہر کمیشن کے لیے واضح اصول اور قوانین درج ہیں۔ انہوں نے ہر کمیشن کو اس بات کا پابند کیا تھا کہ مقررہ اصولوں کے مطابق کام کرے۔ انہوں نے انتظامیہ میں کمزوریوں کو ختم

کرنے کے لیے ضروری تدابیر اور منصوبے ترتیب دیے۔ جن کی وجہ سے آج امارت اسلامیہ کے تمام شعبوں میں ایک بہترین نظم و ضبط اور ڈسپلن موجود ہے۔ افغانستان کے علماء طبقے کی قربانیوں کے قدر دان تھے۔ علماء کے مشوروں پر عمل بھی کرتے تھے۔ وقتاً فوقتاً علماء سے رائے لیتے اور اس کی روشنی میں عمل کی کوشش کرتے۔ وہ مجاہدین کو بھی علماء سے رہنمائی لینے کی ترغیب دیتے۔ امارت اسلامیہ کے

تمام امور کو سوفیصد شریعت کے اصولوں کے مطابق ڈھالنے کے لیے سیاسی، جہادی، علمی اور ادبی شعبوں میں علماء سے رائے لیتے اور پھر اس حوالے سے مجاہدین کے ذمہ دار افراد کو ہدایات دیتے۔

امیر المؤمنین ملا عمر مجاہد مرحوم کا سانحہ ارتحال بہت بڑا حادثہ تھا، مگر منصور صاحب نے اپنی مدبرانہ قیادت سے اس خلا کو اس طرح پُر کیا کہ محسوس ہی نہ ہوا کہ امیر المؤمنین اس دنیا سے رحلت کر چکے ہیں۔ ان کے نقش قدم پر جہاد کو جاری رکھا۔ مجاہدین کے حوصلے اتنے بلند کیے کہ گذشتہ پندرہ سالوں میں پہلی بار صوبوں کو فتح کر ڈالا اور وسیع علاقے اپنے زیر نگین کر لیے۔ منصور صاحب ایک نہ تھکنے والے قائد تھے۔ وہ مستقبل سے کبھی مایوس نہیں ہوئے۔ وہ آزادی کے نصب العین سے کبھی پیچھے نہ ہٹے۔ باوجود یہ کہ جارحیت پسندوں نے بہت کوشش اور مختلف حیلے بہانوں سے انہیں نصب العین سے ہٹادیں، یہاں تک کہ اغیار کے اشاروں پر اپنی صف کے کچھ لوگ ان کے خلاف کھڑے ہوگئے اور بیعت سے انکار کر دیا۔ ان پر جھوٹی تہمت باندھی، مگر منصور صاحب نے ٹھنڈے دل سے یہ سب برداشت کیا، مگر اپنے ہدف سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹے۔ جارحیت پسندوں نے ان کے جہادی منصوبوں کو ناکام کرنے کے لیے مختلف سازشیں کیں۔ کچھ خود غرض اور ضعیف شخصیات کی جانب سے بغاوت کا ارتکاب، اسی طرح امریکی انٹیلی جنس اداروں کی جانب سے داعشی فتنے کا پیدا کرنا اور ان کی جانب سے مجاہدین پر حملے وہ مسائل تھے، جن کی وجہ سے امارت اسلامیہ کو بہت سے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ منصور صاحب نے وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے علماء کے فتاویٰ اور مشوروں سے داعش کے خلاف اقدامات کیے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت سے بہت کم وقت میں یہ دونوں فتنے پیدائش سے پہلے ہی ختم ہوگئے اور امارت اسلامیہ کے مجاہدین ان کے شر سے محفوظ ہوگئے۔

جہادی میدان میں افغانستان کے وسیع علاقے ان کے دور میں جارحیت پسندوں سے آزاد ہو کر مجاہدین کے اقتدار میں آگئے۔ مجاہدین نے گروپ حملوں کا آغاز کر دیا۔ دشمن کے مضبوط مراکز گرا دیے اور جارحیت پسندوں پر زندگی کے دائرے تنگ کر دیے۔ سیاسی میدان میں امارت اسلامیہ کے لیے ایک معلوم ایڈریس حاصل کیا اور اس کے توسط سے دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ رابطے بنائے۔ اہم عالمی کانفرنسوں میں امارت اسلامیہ کے نمائندوں نے شرکت کی، جس کے توسط سے مظلوم مسلمانوں کی آواز دنیا تک پہنچائی۔ اسی ایڈریس کے توسط سے گوانتاناموبے کے وحشت زدہ جیلوں سے امارت اسلامیہ کے چند اہم رہنماؤں کو امریکی قید سے آزادی دلائی۔ اس طرح وہ ایک جامع اور جدت طراز رہنما تھے۔ ان کی شہادت سے ایک بڑا خلا سامنے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے انہیں جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ امارت اسلامیہ کے نئے امیر شیخ الحدیث ہبت اللہ اخندزادہ کے لیے کفار کے شر سے حفاظت، نجات اور تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی توفیق اور کامیابی کے لیے دعا گو ہیں۔

❁ ❁ ❁

جہادی محاذوں کی کامیابی کے مظاہر

شاہد غزنیوال

امارت اسلامی کی جانب سے جارحیت کے خلاف شروع کیا گیا عمری آپریشن بہت مفید اور نتائج سے بھرپور جارہا ہے، جس میں مجاہدین نے دشمن کو فوجی اور سیاسی میدان میں ناکوں چنے چبوائے ہیں۔ شمالی صوبوں میں جہادی کارروائیاں عروج پر پہنچ گئی ہیں، جن سے دشمن حواس باختہ ہوچکا ہے۔ دشمن اپنے فوجیوں کا حوصلہ بلند رکھنے کے لیے کئی ناکام ہتھکنڈوں کا مرتکب ہورہا ہے۔ صوبہ سرپل میں دوستم کا مظلوم عوام پر وحشیانہ ظلم وسربریت دشمن کی مزید ناکامی کا سبب بنا ہے۔ بطور اعلیٰ حکومتی عہدیدار دوستم عوامی ردِعمل کو روکنے اور ان کو خاموش کرانے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔ شکست خوردہ دشمن نے صوبہ بغلان میں بھی نہتے عوام پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھانا شروع کیے ہیں۔ گھروں اور باغات کو اندھی بمباری کا نشانہ بنایا جانے لگا ہے، جس سے حکومت کے خلاف عوام کے غیض وغضب میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ لوگ دشمن سے انتقام لینے کے لیے امارت اسلامی کے ساتھ رابطوں میں ہیں۔

بطور اعلیٰ حکومتی عہدیدار دوستم عوامی ردِعمل کو روکنے اور ان کو خاموش کرانے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔ شکست خوردہ دشمن نے صوبہ بغلان میں بھی نہتے عوام پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھانا شروع کیے ہیں۔ گھروں اور باغات کو اندھی بمباری کا نشانہ بنایا جانے لگا ہے، جس سے حکومت کے خلاف عوام کے غیض وغضب میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ لوگ دشمن سے انتقام لینے کے لیے امارت اسلامی کے ساتھ رابطوں میں ہیں۔

اس صوبے میں سیکڑوں حکومتی کاسہ لیس اہل کاروں کا محاصرہ اور چشمہ شیر کے علاقے میں جرمن چوٹی کے حکومتی مرکز کا مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہونا اسی عوامی ردِعمل کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح قندوز اور تخار کی عمومی شاہراہوں پر ہزاروں عام شہریوں میں سے حکومتی اہل کاروں کی پہچان اور گرفتاری وہ عوامل ہیں، جو علاقے میں مجاہدین کی مضبوط انٹیلی جنس کی گواہی دیتے ہیں۔ افغانستان کے دوسرے علاقوں سمیت ہلمند میں مجاہدین کی تازہ فتوحات مجاہدین کی کامیابی اور دشمن کی ناکامی ورسوائی کی واضح مثالیں ہیں۔ افغانستان کے طول وعرض میں مجاہدین کی عسکری کارروائیوں میں شدت اور فتوحات نے جارحیت پسند کفار اور ان کی معاون کاسہ لیس افغان فوج کو دن میں تارے دکھادیے ہیں۔ اس سے علاقے کے سیاسی میدان پر بھی گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

جارحیت پسند امریکی اور ان کے کٹھ پتلی افغان مزدور ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ میڈیا پر جھوٹے پروپیگنڈے سے مجاہدین کی ان کامیاب کارروائیوں کو بالکل بھی کوریج نہ ملے، تاکہ ان کے اہل کاروں کے حوصلے پست نہ ہونے پائیں اور دوسری جانب مجاہدین کی کارروائیوں سے دنیا کو لاعلم رکھا جاسکے۔ وہ مسلسل اسی پروپیگنڈے کی مدد سے امن مذاکرات کے جھوٹے دعوے کر رہا ہے۔ عوام کے دشمن کے خلاف اٹھنے والے جذبے کو بھی خاموش کرنے کی کوشش میں ہیں، لیکن مجاہدین اللہ تعالیٰ کی نصرت سے اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں مال وجان کی قربانی ضرور رنگ لائے گی۔ ان کی قربانیوں کی بدولت امارت اسلامیہ کی سرزمین جارحیت پسند کفار کے وجود سے پاک ہوکر آزاد ہوجائے گی۔ اور خطے کی جہادی فضاؤں میں ایک مرتبہ پھر اسلامی شریعت کی صدا بلند ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

وماذالک علی اللہ بعزیز

عید الفطر کی مناسبت سے امیر المؤمنین شیخ الحدیث

هیبت اللّٰه اخندزاده صاحب کا پیغام

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الواحدِ الأحد، الفرد الصمد، الذي لم يلد ولم يولد، ولم يكن له كفوًا أحد، تفرّد بالخلق والتدبير، وتعالى عن الشبيه والنظير، فاستحقّ وحدَه أن يُعبد، أحمده تعالى وأشكره، هو خلقنا ورزقنا وكفانا وآوانا، وهدانا للإسلام، واختصّنا ببعثةِ سيّد الأنام، صلى الله عليه وعلى آله وصحبه . وأشهد أن لا إله إلا الله وحدَه لا شريك له، جعل الإسلامَ طريق الجنّة الأوحد، وأشهد أنّ محمّدًا عبده ورسوله، من أطاعه فقد اهتدى ورشد، ومن عصاه فلن يضرّ إلا نفسه، ولن يضرّ الله شيئًا.

قال الله تبارک و تعالى.

الم)۱ (أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ)۲(وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ) ۳ (أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَن يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ) ۴ (مَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) ۵ (وَمَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ) ۶ (صدق الله العظیم

. اما بعد:

اہل وطن، مجاہد، مہاجر اور تمام مسلمانوں کو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے عید سعید الفطر کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ عید مبارک ہو! اللہ تعالیٰ آپ کے روزے، تراویح، عبادات، صدقات، جہاد اور تمام حسنہ اعمال کو قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ ان مبارک ایام کی برکت سے وطن عزیز کو کفری جارحیت اور فساد سے نجات دلائے اور رنجیدہ عوام کو اسلامی نظام اور امن کے عظیم نعمت سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین

مسلمان مجاہد عوام!

عید سعید الفطر کی خوشیاں ایسے حالت میں منا رہے ہیں کہ ڈیڑھ ماہ قبل ایک مؤمن، مجاہد اور باجرأت قائد اور امارت اسلامیہ افغانستان کے زعیم جناب امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ استعمار کی جانب سے شہید ہوئے۔ شہید ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ، اللہ تعالیٰ کے دین کے ایک حقیقی اور فداکار خادم تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی خدمتِ دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ امارت اسلامیہ کے دورِ اقتدار کی طرح امریکی جارحیت کے خلاف جہاد کے امتحانی سالوں میں بھی اسلام کی سربلندی کے لیے عظیم خدمات سرانجام دیے۔ امارت اسلامیہ کے مؤسس جناب امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی وفات کے بعد احسن طریقے سے امارت اسلامیہ کے استحکام، وحدت اور جہادی سلسلے کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری ادا کی۔ آخر کار جہاد کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا اور اس راہ میں شہادت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

(الأحزاب: ۲۳)

ترجمہ: مؤمنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اسکو سچ کر دکھایا پھر ان میں بعض ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی یعنی جان دیدی اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے قول کو ذرا بھی نہیں بدلا۔

شہید ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ کی استقامت، فداکاری اور مایہ ناز

شہادت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ہمارے دین عزیز اور عالی داعیہ کو امیر سے لیکر ہر رکن تک ہر جان کی قربانی کی ضرورت ہے۔ اس دین کے لیے رسول ﷺ، خلفاء راشدین اور امت کے عظیم ہستیوں نے خون بہائے ہیں، تو اسی لیے ہمیں بھی کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ گزرے ہوئے حقیقی مؤمنوں کی طرح اللہ کی راہ میں شہادت کو اپنے لیے فخر سمجھے۔

اگر امارت اسلامیہ افغانستان کے مؤسس ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ وفات اور بعد میں جناب ملا اختر محمد منصور شہید ہوئے، تو للہ الحمد اسلام اور غیور ملت ختم نہیں ہوئے ہیں۔ مسلمان عوام، مجاہدین، علماء کرام، طلباء اور شہداء کا وارث جہادی صف (امارت اسلامیہ) تاحال موجود اور ماضی کی طرح مستحکم ہے۔

مجاہدین کے ماضی کی طرح مکمل جہادی نظم وضبط، وسیع اور جامع تشکیلات اور ان کے درمیان محکم اور ناقابل شکست اتحاد موجود ہے۔ وہ نظریہ جس کی رو سے ہم نے سالہا قبل اسلامی شریعت کے نفاذ کی خاطر جہاد شروع کیا تھا، اب تک زندہ ہے۔

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ﴿آل عمران: ۱٤٦﴾

ترجمہ: اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ کے دشمنوں سے لڑے ہیں۔ تو جو مصیبتیں ان پر اللہ کی راہ میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ کافروں سے دبے اور اللہ استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

امارت اسلامیہ کی زعامت کے عظیم بوجھ کے متعلق کہتاہوں کہ اس عظیم مسئولیت کو اپنے لیے امتیاز نہیں، بلکہ ایک عظیم ذمہ داری سمجھتاہوں اور تمام مجاہدین اور مخلص مؤمنوں سے اپیل کرتاہوں کہ میرے لیے اس عظیم ذمہ داری کی صحیح ادائیگی، ثبات اور استقامت کی دعائیں کیا کریں اور جس حصے میں ممکن ہو، تو مجھ سے تعاون کریں۔

امارت اسلامیہ ہمارا اور آپ کا مشترکہ گھر ہے اور اس گھر میں امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد اور شہید امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور رحمہم اللہ جس راہ پر گامزن تھے، میں بھی ان کی پیروی کروں گا۔ جن پر انہیں اعتماد تھا، وہی میرے قابل اعتماد ہونگے۔ امارت اسلامیہ میں جس نے بھی خدمت کی ہو، اُسی طرح تسلی سے خدمت کرتے رہینگے۔ کسی کیساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا جائیگا اور کسی کی قربانی کو کم نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا۔

اللہ تعالی سے توفیق چاہتاہوں اور وعدہ کرتاہوں کہ مقدس شریعت اور امارت اسلامیہ کے جہادی اہداف پر بھرپور توجہ دونگا۔ مسلمان عوام کی مصلحت کو مدنظر رکھوں گا۔ فیصلے اور اقدامات مشورے سے کرونگا اور مؤمن و مصیبت زدہ عوام کی رہنمائی، سعادت، خودمختاری، سکون اور رفاہ کی راہ میں کسی جدوجہد سے دریغ نہیں کرونگا۔

شرعی عدالتوں کے بہترین اصلاحات اور کارکردگی، مظلوم قیدیوں کی رہائی، زخمیوں کا بہترین علاج، خواتین کو شرعی حقوق دینے، یتیموں اور لاچاروں کی حوصلہ افزائی، نئی نسل کی تعلیم وتربیت اور محاذوں میں خستہ حال مجاہدین کے رسد اور ہر حصے میں عوام کو بھلائی پہنچانے کی بھرپور کوشش کرونگا اور اللہ تعالی ہی بہتر توفیق دینے والا ہے۔

امارت اسلامیہ کی موجودہ پالیسی کے متعلق وضاحت کروں کہ امارت اسلامیہ کے فوجی اور سیاسی دونوں حصوں میں واضح پالیسی موجود ہے۔ امارت اسلامیہ کو یقین ہے کہ افغانستان استعمار کی جانب سے قبضہ ہے اور استعمار کو مار بھگانے کی خاطر مقدس جہاد فرض ہے۔

مگر امارت اسلامیہ قبضے کی خاتمے، خودمختار اور واحد ملک اور ملک میں ایک مقدس اسلامی نظام کے قیام کے لیے واضح سیاسی پالیسی بھی رکھتی ہے، جو امارت اسلامیہ کی سیاسی دفتر کی جانب سے دنیا اور اہل وطن کو تشریح کردی گئی ہے اور اسی طرح افغان مسئلہ کے حل کی خاطر جدوجہد کو بھی جاری رکھیں گے۔ امریکی غاصبوں اور ان کے دیگر بیرونی ساتھیوں کو ہمارا پیغام یہ ہے کہ افغان مسلمان عوام تمہاری طاقت اور فریب کے استعمال سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ تم سے مقابلہ میں شہادت اپنی زندگی کی سب سے عظیم مقصد اور آرزو سمجھتے ہیں۔ تم افغانستان میں اپنی افواج کے اوقات میں توسیع، یا انہیں جنگی اختیارات میں اضافے سے افغانوں کے حوصلے اور جہادی جدوجہد کو کمزور نہیں کرسکتے ہو۔

مزید بے فائدے طاقت آزمائی کے بجائے حقائق کو تسلیم اور اپنے

قبضے کو ختم کر دو۔ تمہارے خلاف ہمارا اور ہمارے سلف کا جدوجہد شعوری طور پر اسلامی بنیادوں پر استوار اور آزادی طلب جذبے سے آگے بڑھ رہا ہے۔ یہاں تمہارا مقابلہ ایک گروہ یا جماعت سے نہیں، بلکہ ایک ملت کیساتھ ہے، جسے کبھی بھی جیت نہیں سکوگے۔ (ان شاء اللہ) تو بہتر ہے کہ تم طاقت کے بجائے حل کی ایک مناسب پالیسی پیش کریں۔

غاصبوں کے حامیوں کو ہمارا پیغام یہ ہے کہ گذشتہ 15 برس کے دوران تمہیں معلوم ہوا ہے کہ تم امریکی مقاصد کے حصول کی راہ میں استعمال ہورہے ہو۔ استعمار سے تمہارا تعاون اور حمایت اُن بدنام چہروں کا کام ہے، جنہوں نے ہماری گذشتہ تاریخ میں انگریز اور روس کا ساتھ دیا تھا۔ مستقبل اور آئندہ نسل تمہارے متعلق یہی فیصلہ کرے گی، تو اپنے ملک کی آزادی کے مقابلے میں استعمار کے حمایت سے دستبردار ہو جاؤ۔ تمہارے لیے ہماری طرف سے معافی اور تحمل کے دروازے کھلے ہیں۔ امریکی فالتو امیدوں سے دھوکہ میں نہ پڑیں، ملت تمہارے خلاف کمربستہ ہے۔ یہ کہ تم بیرونی فضائی اور زمینی حمایت کے باوجود پرسکون زندگی نہیں کرسکتے ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم نے عوامی مطالبات اور امیدوں کے برعکس مؤقف کو اپنا رکھا ہے۔ بیرونی قوتوں کے بنائے ہوئے نظام کو افغان عوام کسی صورت میں نہیں مانتا۔

ہمارا واضح پیغام یہ ہے کہ ہم اقتدار کا انحصار نہیں چاہتے۔ افغانوں کی تمام اقوام اور برداریوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے، بلکہ اسلامی نظام کی ارتقاء، آزادی اور طاقت افغانوں کے اتحاد و اتفاق سے وابستہ ہے۔ اسلام ہمیں اخوت، امانتداری اور اہل افراد کو ذمہ داری سونپنے کا حکم دیتا ہے۔ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ زندگی کے تمام حقوق اور امتیازات سے فائدہ اٹھائیں اور اُن کی سیاسی اور سماجی حیثیت کو اہلیت اور تقوی کے بنیاد پر منتخب کیا جائے۔ آیئے مشترکہ طور پر جارحیت کے خاتمے، ملک کی خودمختاری اور آبادی کے لیے کمربستہ ہوجائے۔

دنیا میں مسلمانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہماری خودمختاری میں اپنے مجاہد بھائیوں کی حمایت کریں۔ ہر ممکن حصے میں ان کا ہاتھ بٹائے، انہیں دعاؤں میں یاد رکھیں اور رواں جہاد میں ان کی حمایت کو جاری رکھیں۔

خطے اور ہمسائیہ ممالک کو یاد دلاتے ہیں کہ افغانستان پر امریکہ قبضہ اور یہاں ان کی موجودگی ہمارے اور تمہارے مشترکہ مفادات کو چیلنج کرتے ہیں۔ یہاں فتنے ابھارتے ہیں، یہاں اپنے انٹلی جنس اور فوجی جدوجہد کی توسیع سے تمام علاقے کو غیرمامون بناتا ہے۔ آپ بھی جارحیت کے خاتمے میں افغانوں کے ہاں میں ہاں ملائیں اور یا کم ازکم ایسے اقدامات نہ کریں، جو امریکی کی افغانستان میں قیام کو طول دینے کا باعث ہوں۔

ان افراد کو بتاتے ہیں، جو امارت اسلامیہ کے جہادی افتخارات کو دیگر ممالک کی طرف منسوب کرتے ہیں، کہ ایسے غلط تعبیرات سے کبھی بھی مجاہدین اور بااحساس عوام کو ان کے مسیر سے منحرف نہیں کر سکوگے۔ ہماری مجاہد عوام کو اپنے دین اور ضمیر کی ذمہ داریوں کا گہرا احساس ہے۔ وہ مشاہدہ کررہے ہیں، کہ ان کے گھر میں امریکی اور نیٹو لشکر گھس آئے ہیں۔ سرزمین اسلام پر کفری لشکر کے جھنڈے لہرائے جارہے ہیں، تو اسی وجہ سے جہاد کی راہ اپنائی ہے۔ امارت اسلامیہ کا جہادی مؤقف، مشروعیت، حقانیت اور استقلال ماضی سے اظہر من الشمس اور واضح حقیقت ہے، جسے آئندہ تاریخ سنہری حروف میں محفوظ کریگی۔

ملک کے علماء کرام، روحانی پیشوا، مدرسین، جدید علوم کے اساتذہ، طالب علم، قومی رہنماؤں، تاجر حضرات اور اہل علم و قلم اشخاص سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس حساس مرحلے میں اپنے مذہبی اور ملی فریضہ کو ادا کریں۔ کفری جارحیت اور فرض عین جہاد کے قضیہ کو صرف اسلام کی نگاہ سے دیکھ لیں اور اپنی ذمہ داری معلوم کریں۔ راہ حق کے مجاہدین کو اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیے، بلکہ

قلم، لسان اور ہر وسیلہ سے ان کی حمایت کریں۔

اگر خدانخواستہ کوئی بھی دشمن کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو جائے اور مختلف بہانے اور توجیہ سے مجاہدین سے کنارہ کش اور کافروں کا ساتھ دینے کا میلان کریں، تو دنیا اور آخرت میں اس الٰہی وعید سے روبرو ہو گا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ.

(ھود ۱۱۳)

ترجمہ: اور مسلمانو جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں بھی دوزخ کی آگ آلپٹے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست نہیں ہو گا، پھر تمہیں کوئی مدد بھی نہ ملے گی۔

مجاہد عوام اور خاص کر محاذوں میں سرگرم مجاہد بھائیوں کو تسلی دلاتا ہوں کہ للہ الحمد امارت اسلامیہ کے ذمہ داران اور افراد ماضی کی طرح بلند عزم، پختہ ایمان اور اتحاد و اخوت کے جذبے سے سرشار اور جدوجہد کو آمادہ ہیں، تمہیں خوشخبری سناتا ہوں کہ اگر ہم حقیقی مؤمن رہے، تو آخری فتح ہماری ہو گی اور دنیا کی کوئی طاقت ہماری کامیابی کا سدباب نہیں کر سکے گا، اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

:وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (آل عمران ۱۳۹)

ترجمہ:

اور بددل نہ ہونا اور نہ غم کرنا اگر تم سچے مؤمن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

مجاہد بھائیوں کے لئے میری وصیت یہ ہے کہ:

اپنی نیتوں کی اصلاح کریں، اپنے مقصد کو مالِ دُنیا، منصب، غنیمت اور شہرت نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا ہدف بنالے۔ جہاد ایک دینی عبادت اور فریضہ ہے، اپنی جہاد کی وجہ سے کسی اور مسلمان پر خود کو فوقیت نہ دیں اور نہ ہی ان پر احسان ڈالیں۔

سمجھ جاؤ کہ ہماری جہاد کا عظیم مقصد اسلامی نظام کا قیام ہے اور اسلامی نظام کی عمدہ ذمہ داریاں مسلمانوں کے دین، نفس، مال، عقل، نسل اور عزت کا تحفظ ہے۔ ایسا کوئی قول، فعل یا سلوک مت کرو، جو مسلمانوں کے اس اقدار (جہاد) کو چیلنج کریں۔

کوشش کریں، کہ جہاد میں مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچ پائے، اپنی جہادی سرگرمیوں کو نہایت دقت سے عملی کریں۔ عام المنفعہ مقامات مثلاً ہسپتال، مدارس، اسکول، پل، آبپاشی کے ذخائر اور دیگر پبلک تنصیبات اور منصوبوں کو نقصان مت پہنچائیں، بلکہ ان کی حفاظت کریں۔ تمام علاقوں میں خاص کر ان علاقوں میں جہاں امارت اسلامیہ کا کنٹرول ہے، وہاں نئی نسل کے لیے دینی اور عصری علوم کی راہیں ہموار کریں۔ اہل وطن کو اذیت پہنچانے سے سختی سے اپنے آپ کو بچائیں اور رسول ﷺ کے اس قول کو یاد رکھو کہ

: من ضيق منزلا أو قطع طريقاً أو آذى مؤمناً فلا جهاد له– (رواہ ابو داود)

ترجمہ: جو کسی پر جگہ تنگ کریں، یا راستے کو منقطع کریں اور یا مؤمن کو ضرر پہنچائیں، تو ان کے جہاد کا مکمل ثواب نہیں ہے۔

آخر میں سرمایہ دار اور اہل ثروت حضرات سے میرا مطالبہ یہ ہے کہ عید کے ان شب وروز میں اپنے فقیر اور لاچار مسلمان بہن بھائیوں کو بھی فراموش نہ کریں اور حسب توفیق یتیموں، بیواؤں، معذوروں، قیدیوں اور محتاج خاندانوں سے تعاون کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر اور دعا کرتا ہوں کہ آئندہ عیدیں اسلامی حاکمیت کے نفاذ اور مکمل استقلال کی فضاء میں ہمارا استقبال کریں۔

والسلام

مولوی ہبت اللہ اخندزادہ زعیم امارت اسلامیہ

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ

/02جولائی/2016ء

وسیع پیمانے پر بیعت اور امارت اسلامیہ کا استحکام

ابو عابد

21 مئی 2016 کو امارت اسلامیہ کے زعیم امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور صاحب کی امریکی ڈرون طیارے کی بمباری میں شہادت پر مغربی میڈیا، طاغوت کے رہنماؤں اور ان کے مقامی ڈھنڈورچیوں نے پروپیگنڈوں اور تبصروں کا ایسا سلسلہ شروع کر دیا، جس کی مثال نہیں ملتی۔ ان کی کوشش تھی کہ اس پروپیگنڈے کے ذریعے مجاہدین کو ذہنی طور پر دباؤ میں لے آئیں۔ امارت اسلامیہ کے رہنماؤں کو تشویش میں ڈال دیں۔ تاکہ متحد مجاہدین ایک حساس مرحلے پر افتراق کا شکار ہو جائیں۔ مگر اللہ تعالی نے امارت اسلامیہ کے بڑے اور چھوٹے سب کو اس امتحانی اور جذباتی مرحلے میں غیر معمولی ثابت قدمی، برداشت کی جرأت اور استعداد نصیب کی۔ امارت اسلامیہ کی رہبری شوری نے شدید حالات میں بہتر فیصلہ کرتے ہوئے نئے امیر کے تقرر کے لیے بیعتوں کا سلسلہ شروع کر دیا، جس سے مجاہدین کے زخمی دلوں کو دلاسہ مل گیا۔

امارت اسلامیہ کی رہبری شوری کے فیصلے کے مطابق شیخ الحدیث مولوی ہبۃ اللہ اخندزادہ صاحب کو امیر المؤمنین کی حیثیت سے متعین کیا گیا اور فوراہی بیعتوں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ افغانستان اور دنیا کے کونے کونے میں امارت اسلامیہ کے متعلقین ایک بار پھر اس مرحلے پر متحد ہوگئے۔ انہوں نے امارت اسلامیہ کی صف کو مستحکم کرنے کے لیے مثالی ذمہ داری کا ثبوت دیا۔ بلاکسی تعطل کے نئے زعیم کی بیعت کی۔ افغانستان کے تمام صوبوں کے جہادی ذمہ داران، کمیشن ارکان، ضلعی سربراہان، قاضیوں، گروپ رہنماؤں اور عام مجاہدین نے پورے شوق اور ذوق سے نئے امیر المؤمنین حفظہ اللہ سے علی السمع والطاعۃ بیعت کا اعلان کر دیا۔ امارت اسلامیہ کے مختلف کمیشنز کی نمائندگی کرتے ہوئے ہر کمیشن کے سربراہ نے جناب شیخ صاحب کی بیعت کی اور اس طرح ایک بار پھر امارت اسلامیہ کی وحدت اور استحکام کا تحفظ کیا اور دشمنوں کی کوششیں ناکام ہو کر رہ گئیں۔ امارت اسلامیہ کے داخلی اتحاد اور یگانگت کے ثبوت کی طرح نئے امیر کی بیعت کے سلسلے نے یہ بات بھی واضح کر دی کہ امارت اسلامیہ عوام، گاؤں، قصبوں اور عوامی علاقوں میں کتنے گہرے اثرات رکھتی ہے اور عوام کی کس قدر حمایت حاصل ہے۔

شہید امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور کی شہادت کے بعد افغانستان کے تمام صوبوں میں جہاں شہید امیر المومنین کی تعزیت اور بیعت کے اجتماعات بھی منعقد ہوئے۔ دل چسپ یہ کہ عوام نے بہت سے ایسے مقامات پر بھی بیعت اور تعزیت کے مراسم ادا کیے، جو کٹھ پتلی حکومت کے اثر ورسوخ کے علاقے سمجھے جاتے ہیں۔

کابل انتظامیہ، جسے عالی قدر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کی وفات کے بعد دارالحکومت کابل میں تعزیت کے اجتماعات نے پریشان کر رکھا تھا، اس بار اعلان کیا کہ جس نے بھی کابل میں شہید منصور صاحب کی تعزیت کا اجتماع منعقد کیا، اسے سخت سزا دی جائے گی۔ دشمن کی اس دھمکی کے باوجود میڈیا نے رپورٹیں دیں کہ کابل کے مضافات چہار آسیاب میں سیکڑوں عام لوگ جمع ہوئے اور شہید منصور صاحب کی تعزیت کے مراسم کے علاوہ نئے امیر سے بیعت کا پوری بہادری سے اعلان کیا۔ اس طرح ثابت کر دیا کہ عام لوگ اگرچہ حکومتی اثر و رسوخ کے علاقے میں رہتے ہیں، مگر ان کے دل مجاہدین کے ساتھ ہیں اور سر کی قیمت پر ان کی حمایت اور مدد کر رہے ہیں۔

شہید منصور صاحب کی شہادت کے پر نئے امیر کی سربراہی کے بعد چند ہی دن میں امارت اسلامیہ کے حالات پھر سے معمول کے مطابق ہوگئے۔ ہمیں یہ خوشخبری ملتی ہے کہ للہ الحمد امارت اسلامیہ کوئی کمزور اور آسیب پذیر گروپ نہیں، جو قیادت کی تبدیلی سے تقسیم ہو جائے۔ یہ ایک ایسا مضبوط، طاقتور اور مستحکم درخت ہے، جس کی جڑیں امت مسلمہ کے دلوں میں پیوست ہیں۔ بے شمار مخلص مسلمانوں کے خون اور پسینے سے سیراب ہوا ہے۔ اللہ تعالی کی نصرت اسے ہر وقت میسر ہے، جسے زمانے کے بدخواہوں کی پھونکیں کمزور نہیں کر سکتیں۔ اس نے اپنی بقا سے ہمیشہ دشمن کو مایوس کیا ہے۔

بیعتوں کے وسیع سلسلے کی طرح جہادی فتوحات کے تسلسل نے یہ بھی دکھا دیا کہ سربراہ کی تبدیلی سے عام مجاہدین کے جذبات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس سلسلے میں صوبہ ہلمند میں وسیع پیمانے پر فتوحات اور لشکر گاہ کے دروازے تک مجاہدین کا پہنچنا، قندوز میں بائیو میٹرک سسٹم کے ذریعے دشمن کے اہم افراد کا ڈھونڈنا، لوگر، کابل اور دیگر اہم شہروں میں دشمن پر باریک بینی سے حملے، یہ سب وہ واقعات ہیں، جس نے ورطہ حیرت میں ڈوبے دشمن کو مزید گھبراہٹ کا شکار کر دیا ہے۔ بہرحال اس امتحانی مرحلے سے امارت اسلامیہ کا پورے حوصلے کے ساتھ نکلنے نے یہ ثابت کر دیا کہ امارت اسلامیہ ایک مضبوط سیاسی، جہادی اور حمایتی نظام کی حامل ہے۔ امارت اسلامیہ ایک سچا اور معیاری جہادی معاشرہ ہے، جو اللہ تعالی کی نصرت اور مدد سے چل رہا ہے۔

❊ ❊ ❊

اسراف کے ساتھ مقابلہ

عبید تنویر

اسلام ایک ایسا مذہب ہے، جو انسانی زندگی کو بہت خوش گوار بنا دیتا ہے، لیکن اس کے لیے اسلام کی مکمل اطاعت ضروری ہے۔ اگر ایک جانب جائز طریقے سے اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا جواز دیا گیا ہے تو دوسری جانب اسراف سے بھی منع کیا گیا ہے۔ کیوں کہ اسراف سے جائز کام ناجائز اور حرام ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے ہر شخص پر اپنی بساط، قابلیت اور ممکنہ وسائل کے مطابق معاشرے میں کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ وہ اعتدال کے ساتھ زندگی گزارے اور اسراف سے گریز کرے۔

اسراف معاشرے کے بگاڑ، امت کی اصلاح کی راہ میں رکاوٹ اور سرمایہ کے ضیاع کا باعث بنتا ہے۔ اس مہلک بیماری سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالی کے احکامات اور نبی کریم ﷺ کے ارشادات پر من وعن عمل کریں۔ کچھ لوگوں کے ذہن میں یہ بات ہو گی کہ اسراف کھانے پینے، کپڑے، گاڑی اور گھر کی لاگت میں بے جا اضافے کا نام ہے، لیکن درحقیقت اسراف کا مفہوم بہت وسیع ہے۔

عبادات میں اسراف:

اسلام نے اپنے پیروکاروں کے لیے ایک بہترین دستور وضع کیا ہے، جس میں نماز، روزے اور دیگر عبادات میں بھی انسان کو اعتدال کا حکم دیا ہے۔ اگرچہ نماز، روزے اور دیگر عبادت اسلام کے اہم ارکان ہیں اور ان کی ادائیگی سے اللہ تعالی کی قربت اور رضا حاصل کی جا سکتی ہے، لیکن اللہ تعالی نے واضح کیا ہے:

يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

'اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ چاہتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ سختی نہیں چاہتا۔' اسی لیے عبادت کی شرط یہ ہے کہ ہر انسان کے لیے اپنی برداشت سے باہر سختی جائز نہیں ہے۔ اللہ کے نبی نے تین بار یہ جملہ دہرایا ھلک المتنطعون افراط کرنے والے لوگ ہلاک ہوگئے۔ حضور ﷺ نے ایک سفر میں کسی شخص کو دیکھا، جو کثرت سے روزے رکھنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

ليس من البرّ الصوم في السفر

سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔' اس کے علاوہ حضور ﷺ نے فرمایا:

إن الدين يسر ولن يشاد الدين أحد إلا غلبه

دین آسان ہے، جس نے دین میں انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا، وہ مغلوب ہو جائے گا۔' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے خدا کے رسول نے فرمایا: اے عبد اللہ! میں نے آپ کے بارے میں سنا ہے آپ دن میں روزے رکھتے ہیں اور رات کو قیام کرتے ہیں، کیا یہ سچ ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: آپ یہ کام نہ کریں، کبھی روزہ رکھیں اور کبھی نہ رکھیں۔ رات کو عبادت کے لیے اٹھنے کے بعد پھر سو جائیں۔ کیوں کہ آپ پر آپ کے جسم، آنکھ، بیوی اور مہمان کا حق ہے۔ اگر آپ ہر ماہ تین روزے رکھیں تو ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب دیا جائے گا۔ آپ کو اللہ تعالی پورے سال کے روزے رکھنے کا بدلہ دے گا۔

عطیات اور صدقات میں اسراف:

کچھ لوگ صدقات اور عطیات میں اسراف کرتے ہیں، لیکن اسلام میں کار خیر کے لیے بھی ایک حد مقرر کی گئی ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا

اور یہ وہ لوگ ہیں، جو خود یا اولاد پر مال صرف کرنے کے وقت اسراف نہیں کرتے اور نہ ہی بخل کرتے ہیں، بلکہ اعتدال کی راہ پر گامزن ہیں ۔ اتنا زیادہ صدقہ نہ کریں کہ پھر خود سوال کرنے اور بھیک مانگنے پر مجبور ہوں۔ اسی طرح مال دار شخص صرف زکوۃ دینے پر اکتفا نہ کریں، بلکہ صدقہ کے طور پر غریب اور مستحق لوگوں میں مال تقسیم کریں۔ کیوں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و آت ذا القربی حقه و المسکین و ابن السبیل ولا تبذر تبذیرا، إن المبذرین کانوا إخوان الشیاطین

اور اپنے رشتہ داروں، مساکین اور مسافروں کو حق دو، لیکن اسراف اور تبذیر نہ کریں۔ کیوں کہ اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ مسلمان اتنا بخیل نہیں ہونا چاہیے کہ کسی کو کچھ بھی نہ دے اور اتنا بھی خرچ کرنے والا نہ ہو کہ پھر خود مجبور ہو جائے، بلکہ اعتدال اور میانہ وری بہترین عمل ہے۔

کھانے اور پینے میں اسراف:

اللہ تعالیٰ نے قران پاک میں وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے:

وَكُلُوا۟ وَاشْرَبُوا۟ وَلَا تُسْرِفُوٓا۟ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

کھاؤ پیو، لیکن اسراف نہ کرو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو اسراف کرنے والے پسند نہیں ہیں۔' اسی طرح حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إن الله کره لکم ثلاثا: قیل وقال، وإضاعة المال، وکثرة السؤال

اللہ کو تین چیزیں پسند نہیں ہیں۔ بلا تحقیق ہر سنی سنائی بات دوسروں تک پہنچانا۔ مال ضائع کرنا اور اسراف کرنا۔ بے جا سوال کرنا اور بھیک مانگنا۔

وضو میں اسراف کرنا:

اسلام وضو میں بھی اسراف کو جائز نہیں سمجھتا ہے۔ فقہا نے لکھا ہے وضو کرتے ہوئے تین بار سے زیادہ کوئی عضو دھونا مکروہ ہے۔ یہ اس صورت میں اگر پانی اپنی ملکیت ہے۔ اگر پانی مسجد کا ہے تو پھر تین بار سے زیادہ اعضا دھونا حرام ہے۔ جب وضو اور پانی میں اسراف مکروہ اور حرام ہے تو عام چیزوں میں اسراف کا کیا حکم ہوگا۔ آج کل جو اسراف زیادہ رائج ہے، وہ لباس اور زینت میں حد سے زیادہ خرچ اور دولت کا ضیاع ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من لبس ثیاب شهرة فی الدنیا البسه الله لباس الذل یوم القیامة

جو شخص دنیا میں شہرت اور خود بینی کی نیت سے لباس زیب تن کرے، تاکہ لوگ اس پر تعجب کریں تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس شخص کو رسوائی کا کپڑا پہنائے گا۔

ایک بار نجران قبیلہ سے مسیحوں کا ایک وفد حضور ﷺ سے ملاقات کے لیے آیا۔ اس نے ریشمی کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے اس وفد کو خوش آمدید کہا اور نہ ہی اس کے افراد کے ساتھ کوئی بات کی۔ اس لیے لازم ہے کہ ہر مسلمان ایسے ملبوسات استعمال کرنے سے اجتناب کرے، جس کے باعث وہ غرور میں مبتلا ہو جائے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شہرت کے ملبوسات اور کپڑے وہ ہیں، جن کے استعمال سے لوگ تعجب کی نگاہ سے دیکھیں اور معاشرے کے عام لوگوں میں اس کی عادت نہ ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

کلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا فی غیر إسراف ولا مخیلة

کھانے، پینے، صدقات اور ملبوسات کی اجازت ہے، لیکن اسراف اور مال و دولت کا ضیاع نہ ہو اور غرور سے خالی ہو۔

❋ ❋ ❋

دشمن مجاہد کی پہچان میں ناکام

سید سعید

امارت اسلامیہ کے زعیم ملا اختر محمد منصور کی شہادت کے بعد امریکی صدر اوباما نے اعلان کیا کہ 'منصور صاحب کی شہادت سے مذاکرات کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ ان کی شہادت سے طالبان پر دباؤ بڑھے گا اور وہ مذاکرات کی میز پر آنے پر مجبور ہوں گے۔'

امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ طالبان اپنے رہنما کی شہادت سے سبق حاصل کریں،ورنہ ان کے دوسرے رہنماؤں کو بھی اسی طرح نشانہ بنایا جائے گا۔

کابل حکومت کے دونوں رہنماؤں نے امارت اسلامیہ کو دھمکی دی کہ وہ ہتھیار ڈال کر امن مذاکرات میں شامل ہوجائے،ورنہ اسے بھی ڈرون سے نشانہ بنایا جائے گا۔

امارت اسلامیہ افغانستان میں جہاد کو اللہ کی راہ میں لڑے جانے والا والا مقدس معرکہ قرار دیتی ہے۔ اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو سعادت، جب کہ اس راہ میں موت کو شہادت سمجھتی ہے۔ شہادت وہ بلند مقام ہے، جس کی تمنا سردار دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ قرآن کی مختلف سورتوں میں اللہ کی راہ میں موت ایک بڑی سعادت قرار دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں: 'ان لوگوں کو مردہ مت کہو، جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں وہ مردہ نہیں، بلکہ زندہ ہیں۔ لیکن تمہیں اس کا علم نہیں۔' دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں پر مردوں کا گمان نہ کرو، جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں نچھاور کی ہوں۔ وہ زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

امارت اسلامیہ کے زعیم کی شہادت مجاہدین کے لیے ایک بڑا نقصان ہے، لیکن ماضی کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ امارت اپنے رہنماؤں کی شہادت یا قید سے کمزور نہیں ہوئی، بلکہ بسا اوقات یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ رہنما کی شہادت کے بعد تحریک پہلے سے زیادہ مضبوط ہوئی ہے۔ مجاہد دشمن قوتوں کی سب سے بڑی ناکامی یہ ہے کہ انہوں نے ابھی تک مجاہد کو پہچانا نہیں ہے۔ مثلاً امریکا اور کابل حکومت مجاہدین کو حکومت میں واضح حصہ دینے کے لیے تیار ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجاہد منصب کے حصول کے لیے جدوجہد نہیں کر رہا۔ اگر مجاہد کی جدوجہد منصب کے حصول کے لیے ہوتی تو کبھی امریکا کو منفی جواب نہ دیتے۔ امریکا کے ساتھ چند موضوعات پر سمجھوتہ کر لیتے، پھر تو ان کی حکومت بہت آسانی کے ساتھ بچ سکتی تھی۔ پھر کوئی بلیک لسٹ ہوتا اور نہ ان کے سر کا انعام مقرر ہوتا۔ دہشت گردی کے الزامات ہوتے، نہ گوانتانامو، بگرام اور قندھار کی جیلیں ان سے بھری رہتیں۔
اصل بات یہ ہے کہ مجاہدین کی جدوجہد مادی مفادات کے لیے نہیں ہے، بلکہ وہ اس جنگ کو ایک مذہبی فریضہ سمجھ کر لڑ رہے ہیں۔ اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات، اسارت اور شہادت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب سمجھتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ وہ اپنی جدوجہد پر فخر کرتے اور ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں۔

جو لوگ شہادت سے اتنی محبت کرتے ہوں، جسے حاصل کرنے کے لیے دن رات پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلا کر دعا کرتے ہوں، یہی ان کی سب سے بڑی خواہش ہو اور اس پر فخر بھی کرتے ہوں، ان کا موضوع یہی ہوتا ہے کہ فلاں ساتھی بہت سعادت مند تھا، جو ہم سے پہلے جام شہادت نوش کر گیا، دشمن اسے کون سی شکست اور ناکامی سے دوچار کرنا چاہتا ہے۔ حیرت ہے کہ دشمن امارت کو دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ جنگ کا راستہ چھوڑ دو، ورنہ تمہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ مجاہد دشمن قوتوں نے اپنی حماقت اور جہالت کی وجہ سے امارت کی حکومت ختم کی اور اپنی فوجی قوت کی موجودگی میں اپنی حماقت کو مزید بڑھا رہے ہیں۔ کیوں کہ گزشتہ پندرہ سالوں کے دوران مجاہد کو قید، زخمی، شہید اور گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ ان کے اموال لوٹے گئے۔ ان کی فصلوں سے دھواں اٹھنے لگا۔ ان کے جسم کو فاسفورس اور دوسرے کیمیائی ہتھیاروں سے جلایا گیا، لیکن مجاہد پھر بھی اپنی جدوجہد سے دستبردار نہیں ہوا۔ اگر مذکورہ حقائق کو دیکھتے ہوئے دشمن پھر بھی مجاہد کو خوف زدہ کرنے میں مصروف ہے تو یہ حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ مجاہد کی پہچان میں ناکام ہونے والے یہ لوگ اگر اپنی پالیسی کا از سر نو جائزہ نہ لیں اور اپنے کیے پر پشیمان نہ ہوں تو انہیں مزید بڑی رسوائی اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

نیپال نے بھی افغانستان سے پسپائی اختیار کرلی

قاری حبیب

20جون کو وفاقی دارالحکومت کابل کے حلقہ نمبر نو میں امارت اسلامیہ کے ایک جانثار ساتھی نے غیر ملکی فوجیوں کی بس پر فدائی حملہ کر دیا۔
کچھ دیر بعد میڈیا نے خبر نشر کی کہ کابل میں نشانہ بننے والے نیپالی سیکورٹی گارڈ تھے جو کینیڈین سفارتخانے پر مامور تھے حملہ میں 14 نیپالی سیکورٹی گارڈز موقع پر ہلاک اور پانچ نیپالی اہلکاروں سمیت 27 زخمی ہوگئے کابل میں سرکاری ترجمان نے بھی اعتراف کیا کہ حملے میں 14 غیر ملکی اہلکار ہلاک ہوگئے ہیں جو ایک غیر ملکی سفارتخانہ میں کام کررہے تھے جبکہ حملے کے دودن بعد نیپال کے میڈیا نے خبر نشر کی کہ زخمیوں میں سے ایک زخمی چل بسا اور مرنے والوں کی تعداد 15 تک پہنچ گئی۔

افغانستان میں نیپالی حملہ آوروں کا قیام:

نیپال بھارت اور چین کے درمیان ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کا شمار دنیا کے غریب ترین ملکوں میں ہوتا ہے اس ملک کی آبادی کی اکثریت ہندو اور بدھ مذہب کے پیروکار ہیں نیپالی سیکورٹی گارڈز کی افغانستان میں موجودگی امریکہ اور دیگر مغربی قابض قوتوں کی طرح نہیں ہے یہ ملک خود عرصہ دراز تک استعماری قوتوں کے زیر اثر رہا ہے اس ملک کی فوجی قوت اور وقار اس قابل نہیں کہ وہ دیگر ممالک پر قبضہ کا خواب دیکھے لیکن اس ملک میں غربت اور بے روزگاری کی شرح بہت زیادہ ہے اس لئے بہت سے شہریوں اور خاص طور پر ریٹائر فوجیوں نے دیگر ممالک کی سیکورٹی کمپنیوں میں تنخواہ پر سیکورٹی خدمات انجام دینے کے لئے ملازمت پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔
بلیک واٹر امریکہ کی خصوصی فوجی قوت ہے جو سیکورٹی کمپنی کے نام پر فعال کردار ادا کر رہا ہے اور اس کی پشت پر سی آئی اے اور امریکی ریپبلکن پارٹی کے کئی اہم رہنما کھڑے ہیں اس کا فلسفہ یہ ہے کہ جب امریکی فوج اخلاقی لحاظ سے کسی غیر قانونی جنگ اور فوجی آپریشن میں شرکت نہیں کر سکتی تو پھر اس کمپنی [بلیک واٹر] کے مسلح ملازمین جو کسی قانون اور اخلاقی اصولوں کے پابند نہیں ہیں، کو امریکی مفادات کی تحفظ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
ایک مغربی صحافی جیرمی سکاہل نے بلیک واٹر کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے ان کا کہنا ہے کہ فلپائن، نیپال، چلی، کولمبیا، السلواڈور، ہونڈوراس، پانامہ، چلی اور کئی افریقی ممالک میں سے بدمعاش اور غنڈہ مزاج افراد کو اس کمپنی میں ملیشیا کے طور پر بھرتی کیا جاتا ہے اور پھر انہیں ظالمانہ آپریشن میں استعمال کیا جاتا ہے۔
افغانستان میں نیپالی سیکورٹی گارڈز کی موجودگی بھی بلیک واٹر اور اسی طرح دیگر نجی سیکورٹی کمپنیوں کی مرہون منت تھی جو مغربی قوتوں کے حکم نامے کے مطابق اس ملک کے عوام کے خلاف سفاکانہ کارروائیوں میں سرگرم تھے۔
بلیک واٹر کمپنی میں کام کرنے والے نیپالی سیکورٹی گارڈز مخصوص جنگی کارروائیوں میں حصہ لینے کے علاوہ بہت سارے ایسے گروپوں میں بھی شامل تھے جو غیر ملکی سفارت خانوں، دفاتر، اداروں اور دوران سفر غیر ملکی سفارت کاروں کی حفاظت پر مامور تھے، نیپال حکومت کے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق افغانستان میں نیپالی اہلکاروں کی تعداد تین ہزار کے قریب ہے لیکن غیر سرکاری اعداد وشمار کے مطابق خفیہ راستوں سے افغانستان آئے ہوئے نیپالی باشندوں کی تعداد 8 ہزار سے بھی زیادہ ہے۔
افغانستان میں اس سے قبل بھی مختلف علاقوں میں نیپال کے مسلح افراد کو جانی نقصان پہنچا ہے، کچھ عرصہ قبل ملک کے شمال مزار شریف اور کابل کے علاقے وزیر اکبر خان میں غیر ملکی دفاتر پر حملوں میں نیپالی سیکورٹی گارڈ ہلاک اور زخمی ہوئے مگر گزشتہ حملوں نے نیپالی حکومت پر اتنا اثر مرتب نہیں کیا جتنے اثرات اس بار کابل حملے کے بعد نیپالی حکومت پر پڑے۔

راہ فرار اختیار کرنا:

کابل حملے کے چاردن بعد نیپال کی حکومت نے باقاعدہ اعلان کر دیا کہ وہ افغانستان میں مغربی ممالک کے دفاتر پر مامور تمام اہلکاروں کو واپس بلایا جائے گا اور اس کے علاوہ افغانستان میں نیپال کے شہریوں کے رہنے پر پابندی عائد کردی۔
نیپال کے وزیر گوانداابھورٹل نے افغانستان میں کام کرنے والے تمام نیپالی باشندوں کو افغانستان چھوڑنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ ان کی زندگی کو خطرات لاحق ہیں اس لئے وہ فوری طور افغانستان چھوڑدیں۔
نیپالی حکومت کے اس فیصلے پر چند سیاسی رہنماؤں نے تنقید کی لیکن حکومت اپنے موقف پر قائم ہے کیونکہ چودہ سال کے دوران افغانستان میں اجرتی نیپالی اہلکاروں نے مغربی ممالک کے مفادات اور تنصیبات کی تحفظ کرتے ہوئے بھاری جانی نقصان اٹھایا ہے۔
ہزاروں کی تعداد میں مسلح نیپال اجرتی اہلکاروں کا راہ فرار اختیار کرنا بلاشبہ افغان جہاد کے لیے ایک بڑی کامیابی ہے۔ اس اقدام سے ایک طرف خصوصی سیکورٹی فورس اور کمپنیوں کے حوصلے پست ہوں گے اور دوسری جانب طالبان کو مغربی ممالک کے دفاتر اور تنصیبات پر حملوں میں مغربی جارحیت پسندوں کو نشانہ بنانے میں مدد ملے گی اور اس کے نتیجے میں قابض مغربی فوجیوں کی ہلاکتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

شہید امیر المؤمنین کی قائدانہ شخصیت

شاہد غزنیوال

بلاشبہ امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور عملی جدت کے اعتبار سے ایک امتیازی شخصیت تھے۔ انہیں عسکری، سیاسی اور انتظامی امور چلانے کی صلاحیت حاصل تھی۔ امارت اسلامیہ کے مؤسس رہنما ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی وفات کے بعد اُنہوں نے اس حادثے میں ایسے انداز سے کردار ادا کیا کہ وہ جہادی محاذوں پر مجاہدین کی کارکردگی جاری رکھنے اور امارت اسلامیہ کی تشکیل کا نظام متحد رکھنے کا سبب بنا۔ ایسے خطرناک حادثات پر مثبت سلوک اور رویہ اپنانا، اپنے عزائم پر ثابت قدم رہنا صاحب عزیمت رہنماؤں کا ہی خاصہ ہوتا ہے۔ امیر المؤمنین شہید رحمہ اللہ نے ہر طرح کے حالات اور مشکلات میں اپنی اس صلاحیت کا ثبوت دیا۔ انہوں نے جہاد اور مزاحمت کے دوام کے لیے اللہ تعالی کے مبارک ارشاد کو اپنا معمول بنا لیا تھا اور کبھی مشکلات میں مایوسی کا شکار نہیں ہوئے۔

''وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ''

(146.آل عمران)

شہید امیر المؤمنین رحمہ اللہ کو امارت اسلامیہ کی سربراہی کی بھاری ذمہ داری موجودہ تاریخ کے حساس ترین دور میں سونپی گئی۔ ایک طرف بیرونی جارحیت پسندوں کے خلاف افغانستان کے مجاہد عوام کی مزاحمت کامیابی کی دہلیز پر تھی اور دوسری طرف مزاحمت کے خاتمے کے لیے خفیہ اور اعلانیہ دشمنوں نے اپنی ساری کوششیں بروئے لائی ہوئی تھیں۔ امیر المؤمنین شہید نے وقت کے حساس مرحلے کا ادراک کرتے ہوئے اپنی ساری جد وجہد بیرونی جارحیت پسندوں کے خلاف مزاحمت پر مرکوز رکھی۔ اگرچہ دشمن نے امیر المؤمنین کی اس ہدف سے توجہ ہٹانے کے لیے طرح طرح کی سازشیں کیں۔ مزاحمت کی صف سے کچھ ضعیف الاعتقاد اور خود غرض لوگوں کی علیحدگی اور داعش کے نام سے کچھ قاتل اُجرت کاروں کی پیدائش سے قیادت بہت دباؤ میں آئی، مگر امیر المؤمنین شہید رحمہ اللہ کے جہادی عزم سے دشمن کی یہ ساری کوششیں اور سازشیں شکست سے دوچار ہو گئیں۔ اس کے باوجود انہوں نے تحریک کو ماضی کی نسبت زیادہ منظم اور مستحکم کیا ہے۔

ان کی قیادت کے محدود دورانیے کو دیکھا جائے تو گزشتہ دس ماہ میں انہوں نے جہاد کی کامیابی کے لیے جہادی، سیاسی اور انتظامی شعبوں میں قابل ذکر کارکردگی انجام دی ہے۔ عسکری لحاظ سے قندوز جیسا اسٹریٹجک صوبہ فتح کرنے کے علاوہ مختلف افغان صوبوں میں بہت سے علاقے امریکا اور اس کی کٹھ پتلیوں کے قبضے سے آزاد کرائے۔ سیاسی لحاظ سے دنیا کے مختلف ممالک سے رابطے کے راستے تلاش کیے اور عملاً بہت سے ممالک کو اپنی مزاحمتی تحریک کو باقاعدہ تسلیم کرنے پر راضی کرنے کی کوشش کی۔ انتظامی حوالے سے امارت اسلامیہ کی تمام تشکیلات کو پھر سے منظم کیا اور ہر شعبے کے اختیارات اور حلقہ اقتدار کو متعین کیا۔

شہید امیر المؤمنین کا یہی جہادی اور سیاسی تحرک تھا، جس نے دشمن کو شدید گھبراہٹ کا شکار کر دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ امارت اسلامیہ کے خلاف طے شدہ سارے منصوبے ناکام ہونے کو ہیں۔ امریکا اپنے مقابل فریق کے بارے میں استدلال، منطق اور انسانیت کا کوئی معیار تسلیم نہیں کرتا۔ افغانستان کی مزاحمتی تحریک کی مشکلات کو حل کرنے کے لیے مثبت افہام و تفہیم کے بجائے طاقت کا استعمال کر رہا ہے۔ مزاحمت اور متحرک قیادت کو ختم کرنے کے لیے بزدلانہ کارروائی کرتے ہوئے امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور کو شہید کیا گیا۔ امریکا اور اس کی کٹھ پتلیوں کو جان لینا چاہیے کہ جارحیت پسندوں کے خلاف افغان مجاہد عوام کی برحق مزاحمت کے لیے کوئی شخصیت خصوصی حیثیت نہیں رکھتی۔ باطل کے خلاف جنگ وہ بے پروا اور فکری جہادی تحریک ہے، جو شہیدوں کے خون سے دوام پاتا ہے اور اللہ تعالی کی زمین پر اللہ تعالی کے کلمے کی سربلندی کے لیے اپنا کام جاری رکھتا ہے:

''مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً۔''

(الأحزاب.23)

شہید امیر المومنین کی یاد میں چند سطور

ظہیر خان

14 شعبان 1437ھ کو امارت اسلامیہ افغانستان کے امیر ملا اختر محمد منصور قابض اور جارحیت پسند امریکی ڈرون حملے میں شہادت نے ہزاروں علمائے کرام، مجاہدین اور لاکھوں دین دار مسلمانوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کی وفات کے بعد ملا اختر محمد منصور شہید نے جرأت، ہمت اور تدبر کے ساتھ مجاہدین اور مسلمانوں کی قیادت کا کماحقہ حق ادا کیا۔ قابض امریکیوں کے خلاف فرض جہاد میں فعال کردار ادا کیا۔ ان کے قابل فخر کارنامے اور عظیم قربانی تاریخ میں نقش اور مسلمانوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ منصور شہید کی شہادت کا المناک واقعہ مسلمانوں اور مجاہدین کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے، لیکن انہوں نے اسلامی سرزمین کی خودمختاری اور اسلامی نظام کے نفاذ کے مقدس اہداف کے لیے قربانی دے کر اعلی مقام پایا ہے۔ وہ کردار اور گفتار دونوں کے غازی تھے۔ وہ اعلی اوصاف اور خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ اخلاص اور وفا کے پیکر تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی نفاذ اسلام کے لیے قربان کر دی۔

انہوں نے ایک عظیم مقصد کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔

انہوں نے اپنے سابق رہبر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کی طرح دین اسلام کی خاطر تمام مسائل اور مشکلات کو برداشت کیا۔ انہوں نے ملا محمد عمر مجاہد کے نائب اور اس کے بعد امیر کی حیثیت سے جارحیت پسند قابض امریکی اور نیٹو افواج کے خلاف جہادی تحریک کو منظم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ بہت سارے مسائل اور مشکلات کا جرأت اور خندہ پیشانی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ ان کی شہادت کے بعد جو خلا پیدا ہوا ہے، وہ مدتوں پورا نہیں ہو گا۔ تاہم ان کا ادھورا مشن جاری رہے گا۔

> امارت اسلامیہ کی سپریم کونسل اور قیادت قابل صد مبارک باد ہیں، جنہوں نے اخلاص، سمجھ داری اور ہم آہنگی کے ذریعے فتنوں کا دروازہ بند کر دیا۔ ملا اختر محمد منصور شہید کی شہادت کے بعد فوری طور شیخ الحدیث اور جید عالم دین مولانا ہبت اللہ اخوندزادہ کو نیا امیر منتخب کیا گیا۔ ان کے ہاتھ پر افغانستان بیعت کی گئی۔ یقیناً انتہائی مناسب اور مثبت اقدام اٹھایا گیا۔ اہل حل و عقد نے امیر کا انتخاب صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے نہج پر کیا گیا۔ کیوں کہ وہ مسلمانوں کے حقوق عام لوگوں سے اچھی طرح جانتے ہیں۔

انہوں نے اسلام کی خاطر اپنی جان کی قربانی دی ہے۔ جہاد اور امارت کے معاملات پر سودے بازی کی اور نہ ہی کوئی سمجھوتہ کیا۔ انہوں نے اصول اور اہداف سے انحراف نہیں کیا۔ وہ عسکری، اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے دشمن کی جدید ٹیکنالوجی اور برتری سے مرعوب نہیں ہوئے۔

وہ آخر دم تک امارت اسلامیہ کے جان دار مؤقف پر مضبوطی کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ اسلام کے ازلی دشمن امریکا کے ناپاک ارادوں اور عزائم کے خلاف جہادی تحریک کو منظم کیا، جس کے باعث اللہ کی مدد سے فتوحات کا نیا سلسلہ شروع ہوا۔ انہوں نے مجاہدین کے لیے کردار اور عمل سے جہاد اور جدوجہد کا ایک اچھا اسوہ حسنہ چھوڑا، جس کی برکت سے امارت اسلامیہ کی صف ماضی کی طرح مضبوط

اور منظم رہے گی۔

جی ہاں! واقعی ایک ایسے وقت میں امیر المؤمنین کی وفات کا اعلان ہونا بڑا نقصان ہے۔ یہ وہ وقت تھا کہ امریکا اور نیٹو افواج کے خلاف رواں جہاد کامیابیاں سمیٹنے کے قریب تھا اور قابض قوتوں کے خلاف گھیرا تنگ کر دیا گیا تھا۔ اس الم ناک خبر نے تمام مجاہدین کو رنجیدہ کر دیا، لیکن اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ آج ہم عہد کریں اور اس عزم کا اظہار کریں کہ ہمیں جو ذمہ داری سونپی گئی ہے، ہم اس کو احسن طریقے سے نبھانے کی کوشش کریں گے۔ دشمن کی سازشوں کے خلاف متحد ہوں۔ اپنے حوصلے بلند رکھیں۔ اپنے کاز سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اپنی خدمات اسی جذبے کے ساتھ انجام دیتے رہیں گے۔

امارت اسلامیہ کی سپریم کونسل اور قیادت قابل صد مبارک باد ہیں، جنہوں نے اخلاص، سمجھ داری اور ہم آہنگی کے ذریعے فتنوں کا دروازہ بند کر دیا۔ ملا اختر محمد منصور شہید کی شہادت کے بعد فوری طور شیخ الحدیث اور جید عالم دین مولانا ہیبت اللہ اخوندزادہ کو نیا امیر منتخب کیا گیا۔ ان کے ہاتھ پر افغانستان بیعت کی گئی۔ یقینا انتہائی مناسب اور مثبت اقدام اٹھایا گیا۔ اہل حل و عقد نے نئے امیر کا انتخاب صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے نہج پر کیا گیا۔ کیوں کہ وہ مسلمانوں کے حقوق عام لوگوں سے اچھی طرح جانتے ہیں۔

وہ اسلامی شریعت کے ماہرین ہیں۔ کیوں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے نئے امیر منتخب ہوئے۔ امارت اسلامیہ کی سپریم کونسل، سیاسی اور عسکری رہنماؤں اور ہزاروں علمائے کرام کی جانب سے شیخ مولانا ہیبت اللہ اخوندزادہ کا انتخاب اور ان کے ہاتھ پر بیعت اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کے تسلسل پر عمل درآمد ہے۔ یقینا یہ نئے امیر کے انتخاب کا بہت عمدہ، آسان اور معقول طریقہ ہے۔

امریکی اور دیگر عالمی استعماری قوتیں جان لیں کہ منصور صاحب اور دیگر رہنماؤں کی شہادت سے قابض قوتوں کے خلاف جاری مزاحمت میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اس طرح بزدلانہ حملوں سے افغان عوام کے حوصلے پست نہیں کیے جا سکتے۔ مجاہدین حسب سابق مصروف اور سرگرم عمل رہیں گے۔ شہادت اور قید و بند کی صعوبتیں کبھی بھی ہماری راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتیں۔ امریکا کے اس بزدلانہ حملے سے مجاہدین کے حوصلے مزید بلند ہوئے، ہیں۔ امارت کی صف مزید مضبوط اور مستحکم ہوئی ہے۔ کیوں کہ امارت ایک فکری، نظریاتی، دینی اور جہادی تحریک کا نام ہے۔ امارت کے فیصلے شخصیات کے تابع نہیں، بلکہ مقاصد اور اہداف کے تحت ہوتے ہیں۔ اس لیے شہادتوں سے جہادی تحریک ہرگز کمزور نہیں ہوگی، بلکہ اس میں مزید قوت اور بہتری آئے گی۔

لہذا بہتر یہ ہے کہ امریکا اور مغربی استعماری قوتیں مسلمانوں کے خلاف جنگ بند کر دیں۔ اسلامی ممالک کی خود مختاری کا اعتراف کرتے ہوئے قبضہ ختم کر دیں۔ جنگ کو غیر ضروری طور پر طول دینے کا کچھ فائدہ بھی نہیں ہے۔

دنیا میں قیام امن کا واحد راستہ یہ ہے کہ امریکا اسلامی ممالک کی خود مختاری کا احترام کر کے جنگ کا خاتمہ کرے۔

❋ ❋ ❋

افغانستان مئی 2016 میں

احمد فارسی

نوٹ: اس تحریر میں صرف ان واقعات اور نقصانات کی جانب اشارہ کیا گیا ہے، جن کا دشمن نے اعتراف کیا ہے۔ یاد رہے، کٹھ پتلی دشمن کے مختلف نقصانات کے متعلق صحیح خبریں اور معلومات امارت اسلامیہ کی آفیشل ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

گزشتہ مہینوں کی طرح 2016 کا مئی کا مہینہ بھی حوادث کا مجموعہ رہا۔ اس ماہ مجاہدین کی کارروائیاں بہت تیز رہیں۔ انہوں نے اپنے اہداف حاصل کیے۔ ایک طرف اس ماہ دشمن کو شدید نقصان ہوا دوسری طرف امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور صاحب تقبلہ اللہ کی شہادت کا المناک سانحہ بھی پیش آیا۔

جارحیت پسندوں کو ہونے والے نقصانات!

مئی میں بیرونی جارحیت پسندوں کو بھاری نقصان ہوا۔ اس ماہ کم از کم 15 جارحیت پسند مجاہدین کے حملوں کا نشانہ بنے۔ پہلا واقعہ، جو 7 مئی کو پیش آیا، اس میں 2 رومانوی فوجی ہلاک اور ایک شدید زخمی ہوگیا۔ یہ حملہ دشمن کی صف میں موجود ایک مجاہد کے ہاتھوں پیش آیا۔ اس کے بعد 21 مئی کو یوناما کا ایک بیرونی محافظ فوجی کابل شہر میں ہلاک ہوگیا۔ اسی روز پروان کے ضلع باگرام میں بیرونی جارحیت پسندوں کے ایک کانوائے پر فدائی حملہ کیا گیا، جس میں 15 بیرونی فوجی ہلاک اور کچھ زخمی ہوگئے۔ دوسری طرف فریب کار دشمن نے اپنے اتحادیوں کو دھوکہ دینے کے لیے 31 میں سے محض 2 فوجیوں کی ہلاکت کا اعتراف کیا۔ اس طرح رواں سال دشمن کی اعترافی ہلاکتوں کی تعداد 5 ہوگئی، جب کہ جارحیت کے پورے عرصے میں ہلاک ہونے والوں کی اعترافی تعداد 3517 ہوگئی۔

دشمن کو ہونے والے مالی نقصانات!

پے در پے فتوحات کو دیکھ کر ہر کسی کو یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ دشمن کو جنگ میں روزانہ بھاری نقصان ہوتا ہے تو دوسری طرف بہت سے علاقے، اڈے اور ان میں موجود جنگی وسائل دشمن کے قبضے سے نکل رہے ہیں۔ یہ سب ان درجنوں وسائل اور گاڑیوں کے علاوہ ہیں، جو روزمرہ کی کارروائیوں میں مجاہدین نے جلائی ہیں۔ چوں کہ واقعات کے صحیح اعداد وشمار موجود نہیں ہیں، اس لیے محض مالی نقصانات کے چند بڑے واقعات ذکر کریں گے۔

اس ماہ میں ایک جنگی ہیلی کاپٹر اور رسد فراہمی کا ایک طیارہ گرا گیا، جو دشمن کو پہنچنے والے نقصانات میں سب سے بُری خبر تھی۔ 7 مئی کو دشمن کا ایک ہیلی کاپٹر قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں بمباری کے وقت گر اگیا۔ اسی طرح 19 مئی کو جارح دشمن کا سامان لے جانے والا بڑا طیارہ ہلمند کے ضلع گرمسیر میں گر گیا۔ ان دو طیاروں کے گرنے سے دشمن کو کم از کم 100 ملین ڈالر کا نقصان پہنچا ہے۔

مزدور دشمن کو ہونے والے نقصانات!

مئی میں ہونے والی جنگ میں بے شک دشمن کا بہت بڑا جانی نقصان ہوا اور عوام ان کے شر سے محفوظ ہوئے۔ اگرچہ جنگ کی نوعیت کے باعث صحیح اعداد وشمار تک رسائی ناممکن ہے، مگر پھر بھی یہاں چند واقعات کی جانب اشارہ کیا جا رہا ہے۔

2 مئی کو لغمان کے مرکز میں اربکیوں کا ایک کمانڈر ہلاک ہوگیا۔ اس کے بعد 11 مئی کو غزنی ضلع مقر میں اربکیوں کا ایک کمانڈر ہلاک ہوا۔ 12 مئی کو پکتیکا کے

ضلع خوشامند کا پولیس سربراہ اپنے 4 ساتھیوں سمیت ہلاک ہو گیا۔ افغانستان کے شمالی حصے میں بھی دشمن کو نقصانات اٹھانا پڑے ہیں۔ 18 مئی کو اربکیوں کا ایک کمانڈر اور گورنر کا قریبی ساتھی اور 23 مئی کو گشتی دستے کا کمانڈر بغلان میں ہلاک ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس ماہ 28 تاریخ کو قندوز کے گورنر کا سیکرٹری مجاہدین کے ایک حملے میں ہلاک ہو گیا۔ 19 مئی کو قندھار 205 چھاؤنی کا پہلا کمانڈر ہلاک ہو گیا۔ اس کے تین روز بعد 21 مئی کو غور ضلع پساند کا پولیس سربراہ مجاہدین کے حملے میں ہلاک ہو گیا۔ اسی روز قندہار میں بھی سکیورٹی فورسز کا ایک فعال کارکن ہلاک ہو گیا۔

اس کے علاوہ دشمن کے کئی افراد دشمن کی صفوں میں مجاہدین کی داخلی کارروائیوں میں ہلاک ہوئے۔ اس طرح کا پہلا واقعہ 7 مئی کو غزنی میں پیش آیا، جس میں ایک پولیس اہل کار اپنے چار ساتھیوں کو قتل کر کے پورے اطمینان سے محفوظ جگہ پہنچ گیا۔ 19 مئی کو زابل مرکز میں ایک اربکی نے اپنے چیک پوسٹ کمانڈر سمیت 8 افراد کو ہلاک کر دیا اور پھر مجاہدین سے مل گیا۔ اس کے دو روز بعد اروزگان کے چہار چینو میں تین پولیس اہل کاروں نے اپنے چھ ساتھیوں کو مار ڈالا۔ 25 مئی کو تین پولیس اہل کاروں نے ہلمند کے ضلع گرمسیر میں 8 پولیس اہل کاروں کو مار ڈالا اور پھر مجاہدین سے مل گئے۔

کٹھ پتلی فوجیوں کی گرفتاری یا مجاہدین میں شمولیت!

اپریل کے مہینے میں شائع ہونے والی رپورٹوں کے مطابق دشمن کے 400 سے زیادہ سول اور عسکری ملازمین نے اپنی ڈیوٹیاں چھوڑ دی ہیں۔ جب کہ بہت سے مجاہدین میں شامل ہوئے یا ان کے ہاتھوں گرفتار کیے گئے ہیں۔ دس مئی کو بادغیس میں 23 افراد پر مشتمل ایک گروپ مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالنے والا تھا کہ پولیس ہیڈ کوارٹر کی جانب سے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اسی روز غور ضلع دولینہ کا کمانڈر 34 اربکیوں سمیت مجاہدین سے مل گیا۔ مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے تسلسل میں 23 مئی کو ایک کمانڈر سمیت 11 پولیس اہل کار اروزگان چار چینو میں اور ایک روز بعد 20 اربکی اپنے کمانڈر سمیت مجاہدین کے سامنے سرنڈر ہو گئے۔ اسی ماہ مجاہدین نے دشمن کے بہت سے اہم افراد گرفتار بھی کیے، جس میں 28 مئی کو قندوز کے صوبائی سیکرٹریٹ کے فائنانس سیکرٹری کی گرفتاری بھی شامل ہے۔ جب کہ 31 تاریخ کو مذکورہ صوبے کے درجنوں نظم عامہ کے پولیس اہل کار بھی گرفتار کیے گئے۔

کابل انتظامیہ کی مرکزی حکومتی سیکرٹریٹ سے لے کر ادنی سے ادنی ملازم تک کے درمیان اختلافات کا سلسلہ اس ماہ بھی جاری رہا۔ ایک طرف دونوں حکومتی شریک آپس میں متحد نہیں ہیں اور ایک دوسرے پر حکومت کی ناکامی کے الزامات لگا رہے ہیں۔ دوسری طرف ایسی رپورٹیں بھی ہیں کہ جن سے ان کے گروپوں کے درمیان ایسے اختلافات سامنے آئے ہیں کہ دونوں فریق مسلح جھڑپوں میں ملوث پائے گئے ہیں۔ اسی طرح دوستم اور عطا کئی مہینوں سے ایک دوسرے کو نشانہ باندھے کھڑے ہیں۔ یکم مئی کو بلخ کے ضلع کشندہ میں دو اربکی کمانڈروں کے درمیان جنگ میں دونوں جانب سے 9 افراد ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ 19 مئی کو ذرائع ابلاغ نے فاریاب میں دوستم ملیشیا کی جانب سے عطا کے جنگجوؤں پر شدید حملوں کی خبریں دیں۔ حملوں میں فریقین کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

عمری آپریشن!

اس قابل فخر نام کے تحت شروع ہونے والا آپریشن نہ صرف شدت سے آگے بڑھ رہا ہے، بلکہ قابل توجہ کامیابیاں بھی حاصل ہوئی ہیں۔

3 مئی کو پروان کے ضلع باگرام میں جارحیت پسندوں پر ایک شدید حملہ ہوا، جس میں انہیں بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ 8 مئی کو امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے کابل کے علاقے کمپنی میں پولیس چیک پوسٹ پر حملہ کر کے وہاں موجود 8 پولیس اہل کاروں کو ہلاک کر ڈالا۔ ان کا تمام اسلحہ اور وسائل اپنے ساتھ لے گئے۔ دو روز بعد ہلمند کے ضلع گریشک اور نادعلی میں مجاہدین کی جانب سے حملے میں 17 پولیس اہل کار ہلاک ہو گئے۔

11 مئی کو نیویارک ٹائمز نے لکھا کہ مجاہدین نے ہلمند مرکز پر گھیرا تنگ کر دیا ہے اور ہر لحظہ یہ امکان ہے کہ صوبائی مرکز بھی مجاہدین کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ اس خبر کی اشاعت کے ایک روز بعد امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے مرکزی بغلان میں دشمن کا ایک اڈہ اور چار چیک پوسٹیں اپنے قبضے میں لے لیں۔ 14 مئی کو ذرائع ابلاغ پر ہلمند کے اہم مراکز سے افغان آرمی کے فوجیوں کے فرار کی خبریں شائع ہوئیں۔ اسی صوبے کے مرکز میں اسی روز اربکیوں کے ایک مرکز پر بھاری حملہ کیا گیا، جس میں وہاں موجود تمام اربکی ہلاک یا زخمی ہو گئے۔

اروزگان کا ضلع دہراوود اور چہار چینو بھی 17 مئی کو مجاہدین کے حملوں کا نشانہ بنا۔ دوسرے دن مجاہدین نے پل خمری میں دشمن کے ایک اہم مرکز پر اپنا پرچم لہرا دیا، جو بغلان کے ضلع پل خمری میں دشمن کا ایک اہم مرکز تھا۔ 21 مئی کو مجاہدین نے جارح دشمن کے قافلے پر ضلع باگرام میں حملہ کیا اور بہت سے ٹینک تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ 15 فوجیوں کو بھی ہلاک کر ڈالا۔ 25 تاریخ کو کابل کے ایک سرکاری محکمے کی گاڑی پر حملہ کیا گیا، جس میں سوار 14 غیر ملکی ہلاک ہو گئے۔ 29 اور 30 مئی کو ہلمند کے مرکز اور شہر سراج کے اضلاع میں مجاہدین نے بھاری حملے کیے، جن میں مجاہدین نے ہلمند مرکز میں دشمن کا ایک بڑا مرکز فتح کر ڈالا اور دشمن کے درجنوں فوجیوں کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ تمام اہم وسائل اور ہتھیار مجاہدین کے ہاتھ لگ گئے۔ اس ماہ کی آخری تاریخ کو امارت اسلامیہ کے مجاہدین کو بہت سا اسلحہ اور وسائل غنیمت میں ملے۔ جب کہ فاریاب کے دس گاؤں اور اروزگان ضلع گیزاب میں 11 چیک پوسٹیں فتح کی گئیں۔

دشمن کے ہاتھوں عوامی نقصانات!

وحشت کا یہ سلسلہ مئی میں بھی جاری رہا۔ بے شمار لوگ جارحیت پسندوں اور ان کی کٹھ پتلیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ اس حوالے سے الامارہ ویب سائٹ پر ایک تفصیلی رپورٹ ملاحظہ کی جاسکتی ہے، یہاں اختصار کے ساتھ کچھ معلومات دی جا رہی ہیں۔

22 مئی کو اربکیوں نے جوزجان کے گاؤں ہینگ جیک میں شادی کی تقریب پر چھاپہ مارا اور خوشی میں شرکت کے لیے آئے ہوئے 15 مہمانوں کو شہید اور زخمی کر ڈالا۔ 29 مئی کو قندوز کے لوگوں نے بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا، جس میں اس صوبے کی خود سر ملیشیا کے خلاف شکایت کی گئی۔ اسی روز لوگر مرکز سے میڈیا نے خبر دی کہ افغان آرمی نے بے گناہ لوگوں کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کر دیا ہے، جس میں بہت سے بے گناہ اور بے آسرا لوگوں پر تشدد کیا گیا ہے۔ 30 مئی کو دشت آرچی سے عینی شاہدین نے بتایا کہ اربکیوں نے عام لوگوں کے چھوٹے کھیتوں میں بڑی مقدار میں پانی چھوڑ دیا ہے، تاکہ غریب کسانوں کی زمینیں اور کھیتیاں خراب ہو جائیں اور ان کی کئی ماہ کی محنت ضائع ہو جائے۔

قیدیوں کی پھانسی!

مجاہدین کے خطرناک حملوں سے گھبرایا ہوا دشمن اپنا دفاع کرنے سے قاصر ہے۔ اپنی خفگی اور شرمندگی چھپانے کے لیے کابل انتظامیہ ہاری ہوئی جنگ کا بدلہ آہنی پنجروں میں قید بے بس قیدیوں سے لینا چاہتی ہے۔ حکومت نے 8 مئی کو مجاہدین سے لاتعلق 6 قیدیوں کو کسی قانونی جواز کے بغیر پھانسی دے دی۔ امارت اسلامیہ نے دشمن کی اس بزدلانہ حرکت کے جواب میں کہا "اگرچہ ہم اس وقت اس بزدلانہ ہتھکنڈے کا انتقام لے سکتے ہیں اور ہمارے پاس ہزاروں فدائی مجاہدین موجود ہیں، مگر اپنی پوری قوت کے باوجود کبھی بھی ہم اسلامی، انسانی اور اخلاقی معیاروں کو چھوڑ کر محض رد عمل اور انتقام میں کارروائی نہیں کریں گے۔"

اس پھانسی کو امریکی حامی ادارے 'یوناما' نے بھی اپنے اعلامیہ میں بے فائدہ قرار دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت سے اداروں اور تنظیموں نے بھی کابل انتظامیہ کے غیر قانونی امور کی مذمت کی۔

جیلوں کے حالات!

کابل انتظامیہ کے زیر انتظام جیلوں میں روز اول سے ہی حالات انتہائی دردناک رہے ہیں۔ اس حوالے سے مختلف اداروں، تنظیموں اور طبقات نے آوازیں اٹھائی ہیں۔ اب تک کسی نے توجہ دی ہے نہ ہی اس حوالے سے کوئی اقدام کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں 11 مئی کو پارلیمنٹ نے اپنے اجلاس میں خود یہ کہا کہ کابل انتظامیہ کے زیر انتظام جیلوں میں 2000 سے زیادہ قیدی ایسے ہیں، جو محض الزامات کی بنیاد پر قید ہیں اور بہت عرصے سے ان کی کوئی عدالتی کارروائی بھی نہیں کی جا رہی۔' 22 مئی قندھار کے گورنر نے وزیر داخلہ کے سامنے اعتراف کیا کہ قندھار پولیس کی ذاتی جیلیں ہیں اور اپنے مخالفین کو بلا کسی جرم وہاں رکھا جاتا ہے اور کبھی انہیں وہاں مار بھی دیا جاتا ہے۔

اپنے ہی کٹھ پتلیوں پر آقا کی بمباری!

جارحیت کے آغاز سے اب تک بہت مرتبہ جارحیت پسندوں نے اپنی افغان کٹھ پتلیوں اور مزدوروں پر بمباری کی ہے۔ ہر بار کابل انتظامیہ نے اس دوستانہ بمباری پر خاموشی اختیار کیے رکھی۔ 7 مئی کو ہلمند کے ضلع گرمسیر میں پولیس پر اسی طرح کا حملہ ہوا۔ پولیس پر ہونے والی بمباری میں بڑے پیمانے پر جانی نقصانات ہوئے ہیں۔

افغانستان سے فرار!

جب جان کیری ایک اقتدار کو دو حصوں میں بانٹ کر دو بندوں کو ایک ہی حکومت کا سربراہ بنا رہا تھا تو اس وقت یہ فیصلہ کیا گیا کہ افغانستان سے باہر موجود تمام فنی اور علمی ٹیلنٹ کو درآمد کر کے افغانستان کو تعمیر و ترقی کی راہ پر گامزن کیا جائے گا، مگر اس انتظامیہ کے بننے کے دو سال بعد تک ہم دیکھ رہے ہیں کہ زندگی کے تمام شعبوں میں حالات روز بروز خرابی کی جانب جا رہے ہیں۔ میڈیا پر ہر مہینے سرکاری و غیر سرکاری کارکنوں کی افغانستان سے فرار کی رپورٹیں شایع ہو رہی ہیں گزشتہ 2 سالوں میں 300 صحافی، جن میں 50 خواتین بھی شامل ہیں، افغانستان سے نکلنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

امیر المومنین رحمہ اللہ کی شہادت!

مئی کا مہینہ اگر ایک جانب مختلف جہادی کامیابیوں کا مہینہ رہا تو دوسری جانب امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور تقبلہ اللہ کی شہادت کا دردناک واقعہ بھی اسی ماہ پیش آیا۔ شہید رحمہ اللہ 22 تاریخ کو صلیبی ڈرون حملے میں شہید ہو گئے۔ امارت اسلامیہ نے 25 مئی کو امیر المؤمنین کی شہادت کی تصدیق کے ساتھ ہی نئے امیر کی حیثیت سے شیخ ہبیت اللہ اخندزادہ حفظہ اللہ کی امارت کا اعلان کر دیا۔ رہبری شوری سمیت تمام رہنماؤں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔

شکست کا معاہدہ اور جارحیت پسندوں کا انخلا!

بالآخر اس گروپ نے بھی ہتھیار ڈال دیے، جس نے گزشتہ 14 سال سے جہاد اور مجاہد کے نام پر ذاتی مفادات تک رسائی کا راستہ تلاش کیا۔ اس نے کابل انتظامیہ میں پہلے ہی سے اپنے ہم خیال لوگ تلاش کر لیے تھے، تاکہ ان کی شکست کو امن اور صلح معاہدے کا نام دیا جائے۔ دعوی کیا گیا کہ کابل انتظامیہ نے ان کی ایک شرط تسلیم کر لی ہے کہ بیرونی جارحیت پسندوں کا انخلا ہو گا، مگر 19 مئی کو جارح ناٹو نے اعلان کیا کہ ہم افغانستان میں نہ صرف اپنی فوج کم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے، بلکہ 2016 کے اختتام کے بعد بھی عسکری طور پر افغانستان میں اپنی موجودگی برقرار رکھیں گے۔ علاوہ ازیں 28 مئی کو برطانوی فوجیوں نے افغانستان میں اپنی مدت میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی اور کہا ہے کہ مزید فوجی افغانستان بھیجے جائیں گے۔

❋ ❋ ❋

جنگی جرائم مئی 2016ء

سید سعید

رواں سال یکم مئی کو قندوز کے ضلع خان آباد کے علاقے آدم خان میں کٹھ پتلی اہل کاروں نے امریکی غاصبوں کے ساتھ رات کو چھاپے کے دوران گھروں کی تلاشی کے دوران قیمتی اشیاء لوٹ لیں اور لوگوں پر تشدد کیا۔ جب کہ آٹھ افراد کو گرفتار کر کے ساتھ لے گئے۔

3 مئی کو ہلمند کے ضلع واشیر کے علاقے شنگ میں کٹھ پتلی اہل کاروں نے لوگوں کی موٹر سائیکلوں کو آگ لگادی۔ ان سے رقم چھین لی اور اس کے بعد دو افراد کو گرفتار بھی کیا گیا۔ اسی دن صوبہ ہرات کے ضلع شین ڈنڈ کے علاقے زیر کوہ میں کٹھ پتلی اہل کاروں کی فائرنگ سے ایک بچہ شہید اور پانچ زخمی ہو گئے۔ اسی روز ایک اور واقعے میں صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ کے علاقے حاجی حیدر آغا اڈہ میں ظالم ملیشیا کے وحشیوں نے ایک امام اور ایک بزرگ خاتون کو شہید کیا۔

4 مئی کو صوبہ زابل کے ضلع شاہ جوئی کے علاقے تازی میں امریکی کاسہ لیسوں کے ایک مارٹر حملے میں تین بچے شہید اور ایک زخمی ہو گیا۔

5 مئی کو صوبہ کنڑ کے ضلع اسمار کے ڈب خوڑ نامی علاقے میں کٹھ پتلی اہل کاروں کی فائرنگ کی زد میں آکر ایک خاتون شہید، جب کہ دو بچے زخمی ہو گئے۔

6 مئی کو قندھار کے ضلع میوند کے علاقے کلا نکیچی میں امریکی جارحیت پسندوں کے ایک ڈرون حملے میں دو شہری شہید ہو گئے۔

8 مئی کو قندوز کے ضلع چہاردرہ کے علاقے منگ تپی میں امریکی جارحیت پسندوں اور ان کے کاسہ لیسوں نے گھروں پر چھاپے کے دوران شہریوں پر تشدد کے دوران ایک بزرگ شخص کو شہید کر دیا۔

9 مئی کو صوبہ روزگان کے ضلع دہراود کے علاقے دھزک میں امریکی جارحیت پسندوں نے کٹھ پتلی اہل کاروں کی رہنمائی میں چھاپہ مارا۔ لوگوں پر تشدد کے دوران ایک خاتون کو زخمی کیا، جب کہ پانچ افراد کو گرفتار کر لیا۔

11 مئی کو قندھار کے ضلع خاکریز کے علاقے ناصر میں کٹھ پتلی اہل کاروں نے چھاپے کے دوران ایک مسجد کو دھماکے سے شہید کیا، جب کہ چھ افراد کو گرفتار بھی کیا۔

12 مئی کو میدان وردگ کے ضلع نرخ کے دو گاؤں خسرو اور خان جانخیل میں کٹھ پتلی اہل کاروں کی فائرنگ سے تین بچے شہید، جب کہ چار زخمی ہو گئے۔

13 مئی کو صوبہ غور کے ضلع شین کوٹ کے نواحی علاقے میں کٹھ پتلی افواج کی بمباری سے دو گھر تباہ، جب کہ دو خواتین سمیت ایک مرد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

14 مئی کو میدان وردگ کے ضلع چک کے علاقے دال سنگ کے باکی گاؤں میں امریکی کاسہ لیسوں کے مارٹر گولوں کیے ایک حملے میں دو خواتین شہید ہو گئیں۔ اسی دن ایک اور واقعہ صوبہ پروان کے ضلع باگرام میں پیش آیا، جہاں کرچی گاؤں میں کٹھ پتلی اہل کاروں نے چھاپے کے دوران ایک شخص شیر محمد کو گھر سے نکال کر شہید کیا، جب کہ ان کے تین بیٹوں اور بزرگ والد کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔ اسی طرح کٹھ پتلی حکومت کے اہل کاروں نے اس صوبے کے مرکز چاریکار میں عبدی بائی گاؤں سے ایک بچے کو گرفتار کیا، جب کہ خلاز سے بھی سات افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

14 اسی دن مئی کو ہی صوبہ ہلمند کے ضلع نہر سراج کے علاقے یخچال میں امریکی جارحیت پسندوں نے اپنے کاسہ لیسوں کے ہمراہ چھاپہ مار کر ایک شخص کو

گرفتار جبکہ گھر میں کھڑی اس کی گاڑی کو نذر آتش کر کے چلتے بنے۔

16 مئی کو صوبہ غزنی کے مرکز سے ملحقہ سیپندہ کے علاقے میں کٹھ پتلی اہلکاروں کی فائرنگ سے ایک خاتون شہید جبکہ ایک بچی زخمی ہوئی۔

17 مئی کو صوبہ قندوز کے ضلع علی آباد کے عمر خیل علاقے میں غیر ملکی جارحیت پسندوں نے ملکی کٹھ پتلیوں کے ہمراہ چھاپہ مارا، گھر گھر تلاشی کے دوران لوگوں کی قیمتی اشیاء وزیورات لوٹ لئے گئے، لوگوں پر تشدد کیا اور متعدد افراد کو گرفتار بھی کیا۔

18 مئی کو صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری کے علاقے امر خیل میں ملکی کٹھ پتلیوں نے چھاپے کے دوران چار افراد کو شہید کیا۔

19 مئی کو صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ کے علاقے چور چاراہی میں غیر ملکی جارحیت پسندوں نے ملکی کٹھ پتلیوں کے ہمراہ چھاپہ مار کر ایک امام مسجد کو گرفتار کیا۔

20 مئی کو ہلمند کے ضلع واشیر کے علاقے لر کاریز میں ملکی اور غیر ملکی وحشیوں نے چھاپے کے دوران لوگوں پر شدید تشدد کے بعد چار افراد کو گرفتار کیا۔

ایک اور واقعے میں صوبہ روزگان کے ضلع دہراود کے درز تالی نامی علاقے میں امریکی کاسہ لیسوں کے ایک راکٹ حملے میں دو گھروں کو شدید نقصان پہنچا، لوگوں کو مالی نقصانات اٹھانے پڑے اور گاؤں کے ایک شخص محمد نعیم شہید ہوئے ہیں۔

20 مئی کے ایک اور واقعے میں صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ کے علاقے اچگزئی بلاک میں ملکی کٹھ پتلیوں کے فائرنگ سے تین بچے شہید ہوئے ہیں۔

22 مئی کو صوبہ نورستان کے ضلع نور گرام سے ملحقہ علاقے میں ملکی کاسہ لیسوں کے مارٹر گولے کے ایک حملے میں دو خواتین اور دو بچے زخمی ہوئے۔

23 مئی کو صوبہ کاپیسا کے ضلع نجراب کے علاقے افغانیہ چار کلا میں قومی ملیشیاء کے اہلکاروں نے ایک مسافر گاڑی پر فائرنگ کی جس سے ڈرائیور شہید جبکہ گاڑی میں سوار تین افراد زخمی ہوئے۔

25 مئی کو کندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ کے مشرق میں واقع چنار توکاریز کے علاقے میں غیر ملکی جارحیت پسندوں اور ملکی کاسہ لیسوں نے لوگوں کے گھروں پر چھاپے کے دوران ایک شخص کو شہید اور دو کو زخمی کیا، جب کہ جاتے ہوئے دس موٹر سائیکلوں کو بھی آگ لگادی۔

26 مئی کو صوبہ ننگرہار کے ضلع حصارک کے نواحی علاقوں میں کٹھ پتلی اہل کاروں کی ہوائی فائرنگ کے نتیجے میں تین خواتین اور دو بچے زخمی ہوگئے۔

28 مئی کو صوبہ ننگرہار کے ضلع چپرہار کے علاقے تریلی میں غیر ملکی جارحیت پسندوں اور افغان کٹھ پتلیوں نے چھاپے کے دوران شہریوں پر تشدد کیا، جس سے ایک شخص شدید زخمی ہوگیا، جب کہ دو افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

30 مئی کو صوبہ غزنی کے ضلع خوگیانو کے مختلف چار گاؤں خزانہ دار خیل، کریم کلا، سیدان اور کدی پر کٹھ پتلی اہل کاروں نے مارٹر گولے فائر کیے، جس کے نتیجے میں دو خواتین شہید، جب کہ دو خواتین اور ایک بچہ زخمی ہوگئے۔

31 مئی کو قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ کے علاقے حسن زئی میں غیر ملکی جارحیت پسندوں نے افغان کاسہ لیسوں کے ہمراہ چھاپے کے دوران لوگوں کی گاڑیوں کو آگ لگادی، جب کہ چھ افراد کو گرفتار کر کے لے گئے۔

اقتباس:

بی بی سی، آزادی ریڈیو، افغان اسلامک نیوز ایجنسی، پژواک، خبریال ویب سائٹ، لراوبر، نن آسیا اور بینوا

❋ ❋ ❋

آنسوؤں اور آہوں کی روداد سن لی گئی

عابد منصور

قندھار سے ایسی دل چسپ خبر موصول ہوئی ہے، جو جہاد سے محبت رکھنے والوں کو خوش کردے۔ بتایا گیا ہے:

4 جولائی کو اتوار اور پیر کی درمیانی شب قندھار کے ضلع 'ژڑی' میں صلیب پرستوں کا ایک بکتر بند ٹینک "تانگڑی دشت" کے مقام پر زمین میں نصب بارودی سرنگ (پوشیدہ موت) کا نشانہ بن کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے، جب کہ اُس میں سوار تمام دہشت گرد صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔

جب کچھ گھنٹوں بعد صلیبیوں نے محسوس کیا کہ اب تباہ شدہ ٹینک اور صلیب پر قربان ہونے والے فوجیوں کے آس پاس حالات 'ساز گار' ہو گئے ہوں گے تو وہ ہیلی کاپٹر لے کر پیر کی دوپہر کو تباہ شدہ ٹینک کا ملبہ اُٹھانے کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ لیکن 'چوہے کو تڑپا تڑپا کر مارنے والی بلی' جیسا ذہن رکھنے والے کسی خوش مزاج مجاہد نے یہ ترکیب نکالی کہ اُس تباہ حال ٹینک کے ملبے میں بھی ریموٹ کنٹرول بم لگا دیا۔ جب ہیلی کاپٹر ٹینک کا ملبہ اُٹھا کر اُڑان بھرنے لگا تو اُس مجاہد نے ریموٹ کا بٹن دبا کر ایک نئے چوہے کو ریسلنگ سیٹ سے نکال باہر کیا، جب کہ اُس فضائی چوہے کے پیٹ میں چھپا ہوا تمام جنگی وائرس (صلیبی فوجی) بھی ملیامیٹ ہو گیا۔ واضح رہے ٹینک اور ہیلی کاپٹر، دونوں کے ملبے کو پیر کے روز شام کے وقت ہیلی کاپٹروں کے ذریعے منتقل کر دیا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ حال ہی میں انتقال کر جانے والے مسلمان امریکی مکے باز 'محمد علی کلے' بھی کسی ایسی ہی منتقم مزاج بلی کی طرح تھے، جو ہاتھ لگ جانے والے دشمن کو تڑپا تڑپا کر مارتی ہے۔

نہ جانے دل چسپ کھیل کے اِس سنہری موقع پر وہ مجاہد کہاں چلا گیا تھا یا ممکن ہے، کافر فوجیوں نے ملبے کے قریب پہرہ سخت بٹھا دیا ہو، تاکہ ٹیکنالوجی کو مزید شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے؟!!

دوسری جانب اِسی دن صوبہ میدان وردگ میں بھی اس سے ملتے جلتے دھماکے میں ایک ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ پانچ کٹھ پتلی دہشت گرد فوجی بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے یہ دھماکہ مذکورہ صوبے کے ضلع 'چک' میں ہوا ہے۔

رپورٹ کے مطابق پیر کے روز صبح کے وقت میں ایک فوجی ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بن کر تباہ ہو گیا، جب کہ اس میں سوار پانچ اہل کار اللہ کے شیروں کے ہاتھوں موت کے منہ میں چلے گئے ہیں۔

ایمپائر نے کھیل کے ایک حصے کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے مجاہدین کو فاتح قرار دیا ہے، جس پر صلیبی حلقوں میں صفِ ماتم بچھ گئی ہے۔ اس نازک صورت حال پر امریکا کے سنجیدہ سمجھے والے دانش وروں کی جانب سے تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ 'آئیڈیل ترقی کے ملک' امریکا کی مٹی بے مقصد جنگ کا ایندھن بننے والے سورما فوجیوں کا قبرستان بنتی جا رہی ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ ان سنجیدہ دانش وروں کی غم کی شدت سے آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی آنکھوں میں ایک سوال تڑپ تڑپ کر باہر آ رہا تھا کہ "آخر ہماری ٹیکنالوجی اور ہمارے سورماؤں کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟"

ہمارے خیال میں اس مغموم سوال کا جواب اِس نظم کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیجیے اور بر محل تحریر کا حصہ بن جانے پر لطف اٹھائیے!

اب مگر قاتلو!
انتہا ہو گئی
امن کی لوریاں سن چکے ہم بہت
وہ کہانی گئی
وہ فسانہ گیا
ہر بہانہ گیا
ہاتھ پر ہاتھ رکھے یوں ہی بے سبب
آسماں دیکھنے کا زمانہ گیا
''وَأَعِدُّوا لَهُم'' کی سناں تھام کر

''تُرْهِبُوْنَ بِهٖ'' کا عَلم گاڑ کر
دامن ہندو کُش میں برسوں تلک
ہم نے ''اَلْحَمْدُ'' سے لے کر ''وَالنَّاسِ'' تک
جو بھی کچھ ہے پڑھا وہ بھلایا نہیں
ہم پہ روئیں ہماری ہی مائیں سدا
ہم نے تم کو اگر خوں رُلایا نہیں
روند کر اہلِ ایمان کی بستیاں
کیسی جنت بسانے کے خوابوں میں ہو
یہ تو ممکن نہیں عیش سے تم رہو
اور ملت ہماری عذابوں میں ہو
منتظر اب رہو
ہاتھی والو!
ذرا آسمانوں سے لکھے نوِشتے پڑھو
بڑھ رہے ہیں تمہارے قلعوں کی طرف
موت کے کچھ بگولے، کچھ آتش فشاں
جُراَتوں کے دھنی، امتوں کے نشاں
کچھ ابابیل ایسے شہیدی جواں
لو تباہی کا اپنی تماشا کرو
عمر باقی ہے جو زخم دھوتے رہو
خود پہ روتے رہو!
ظالموں پر نہ افسوس کوئی کرے
قاتلوں پر نہ آہیں کوئی بھی بھرے
جن کو مٹی کا پیوند رب نے کیا
جو ہو مؤمن انہیں آج پُرسہ نہ دے!

ایمان، اعمال اور اخلاق

محمد ضمیر رشیدی

انڈا دو چیزوں کا مجموعہ ہوتا ہے، ایک باہری سفید خول اور دوسرا اندرونی مادّہ گیروی۔ انڈے کو جب مرغی کے پَروں کے نیچے بیس یا اکیس دنوں کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے تو اُس کے اندرون میں ایک چوزہ بن جاتا ہے۔ انڈے کے اندرون میں یہ صفت ہے کہ وہ ایک جاندار چوزہ میں مبدّل ہو جائے جبکہ اُس کے خول میں یہ صفت نہیں ہے؛ چونکہ اندرونی بے جان سیّال مادّہ نشوونما پا کر ایک جاندار چُوزہ میں تبدیل ہو جاتا ہے اور بے جان خول اندر رہتے ہوئے جاندار چُوزے کی راہ میں رکاوٹ اور آڑ بنتا ہے، لہٰذا جان دار چُوزہ اُس بے جان خول کو توڑ کر باہر آ جاتا ہے؛ تاہم اگر کسی انڈے کو سینے میں کچھ کسر باقی رہ جائے تو وہ گندا ہو جاتا ہے اور چونکہ وہ آس پاس کے دوسرے انڈوں کی خرابی کا باعث بن سکتا ہے، لہٰذا ایسے گندے انڈے کو کوڑادان میں پھینک دیا جاتا ہے؛ مگر انسانوں کا معاملہ مختلف ہے۔ مالکِ کائنات نے ہر انسان کے اندر کامیاب ہونے کی صلاحیت و استعداد رکھی ہے۔ ایک حدیث میں انسانوں کو سونے چاندی کے کانوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

"لوگ کانوں کی طرح ہیں، جس طرح سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔" (مسند احمد ۲/۵۳۹)

مزید یہ کہ قرآن مجید میں صاف اعلان کر دیا گیا ہے کہ انسان کو وہ ضرور مل جائے گا جس کے لیے وہ کوشش کرے۔

"اور یہ کہ انسان کے لیے کچھ نہیں ہے؛ مگر وہ جس کی اُس نے سعی کی ہے۔" (سورۃ النجم:۳۹)

اس کے ساتھ ہی انسانوں کی کامیابی و ترقی کے لیے ظاہر و باطن میں ہدایت کا زبردست انتظام کیا گیا ہے۔ ظاہری و بیرونی انتظام میں آسمانی کتاب "قرآن مجید" کی ہدایت، نبی رحمت "حضرت محمد" کی سیرت، ہر دور میں صدیقین، شہداء و صالحین کی صحبت وغیرہ شامل ہیں؛ جبکہ اندرونی و باطنی انتظام میں انسان کو دینِ فطرت پر پیدا کیا جانا، نیکی و بدی کی تمیز اُس کی سرشت میں رکھنا، حق کی طلب کا فطری طور پر متلاشی ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ یہ رب تعالیٰ کا کس قدر منصفانہ اور کریمانہ معاملہ ہے کہ اُس نے دین کے نام پر بندوں سے کسی مشکل چیز کا مطالبہ نہیں کیا؛ بلکہ جس فطرت یعنی "فطرت اللہ" پر اُن کو پیدا کیا ہے، اُسی دینِ فطرت، دینِ حنیف اور دینِ قیّم کی طرف اپنا رخ سیدھا رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق تعمیر و تشکیل کرنے کا حکم بھی دے دیا۔

"اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔" (سورۃ الحج:۷۸)۔

"پس تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دینِ حنیف کی طرف رکھو، اللہ کی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو بنایا ہے۔" (سورۃ الروم:۳۰)

"پس اپنا رخ دینِ قیّم کی طرف سیدھا رکھو۔" (سورۃ الروم:۴۳)

"یقیناً تمہارے لیے ہے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ۔" (سورۃ احزاب:۲۱)

آں حضرت ﷺ نے مکہ میں انذار و تبشیر کے ذریعہ اپنے دعوتی مہم کا آغاز کیا۔ قوم کو فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر دعوت پیش کی۔ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل عرب ایسے ہی مردہ تھے، جیسے کوئی بے جان انڈا۔ آپ ﷺ کی زبردست محنت اور تربیت نے مردوں کو زندہ کر دیا اور جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سے اعراض کیا اور وہ آپ ﷺ کے جاں نثار صحابہ کی راہ میں رکاوٹ اور آڑ بنتے رہے، اللہ تعالیٰ نے ۸ھ میں انھیں فیصلہ کُن شکست سے دوچار کیا۔ یوں مکہ میں کفر و شرک کا عظیم قلعہ اس طرح ٹوٹ کر پارہ پارہ ہو گیا، جیسے انڈے کا چھلکا ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے، جبکہ وہ اندر رہتے ہوئے چوزہ کی راہ میں رکاوٹ اور آڑ بنتا ہے۔

اہلِ ایمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ علماء حق، حکماء امت، صلحاء و اکابرین اور بزرگانِ دین کی رہبری، قیادت، امامت و صحبت میں اپنی زندگی کو اللہ کے مطلوب ایمان، اعمال اور صفات سے مزیّن کرتے ہوئے انھیں مرتبۂ کمال تک پہنچائیں کہ یہی اُن کا اصل نشانہ ہے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو نصرتِ ایزدی کے مستحق قرار پائیں گے؛ کیونکہ اسی گروہ "حزب اللہ" کے لیے غلبہ اور فلاح موعود ہے، اگرچہ وہ عددی اقلیت میں ہوں۔

"اللہ کا گروہ ہی غالب رہنے والا ہے۔" (سورۃ المائدہ:۵۶)

"اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔" (سورۃ الحشر:۲۲)

"بارہا ایسا ہوا ہے کہ ایک قلیل گروہ اللہ کے اذن سے ایک بڑے گروہ پر غالب آ گیا ہے۔" (سورۃ البقرۃ:۲۴۹)

❋ ❋ ❋

شعبان ۱۴۳۷ھ میں ہونے والی کارروائیوں کا جدول

نمبر شمار	صوبہ	کارروائیوں کی تعداد	فدائی حملے	دشمن کے مالی اور جانی نقصانات					عام شہریوں اور مجاہدین کی جانی نقصانات		
				صلیبیوں کی اموات	صلیبیوں کے زخمی	اہلکاروں کی ہلاکتیں	اہلکاروں کے زخمی	فوجی گاڑیوں اور ٹینکوں کی تباہی	مجاہدین کے شہداء	مجاہدین کے زخمی	گاڑیوں کی تباہی
-1	قندہار	77	0	0	0	246	44	32	12	20	0
-2	ہلمند	95	1	0	0	371	225	52	11	17	1
-3	غزنی	41	0	0	0	111	70	15	5	18	0
-4	خوست	37	0	0	0	104	83	7	6	4	0
-5	نورستان	19	0	0	0	19	17	4	3	9	0
-6	میدان وردگ	19	0	0	0	43	41	3	1	3	0
-7	کونڑ	21	0	0	0	86	54	10	5	1	0
-8	پکتیکا	17	0	0	0	48	46	7	0	9	0
-9	زابل	5	0	0	0	4	5	1	0	1	0
-10	لوگر	28	0	0	0	42	22	4	4	5	0
-11	کاپیسا	51	0	0	0	53	40	11	1	1	0
-12	روزگان	40	0	0	0	64	72	24	3	0	0
-13	پکتیا	23	0	7	6	18	49	14	0	3	0
-14	فراہ	63	1	0	0	107	69	16	4	6	0
-15	کابل	19	0	0	0	18	13	1	0	2	0
-16	ننگرہار	83	0	0	0	124	70	33	5	6	0
-17	لغمان	26	0	0	0	42	36	7	0	0	0
-18	ہرات	5	0	0	0	4	14	0	0	1	0
-19	نیمروز	28	0	0	0	43	41	7	1	2	0
-20	بادغیس	11	0	0	0	32	9	1	1	1	0
-21	قندوز	33	0	0	0	89	85	16	2	7	0
-22	بغلان	63	0	0	0	104	85	16	1	5	0
-23	فاریاب	13	0	4	0	12	4	3	0	0	0
-24	غور	22	0	0	0	65	61	20	0	1	0
-25	پروان	14	1	15	0	7	2	8	1	0	1
-26	تخار	5	0	0	0	29	36	3	0	0	0
-27	سمنگان	5	0	0	0	2	4	0	0	0	0
-28	بدخشان	1	0	0	0	1	2	0	0	0	0
-29	بامیان	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
-30	بلخ	14	0	0	0	47	42	3	5	1	0
-31	جوزجان	4	0	0	0	5	13	0	1	0	0
-32	دائی کنڈی	3	0	0	0	3	6	1	0	0	0
-33	سرپل	8	0	0	0	13	10	4	3	3	0
-34	پنج شیر	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
مجموعہ		893	3	26	6	1956	1370	323	75	126	2

SHARIAT

Monthly Islamic Magazine

5th Year July 2016

چو لعلش زیب بخش تاج شاهان شد عجب نبود

که باشد از تمام خطهِ عالم بدخشان به